صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز بدھ مورخہ 25 جون 2008ء بمطابق 20 جمادی الثانی 1429ھ صبح دس بجکر ستائیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اعوذباللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِۦ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ۔ وَٱعْتَصِمُوا۟ بِحَبْلِ ٱللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا۟ ۚ وَٱذْكُرُوا۟ نِعْمَتَ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَآءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِۦٓ إِخْوَٰنًا وَكُنتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ ٱلنَّارِ فَأَنقَذَكُم مِّنْهَا ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمْ ءَايَـٰتِهِۦ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ۔ وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى ٱلْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِٱلْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ ٱلْمُنكَرِ ۚ وَأُو۟لَـٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ۔ صدق اللہ العظیم۔

(ترجمہ): اے ایمان والو! اللہ سے اتنا ڈرو جتنا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور دیکھو مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا۔ اللہ کی رسی کو سب مل کر مظبوط تھام لو اور تفرقہ نہ ڈالو اور اللہ کی اس وقت کی نعمت کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈالی۔ پس تم اس کے مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے اور تم آگ کے گھڑے کے کنارے پر پہنچ چکے تھے اس نے تمھیں بچا لیا اللہ اس طرح تمھارے لئے اپنی نشانیاں بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔ تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو بھلائی کی طرف بلائے اور نیک کام کا حکم کرے اور برے کاموں سے روکے اور یہی لوگ فلاح والے ہیں۔ صدق اللہ العظیم۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جناب سپیکر،------

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر،------

جناب سپیکر: جی۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے، میرا خیال ہے کہ دو تین آدمی ہیں اور کوئی ہے نہیں، سر۔

جناب سپیکر: کورم پورا کرنے کیلئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔ بڑے افسوس کی بات ہے۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: سیکرٹری صاحب! کاؤنٹ کریں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

Mr. Speaker: Quorum is not completed. The sitting is adjourned for 15 Minutes.

(اس مرحلہ پر کورم پورا نہ ہونے پر اجلاس پندرہ منٹ کیلئے ملتوی کیا گیا)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: **اعوذ بااللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** چند معزز اراکین کی جانب سے رخصت کیلئے درخواستیں موصول ہوئی ہیں جن کے اسمائے گرامی ہیں: جناب احمد خان بہادر صاحب، ایم پی اے، 25 اور 26 تاریخ یعنی آج اور کل کیلئے: محترمہ شازیہ اورنگزیب صاحبہ، 24 جون تا 15 جولائی: ڈاکٹر فائزہ رشید صاحبہ، 24 اور 25 جون کیلئے، Is it the desire of the House that leave may be granted to the Honorable Members.?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری

Mr. Speaker: Demand No. 11. The Honorable Minister for Law, NWFP, to please move his Demand No. 11. Honourable Minister for Law, please.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون و پارلیمانی امور): جناب! میں ایک تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ چھ سو سولہ ملین، آٹھ سو پچاسی ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2009 کو ختم ہونے والے سال کے دوران عدل وانصاف کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔

Mr. Speaker: Motion moved that a sum not exceeding rupees 616 million, 885 thousand only, be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2009, in respect of administration of justice.

'Cut motions', Mr. Abdul Sattar Khan, please.

جناب عبدالستار خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ میں ڈیمانڈ نمبر 11 میں دس کروڑ روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Motion moved is that the total grant may be reduced by rupees ten crore only. Al-haaj Sanaullah Khan Miankhel Sahib.

الحاج ثناءاللہ خان میانخیل: جناب سپیکر، میں---------

جناب سپیکر: ثناءاللہ خان صاحب! وامو نہ وریدل جی، مائیک د نہ دے آن کڑے ؟

الحاج ثناءاللہ خان میانخیل: جناب سپیکر! میں ڈیمانڈ نمبر 11 میں دس ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees ten thousand only.لکھا تو بیس ہزار ہے لیکن ثناء اللہ خان نے دس ہزار کہا۔Mr. IsrarullahKhan Gandapur Sahib, to please move his cut motion.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! میں Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Malik Qasim Khan Khattak.

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر صاحب، میں دس ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees ten thousand only. Mr. Javed Abbasi Sahib.

جناب محمد جاوید عباسی: میں پانچ ہزار کی کٹوتی کی تحریک اس ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees five thousand only. Mr. Munawar Khan Sahib.

جناب منور خان ایڈووکیٹ: سر! میں بھی Withdraw کرتا ہوں، پلیز۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Abdul Sattar Khan.

جناب عبدالستار خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! اس ملک کو سب سے اہم مسئلہ جو اس وقت درپیش ہے، وہ میری نظر میں غریب کو انصاف کی فراہمی ہے۔ آج اگر ہم دیکھتے ہیں تو غریب دربدر کی ٹھوکریں کھا رہا ہے، کہیں بھی اس کو انصاف نہیں مل رہا۔ رب العالمین کا فرمان ہے کہ " اَعْدِلُوْا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ " کہ ہر ایک کے ساتھ انصاف ہو لیکن آج حالات اس طرح بنے ہیں کہ ہمارا جو نظام ہے، اس میں بیس سال سے، تیس سال سے مقدمے لگے ہوئے ہوتے ہیں اور کسی کو انصاف نہیں ملتا۔ آج عدالتیں بھی انصاف مانگ رہی ہیں لیکن ان کو انصاف نہیں مل رہا ہے۔ اس کی واضح مثال ہمارے سامنے ملک کا جو سب سے ایک اہم مسئلہ ہے، وہ Independence of judiciary ہے تو اس لحاظ سے جو رقم اس میں رکھی گئی ہے ستتر کروڑ روپے، کچھ اس طرح کی رقم ٹوٹل، جب ملک میں عوام کو انصاف ہی نہیں ملتا ہے تو اس مد میں اتنی رقم رکھنا، تو اس سلسلے میں میں اتنی گزارش کرونگا بس کہ اگر مجھے، اس ایوان کو صرف اتنی یقین دہانی کرائی جائے کہ اس ملک میں ہر ایک کے ساتھ انصاف ہو گا، غریب کے ساتھ انصاف ہو گا، اس اسمبلی کے ارکان کے ساتھ انصاف ہو گا تو میں اپنی تحریک واپس لینے کیلئے تیار ہوں۔

جناب سپیکر: الحاج ثناء اللہ خان میانخیل صاحب۔

الحاج ثناء اللہ خان میانخیل: جناب سپیکر! اس کٹ موشن کے ذریعے جناب کی وساطت سے میں اپنی آواز اس لحاظ سے پہنچانا چاہتا تھا کہ یہ ایسی مد ہے جس میں یہ پیسے طلب کئے گئے ہیں جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ کسی بھی معاشرے کیلئے، اس معاشرے کی بنیادی ضرورت اور اس کے قیام کیلئے انصاف بہت اہمیت کا حامل ہے اور جہاں پر غربت بھی ہو، افلاس بھی ہو، اس کے باوجود اگر انصاف ہو تو معاشرے کی جڑیں مضبوط رہتی ہیں۔ یہاں پر چونکہ کٹ موشنز کی بات تھی اور اسی پر بات کی جا سکتی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ جوڈیشری اور ججز صاحبان جو کہ بنیاد ہیں انصاف کی، ان کیلئے مراعات اور تنخواہیں بڑھانے کیلئے اس فورم کی وساطت سے، جناب کی وساطت سے کہ ان کو ایک ایسا باعزت مقام ملے کہ جس میں خدانخواستہ جہاں پر انگلیاں اٹھتی ہیں، ان کو روکا جا سکے اور اس کا جواز پیدا نہ ہو۔ جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ یہ معاشرے میں پہلی حیثیت رکھتا ہے اور اس کیلئے، ججز صاحبان کیلئے، ان کی رہائش کیلئے کیونکہ ہم دیکھ رہے ہیں اپنے ضلعوں میں کہ ججز صاحبان کی اپنی رہائش گاہوں کا تصور کم ہے اور انہیں ڈی سی او ز یا ایڈمنسٹریٹرز سے گھر الاٹ کرائے جاتے ہیں۔ اکثر جگہوں پر جہاں پر عدالتیں ہیں، وہ بھی میرے خیال میں مانگ کر کسی

محکموں سے ان کو الاٹ کی گئی ہیں، تو ہر جگہ پر جوڈیشری کمپلیکس ہونے چاہئیں اور ان کیلئے ججز کالونی بنا کر کم از کم ان کی پوسٹ کی سٹیٹس، جو ان کی Independence ہے، وہ ہر لحاظ سے Independent ہوں۔ میں انہی معروضات کے ساتھ اپنی کٹ موشن واپس لینا چاہتا ہوں۔ (تالیاں)

Mr. Speaker: Thank you. Malik Qasim Khan Khattak Sahib.

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر! زهٔ دا وایم چه په کوم ملک کښې انصاف نه وی، عدل نه وی، نن چه زمونږ مهنګائی، نن د امن و امان مسئلے چه څومره دی، په دے ملک کښې چه د امن و امان څومره فقدان دے، دا د عدل و انصاف فقدان دے ځکه چه زمونږ ملک کښې چه کوم انصاف ورکوی، هغوی پخپله په سړکونو ګرځی او د انصاف طلبګار دی نو مونږ څه رنګ دے محکمے ته فنډ ورکړو؟ جناب والا! چه کله دے ملک کښې انصاف یقینی شی، ججان، سول جج، د هغوی سره ګاډے نشته، تاسو پخپله سوچ اوکړئ چه نن سبا پېواری په ګاډی کښې ګرځی، چه جج سره ګاډے نه وی نو هغه به خلقو ته څه انصاف ورکړی چه هغه د بل د ګاډی محتاج وی؟ چه د جج کور نه وی او هغه په پردی کور کښې اوسی نو هغه به څه انصاف ورکړی؟ اوس پکار دا ده سر، چه دے محکمے که چرے دے ملک ته انصاف یقینی کړو لکه څه رنګه چه جسټس افتخار به په یو "از خود نوټس" باندے په ټول پاکستان کښې نوټس اغستو، خدائے پاک د دے ملک ته داسے عدلیه نصیب کړی چه په دے ملک کښې امن و امان شی، په دے ملک کښې مهنګائی ختمه شی۔ زمونږ پارلیمانی نظام حکومت خو جعلی دے کنه ولے چه څوک سیاسی سړے دا نه شی کولے۔ چه کله انصاف دے ملک ته ورکړے شو نو انشاءالله هو العزیز دلته کښې به هر څه ټهیک ټهاک وی۔ نو زهٔ د دے سره دا کټ موشن واپس اخلم چه مهربانی د اوشی چه څه رنګه د انصاف ورکولو ضرورت وی، هغه د په هغه طریقه ورکړے شی۔ د هغوی تنخواه او مراعات د اوچت شی خو انصاف د په دے ملک کښې یقینی شی ولے چه دا ملک د نورو هنګامو متحمل نه دے، چه بچ پاتے شی، زمونږ ملک ته خطره ده۔ شکریه، ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہونگا کہ جن ججز صاحبان نے پی سی او کے تحت حلف لینے سے انکار کیا ہے اور اپنے

گھروں میں آج بیٹھے ہوئے ہیں اور آج مرکز میں بھی شاید ان کی حکومت ہے اور انہوں نے یہ رسم شروع بھی کی، انہوں نے اچھا کام شروع کیا ہے کہ ان کو تنخواہیں دینی شروع کی ہیں اور اگر یہ ان کو تنخواہیں دینگے تو میں نے اس میں نہیں دیکھا اور اگر کل ججز کو بحال ہونا ہے تو ادھر تو فنانس بل میں ججز کی تعداد بڑھا دی گئی ہے اور شاید اس کیلئے Allocation بھی انہوں نے کر دی ہے اور یہاں بھی اگر ججز کو بحال کرنا ہے اور یہ Strength رکھنا چاہتے ہیں جس کو میں Oppose کرتا ہوں لیکن میں کہتا ہوں کہ جس طرح مرکز نے کیا، اگر حکومت اسی طرح یہاں بھی کرے تو پھر بھی میں پوچھونگا منسٹر صاحب سے کہ کیا اس کیلئے کوئی علیحدہ پیسوں کا بندوبست کیا گیا ہے کہ اگر اتنی سیٹیں بڑھ جائیں تو اس کا کیا بندوبست ہوگا؟ یہاں میرے دوستوں نے سر،۔۔۔۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جاوید عباسی صاحب! یہ فیڈرل ایشو ہے نا، آپ اس پر۔۔۔۔۔۔۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> میں بات کرتا ہوں جی، جو ہائیکورٹ کے ججز بیٹھے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ہاں جی۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> میں ان کی بات کر رہا ہوں، جناب سپیکر۔ انصاف کی بات یہاں کی گئی ہے، میں اس پر نہیں آؤنگا۔ جس ملک کا چیف جسٹس، جس ملک کے پچاس سے زیادہ ججز انصاف مانگ رہے ہوں اور ان کو انصاف دینے والا کوئی نہ ہو، وہاں عام آدمی یا عام شہری کو کون انصاف دے گا؟ یہ شاید ہماری اس سوسائٹی میں اب ایک خواب لگتا ہے کہ کبھی یہ Institution اس طرح Independent ہو کر کام کرتا کہ کاش آج تمام Institutions پر وہ چیک رکھ سکتا لیکن اب یقین ہو گیا ہے کہ سول سوسائٹی، وکلاء کی ایک بہت بڑی Campaign کے باجود بھی شاید وہ منزل ہم حاصل نہ کر سکے اور وہ خواب جو اس معاشرے کے، سوسائٹی کے لوگوں نے دیکھا تھا، شاید وہ بھی پورا نہ ہو سکے لیکن جناب سپیکر، میں ایک ریکویسٹ کرونگا ان سے آپ کی وساطت سے کہ Litigants کیلئے عدالتوں کے اندر کہیں بھی بیٹھنے کی کوئی جگہ نہیں ہے، سارا سارا دن ہمارے جو بزرگ ہوتے ہیں، وہ سول عدالتوں کے باہر قطاروں میں کھڑے رہتے ہیں اور بیماری میں آتے ہیں۔ ایک مہربانی کر کے اس میں اگر ان کو پیسوں کی کمی ہے تو ہم اضافے کی ریکویسٹ کرینگے جناب سپیکر، آپ کی وساطت سے لیکن عدالتوں کے باہر کوئی ایسی بیٹھنے کی جگہ ضرور ہونی چاہیئے کہ کوئی ہمارے غیرت منداور عزت مند لوگ جو دور دراز سے عدالتوں میں آتے ہیں، وہ بیٹھ سکیں۔ وہاں کوئی ٹائلٹ کا بندوبست نہیں ہے، وہاں بجلی کا کوئی بندوبست نہیں ہے اور جو Low

Judiciary ہے جناب سپیکر، ان کے بھی حالات، Working condition جو ہیں، وہ بہت خراب ہیں۔ کسی بھی سول جج کی عدالت کو آپ دیکھ لیں پورے پاکستان میں اور آپ سارے لوگ جو یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، کسی نہ کسی طرح ہمارا واسطہ رہتا ہے عدالتوں میں جانے کا، تو لہذا ان کیلئے بھی Working condition اور جناب سپیکر، آپ کی وساطت سے میں یہ کہونگا اور لاء منسٹر صاحب خود بھی ممتاز قانون دان ہیں اور مجھے یقین ہے کہ انہوں نے خود بھی اس معاملے پر سوچا ہوگا کہ Cases سالہا سال لٹکے ہوئے ہوتے ہیں عدالتوں کے اندر، ایک تو ٹھیک ہے کہ ہائیکورٹ کی اپنی ایک Jurisdiction بھی ہے، خود فیصلہ کرتے ہیں اور ٹائم fix کرتے ہیں لیکن Lower courts کیلئے کوئی ٹائم فکس ہونا چاہیئے۔ سپریم کورٹ کی Judgments بھی مختلف اوقات میں آتی رہی ہیں اس معاملے پر لیکن ابھی تک وہ پوری طرح سے Implement نہ ہو سکیں تو میری یہ بھی ریکویسٹ ہوگی کہ ایک آدمی سول کیس فائل کرتا ہے اور اس کے بچوں کو بھی انصاف نہیں ملتا۔ سوسائٹی میں اگر سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کو انصاف نہیں ملتا، ہائیکورٹ کے چیف جسٹس اور ججز کو انصاف نہیں ملتا لیکن ایسا کوئی بندوبست کیا جائے کہ اس ملک کے غریب لوگوں کو انصاف مل سکے۔ میں اسی کے ساتھ اپنی کٹوتی کی تحریک کو جناب سپیکر، واپس کرتا ہوں۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you, withdrawn. Minister for Law, please.

جاوید عباسی صاحب نے بڑے اچھے پوائنٹس اٹھائے کچھ Improvement کی کوشش کریں کہ عدالتوں میں جو برا حال ہوتا ہے باہر، کم از کم ٹھنڈے پانی کا اور بیٹھنے کی جگہ کا تو بندوبست ہو۔

<u>وزیر قانون و پارلیمانی امور:</u> اس میں سر، تھوڑی سی گزارش کر دوں، میرے تمام بھائیوں نے بڑی اچھی Suggestions دی ہیں بلکہ سوسائٹی کا یہ سب سے اہم ڈیپارٹمنٹ ہے انصاف کا تو جہاں تک Vacancies کی بات ہے، یہاں پر Already deposed Judges کیلئے Vacancies available ہیں، انشاء اللہ جب Restoration ہوگی تو آپ فکر نہ کریں، انشاء اللہ Vacancies ہیں۔ اس کے علاوہ بالکل یہ Seating arrangements کیلئے جوڈیشری کو ہم کچھ Proposals بھیجوائیں گے کیونکہ یہ Court premises ان کے دائرہ اختیار میں ہوتا ہے تو انشاء اللہ ان کو فنڈنگ میں ہم ان کی Help کرینگے۔ دوسری Lengthy cases کی بات آپ نے کی ہے، تو یہ P.P.C میں Amendment چاہیئے جو کہ سنٹر، وہاں پر Parliament میں ہوگی، فیڈرل گورنمنٹ ہمارا نیشنل پارلیمنٹ ہے تو وہ P.P.C میں Changes لائیں تو تب ہی کچھ ہوگا۔ اس کے علاوہ جو Strikes

ہیں، اس نے بھی کافی اس Process کو Affect کیا ہے تو Strikes میں بھی وکلاء برادری سے ریکویسٹ ہوگی کہ وہ بھی کچھ گزارہ کریں۔ باقی میں مشکور ہوں میرے خیال میں کافی بھائیوں نے Withdraw کر لیا ہے، تو I am grateful.

<u>جناب سپیکر:</u> عبدالستار صاحب! آپ کی تسلی ہو گئی؟

<u>جناب عبدالستار خان:</u> جی سر۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> جناب سپیکر! یہاں منسٹر صاحب نے خود ہی کہہ دیا ہے کہ یہاں Vacancies خالی ہیں تو میں صرف ان کا Point of view اور حکومت کا Point of view، یہاں الحمد للہ اے این پی اور پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت ہے تو میں ان کا Point of view جاننا چاہونگا کہ جو کام مرکز میں ہو رہا ہے بحال کرنے کا، یہ بھی وہی ارادہ رکھتے ہیں؟ تو یہ میری۔۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی منسٹر لاء، پلیز۔

<u>وزیر قانون و پارلیمانی امور:</u> جناب سپیکر! جی۔ فیڈرل گورنمنٹ کا جو ہے، Constitutional amendment کے ذریعے یہ ہوگا، یہ ابھی Perception آ رہا ہے، یہ ایک Impression ہمیں مل رہا ہے اور باقی تو As such ہمارے پاس ایسا اختیار نہیں ہے کہ ہم ان کو بحال کریں۔ ہماری خواہش ضرور ہے (تالیاں) لیکن یہ چونکہ مرکز کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور وفاقی پارلیمنٹ کرے گی تو Amendment کے ذریعے انشاء اللہ ہوگا، اس میں سارے ہائی کورٹس کے ججز بھی انشاء اللہ Restore ہونگے اور سپریم کورٹ کے بھی ہونگے انشاء اللہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے، تھینک یو۔ Since all the Honorable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 11, therefore, the question is that Demand No. 11 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it, Demand is granted. Demand No. 12. The Honorable Minister for Higher Education, NWFP, to please move his Demand No. 12. Qazi Asad Sahib.

<u>قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم):</u> جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 1 بلین، 903 ملین، 889 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے

کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون2009ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران تعلیم کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔

Mr. Speaker: Motion moved that a sum not exceeding rupees 1 billion, 903 million, 889 thousand only, be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2009, in respect of Higher Education.

'Cut motions'. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

Mr. Abdul Akbar Khan: Sir, I beg to move a cut motion of 20 crore rupees on Demand No. 12. (Applause)

Mr. Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees twenty crore only. Syed Muhammad Sabir Shah Sahib. Not present, it lapses. Al-haaj Sanaullah Khan Miankhel Sahib.

الحاج ثناء اللہ خان میانخیل: جناب سپیکر! ڈیمانڈ نمبر 12 میں شاید مجھ سے لکھنے میں غلطی ہوئی ہو، یقیناً میں بھی اس میں بیس کروڑ روپے کی کم از کم کٹوتی چاہتا تھا لیکن چونکہ یہاں پر میری موشن میں بیس ہزار روپے ہیں تو میں بیس ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees twenty thousand only. Mr. Israrullah Khan Gandapur Sahib.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! میں دس ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees ten thousand only. Malik Qasim Khan Khattak Sahib.

ملک قاسم خان خٹک: جناب والا، میں اس میں دس ہزار روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees ten thousand only. Hafiz Akhtar Ali. Not present, it lapses. Mr. Javed Abbasi Sahib.

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، میں دس ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees ten thousand only. Mr. Muhammad Ali Khan Sahib.

جناب محمد علی خان: جناب! زۀ د پینځو زرو روپو د کټوتۍ تحریک پیش کومه۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees five thousand only. Mr. Munawar Khan, please.

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میں سر، دوہزار،دوسو بائیس روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees two thousand, two hundred twenty two only. Mr. Akram Khan Durrani Sahib.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): سپیکر صاحب! میں ایک ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpao Sahib.

Mr.Sikandar Hayat Khan Sherpao: Mr. Speaker Sir, I beg to move a cut of two hundred rupees on Demand No. 12.

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees two hundred only. Mr. Ziad Akram Khan Durrani Sahib. Not present, it lapses. Syed Murid Kazim Shah Sahib.

مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ: میں Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Haji Qalander Khan Lodhi Sahib.

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! میں بیس روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees twenty only. Malik Hayat Khan Sahib. Not present, it lapses. Dr. Iqbal Din Sahib.

ڈاکٹر اقبال دین: جناب سپیکر! میں دس روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees ten only. Mr. Abdul Akbar Khan please.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! آپ ڈیمانڈ کو دیکھیں، ایک ارب، نوے کروڑ روپے ہائیر ایجوکیشن کیلئے منسٹر صاحب مانگ رہے ہیں تنخواہوں اور Other Allowances کی مد میں لیکن اگر آپ گزشتہ سال کے خرچے کو دیکھیں تو ایک ارب، اسی کروڑ روپے Last year اسی ہاؤس سے ڈیمانڈ کیا گیا تھا اسی ہیڈ میں لیکن اسی ہیڈ میں پھر پرائمری ایجوکیشن کیلئے بھی آٹھ کروڑ روپے رکھے گئے تھے، خرچہ ہوا ان کا ایک ارب، ترپن کروڑ روپے کا، اب سمجھ نہیں آرہی ہے کہ یہ چالیس کروڑ روپے Excess میں کیوں ڈیمانڈ کئے گئے تھے؟ اگر یہ ڈیمانڈ نہ کرتے تو یہ چالیس کروڑ روپے یا تو Developmental budget میں چلے جاتے یا کسی اور سیکٹر میں چلے جاتے۔ اب اگر ڈیپارٹمنٹ اپنی تنخواہوں کا حساب نہیں رکھ سکتا،

اب اگر ڈیپارٹمنٹ اپنے الاوءنسز کا حساب نہیں رکھ سکتا، اگر ڈیپارٹمنٹ اپنے پی او ایل کا حساب نہیں رکھ سکتا تو ہم حیران ہیں کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ بغیر دیکھے ان کو Approve کر رہی ہے جبکہ وہ خرچ نہیں کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر! دوسری سائڈ پر ہمارے جو دوسرے سیکٹرز ہیں، وہ Affect ہو رہے ہیں تو پچھلے سال انہوں نے ایک ارب، اسی کروڑ روپے کا ڈیمانڈ کیا اور ایک ارب، ترپن کروڑ خرچہ کیا اور ایک ارب، ترپن کروڑ میں بھی آٹھ کروڑ روپے پرائمری کیلئے تھے لیکن اب ہم نہیں سمجھتے کہ ایک طرف حکومت کہتی ہے کہ پرائمری Devolved ڈیپارٹمنٹ ہے اور اس سال جو اندازہ ہو رہا ہے کہ پرائمری کیلئے ایک پیسہ نہیں رکھا گیا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اگر Devolved ڈیپارٹمنٹ ہے تو پھر یہ 2002 سے Devolve ہونا چاہیئے تھا، پچھلے سال پیسہ کیوں رکھا گیا اسی ہیڈ میں پرائمری کیلئے؟ دوسرا جناب سپیکر، ہمارا جو Main concern ہے، ہم جو کٹ موشن پیش کرتے ہیں، اس میں ڈیپارٹمنٹس کی کارکردگی پر ہم بات کرتے ہیں لیکن اگر آپ ڈیمانڈ 42 کو دیکھیں جناب سپیکر، تو چھبیس بلین جو تنخواہوں میں دیا گیا ہے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو، یہاں پر اس کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ جناب سپیکر! اس ڈیمانڈ میں ہمارا جو Main concern ہے، وہ پرائمری اور سیکنڈری ایجوکیشن سے ہے۔ اس ڈیمانڈ کو پیش کر کے ہمارا منہ بند کر دیا گیا کہ ہم پرائمری ایجوکیشن اور سیکنڈری ایجوکیشن پر بات نہیں کرینگے تو ہمیں حکومت بتا دے کہ ہم اگر پرائمری اور سیکنڈری ایجوکیشن پر بات کرتے ہیں تو وہ کس ڈیمانڈ آف گرانٹ میں ہم اس پر بات کرینگے؟ جناب سپیکر، اگر ہم ڈیمانڈ نمبر 42 پر بات کرینگے تو وہ تو جنرل ڈیمانڈ ہے جو کہ سارے Devolved ڈیپارٹمنٹس کی تنخواہوں کا ڈیمانڈ ہے، وہ تو تقریباً دس پندرہ، بیس محکمے بن جاتے ہیں اس میں، تو ہمیں یہ موقع نہیں ملتا کہ ہم دس پندرہ بیس محکموں کی کارکردگی پر ایک ہی گرانٹ میں بات کر سکیں۔ تو اسلئے جو پچھلے سال، اس سے پہلے جو طریقہ کار تھا جناب سپیکر، اس سال فنانس ڈیپارٹمنٹ نے اس کو Change کیا ہے۔ پچھلے سال، سارے سال 2002 کے بعد ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے جو Salary کا بجٹ ہوا کرتا تھا، اسی ہاؤس کو اس کی Detail provide کی جاتی تھی اور ہر ایک ڈسٹرکٹ کے جو Separate detail ہوتی تھی پرائمری ایجوکیشن میں اور سیکنڈری ایجوکیشن میں، سارے سالوں میں ہمیں Provide کی گئی۔ اس سال فنانس ڈیپارٹمنٹ نے ہمیں سیکنڈری ایجوکیشن اور پرائمری ایجوکیشن کی کوئی Details نہیں دی ہے، جناب سپیکر ایک۔ دوسرا جناب سپیکر، جو ڈیمانڈ نمبر 42 میں جب چھبیس بلین جائیگا Salaries میں، تو ہمارے پاس تو کوئی موقع نہیں ہوگا اس پر بولنے کا۔ تو ایک دو تین

چیزیں منسٹر صاحب بتادیں کہ جب آپ تقریباً 35%, 40% increase مانگ رہے ہیں تو 20% تو Increase آپ کی Salary میں چلی گئی لیکن یہ باقی 20% increase آپ کس چیز میں مانگ رہے ہیں؟ کیاآپ یہ الاؤنسز میں Increase مانگ رہے ہیں، کیا تنخواہ تواور نہیں بڑھی ہے؟ صرف انکی 20% جو Increase basic pay پر ملی ہے، وہ 20% ہے تو یہ تو سارا جو ہے ایک ارب، نوے کروڑ روپے سر، اس میں تنخواہیں تقریباً پچاس ساٹھ کروڑ، ستر کروڑ ہونگی، اگر اس کا 20% ہے تو چودہ کروڑ روپے بن گئے، یہاں پر تو یہ چالیس کروڑ روپے Excess میں اس سال مانگ رہے ہیں۔ کیا یہ اس طرح تو نہیں کہ پچھلے سال کی طرح یہ ایک ارب، نوے کروڑ مانگ رہے ہیں اور خرچ کرینگے ایک ارب، چالیس کروڑ یا ایک ارب، پچاس کروڑ تو ہماری سکیمیں یا اے ڈی پی یا ہمارے اور جو سیکٹرز ہیں، جن کو ضرورت ہوگی، دوبارہ ان چالیس کروڑ روپوں سے محروم ہو جائیں گے؟ تیسرا جناب سپیکر، اگر آپ اس میں دیکھیں اور یہ بار بار ہم کہتے ہیں کہ خدا کیلئے یہ Lump sum provision، نہ جانے یہ لفظ کہاں سے ایجاد ہوا، دنیا کے کسی بھی بجٹ میں اس طرح کا Provision نہیں دیا جاتا کہ ڈیپارٹمنٹ کو Lump sum دیا جائے، اگر آپ اپنا پیسہ خرچ کریں گے اور آپ کو ضرورت ہوگی تو آپ فنانس ڈیپارٹمنٹ کو لکھیں گے اور فنانس ڈیپارٹمنٹ Lump sum سے آپ کو پیسے دیگا۔ اب جناب سپیکر، اس میں آپ دیکھیں، یہ ڈھائی کروڑ روپے، اگر آپ Page 483 پر دیکھیں تو یہ 'Others' میں پانچ کروڑ روپے مانگ رہے ہیں، 'Others' کو تو ہم ابھی تک نہیں سمجھ سکیں کہ یہ 'Others' کیا چیز ہے؟ کیونکہ ہر ہیڈ میں، ہر گرانٹ میں، ہر ڈیمانڈ میں 'Others' کا لفظ ضرور آتا ہے اور 'Others' کے لفظ کے ساتھ یہ بھی آتا ہے کہ "Lump sum provision at the disposable of the Finance Department".

(تالیاں)

جناب سپیکر! آپ اس میں دیکھیں کہ ان کا جو ہیڈ ہے 3970، اس میں 'Others' کیلئے پانچ کروڑ مانگ رہے ہیں اور پانچ کروڑ میں یہ کہتے ہیں کہ Lump sum at the disposable of the Finance Department, ڈھائی کروڑ روپے لیکن اس کا جو دوسرا Portion ہے جناب سپیکر، وہ کہتا ہے کہ 'Provision for establishment of primary schools in NWFP' یہ تو Developmental side ہے ایک، دوسری بات یہ ہے کہ کالجز کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے، ہائیر ایجوکیشن کے ساتھ اسکا تعلق نہیں ہے تو یہ Lump sum provision for establishment of primary school in NWFP، یہ تو اگر اے ڈی پی میں ہوتا یا ان کا جو Developmental budget ہے پرائمری کا، اس میں ہو سکتا ہے یا جو

Developmental ADP ہے، اس میں ہو سکتا ہے لیکن Establishment، تو تنخواہوں، ریونیو سائڈ پر تو آپ اس کو نہیں کر سکتے کہ آپ اس میں جو Developmental side ہے، وہ بھی رکھیں اور وہ بھی اگر کاٹ کر رکھ لیتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> میرے خیال میں 'Others' کے بارے میں آپ کو کچھ بتانا چاہ رہے ہیں لاء منسٹر صاحب، ایک منٹ سن لیں۔

<u>بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون):</u> تمام ممبران سے گزارش یہ ہے بڑے ادب و احترام سے کہ ابھی ہم صرف گرانٹ نمبر 12 پر پہنچے ہیں، تقریباً 52 گرانٹس ہیں اور صرف کل کا دن رہ گیا ہے، مہربانی کریں جو آپ تھوڑا سا ان کو، ان سے درخواست ہے کہ پوائنٹس ذرا لکھیں، Precise کریں، Precise ٹائم زیادہ نہ لیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> (قہقہہ) آپ، عبدالاکبر خان!

<u>جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ:</u> جناب سپیکر! ممبران چه دی، هغوی په ټائم نه راځی، اجلاس په ټائم نه شروع کیږی او بیا دوئ ګله مونږ نه کوی، خبره مونږه ته کوی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی عبدالاکبر خان، مختصر ئے کړئ۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر! مختصر کرتا ہوں لیکن جناب سپیکر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> 'Others' کے متعلق بھی قاضی صاحب آپ کو بتائیں گے۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> وہ جواب مجھے کہیں سے نہیں ملے گا جناب سپیکر، وہ کسی کو بھی نہیں ملے گا۔ جناب سپیکر، میں یہ کہہ رہا تھا کہ ایک تو ڈسٹرکٹ کا جو پرائمری اور سیکنڈری کا بجٹ ہے، اس کی Detail ہمیں کیوں Provide نہیں کی گئی؟ یہ Basic ہمارا پوائنٹ ہے کیونکہ ہمارا Concern mainly کالجز اور ہائیر ایجوکیشن کی بجائے زیادہ تر پرائمری اور سیکنڈری کے بارے میں ہے۔ اگر ہم اس پر نہیں بول سکتے کیونکہ ڈیمانڈ تو ہائیر ایجوکیشن والے کر رہے ہیں تو جناب سپیکر، اس پر آپ یا رولنگ دے دیں یا فنانس ڈیپارٹمنٹ کو یا Department concerned کو آپ ڈائریکٹ کریں کہ وہ ہمیں بتائے کہ آپ کس کس ضلع میں کتنا کتنا پیسہ ایجوکیشن پر، ہیلتھ پر یا کسی اور ڈیپارٹمنٹ پر خرچ کر رہے ہیں؟ چھبیس بلین کا ڈیمانڈ کر کے یہ Camouflage کر رہے ہیں جناب سپیکر، یہ اس ہاؤس سے چھپانا چاہتے ہیں کہ یہ چھبیس بلین ہم کہاں خرچ کر رہے ہیں؟ چھبیس بلین بہت بڑی رقم ہوتی ہے، جناب سپیکر۔ شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: یہ فنانس منسٹر کہاں ہیں؟ ایجوکیشن منسٹر، بابک صاحب، یہ خصوصی نوٹ کریں، اس کا جواب بعد میں انہوں نے Clear cut دینا ہے۔ اسرار اللہ خان، ابھی الحاج ثناءاللہ خان میانخیل صاحب۔

الحاج ثناء اللہ خان میانخیل: سر! میں معذرت کر رہا ہوں، مجھے کھانسی آ رہی ہے، مجھے تھوڑا سا ان سے موخر کریں، ان سے بعد میں کر دیں مجھے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، اسرار اللہ خان صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: شکریہ، سر۔ سر! اس کے متعلق عبدالاکبر خان صاحب نے تفصیل سے بات کر لی ہے، میں صرف اس ہاؤس کی توجہ اس حوالے سے چاہونگا کہ پچھلے سال کا جو پروسیجر ایک تھا، اس میں یہ تھا کہ At least اگر ہمیں وہ سارے فگرز نہیں دیتے تھے تو کم از کم ڈسٹرکٹ وائز ہمیں بجٹ میں پتہ چلتا تھا کہ یہ فلاں ڈسٹرکٹ کا بجٹ ہے، یہ فلاں ڈسٹرکٹ کا بجٹ ہے۔ ابھی اس سال تو جی انہوں نے جو ہم سے ڈیمانڈز کی ہیں، وہ ڈیمانڈز انہوں نے اپنی جگہ پر کر لیں لیکن یہ ہے کہ ابھی آگے ہمیں کچھ بھی پتہ نہیں ہے کہ یہ ڈیمانڈز جب ہم ڈسٹرکٹ کے حوالے کر دیتے ہیں، جیسے میں نے اپنی Budget Speech میں کہا تھا کہ اگر پارلیمنٹ کا کردار صرف ربڑ سٹمپ تک ہے تو پھر تو ٹھیک ہے لیکن اگر سر، یہ ہے کہ یہاں پر ایک ڈیبیٹ ہونی چاہیئے اور ہم ایک چیک رکھنے کیلئے کرتے ہیں تو میرے خیال میں اس کی تصحیح کرنی چاہیئے اور وہ یہ ہے کہ کل کو میرے خیال میں وہ جو ہمارے ایس اینڈ ایل کے منسٹر صاحب ہیں، ان کا کردار Infructuous ہو جاتا ہے کیونکہ نہ انکی ڈیمانڈ ہے سر، نہ وہ پیش کر سکتے ہیں، وہ منسٹر ہیں، انکے Behalf پر ہمارے حاجی بشیر بلور صاحب اس کو پیش کرینگے کیونکہ ڈسٹرکٹ کا اگر Concept آ جاتا ہے، یقیناً گوکل گورنمنٹ ہی Handle کرے گی۔ جو چھبیس بلین کی 42 نمبر ڈیمانڈ ہے، تو وہ ہمارے سینیئر وزیر صاحب پیش کرینگے کیونکہ لوکل گورنمنٹ کی ہے۔ اچھا، لوکل گورنمنٹ کے وہ منسٹر ہو کر چھبیس ارب انکی تنخواہوں کا بجٹ ہاؤس سے مانگیں گے اور چونکہ اکثریت ہے تو وہ ڈیمانڈ بھی پاس ہو گی لیکن اگر اس کے برعکس دیکھیں، ہماری ساری جو شکایات ہیں تو ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اور ان کا جو طریقہ کار ہے، ابھی کالجز میں آپ دیکھیں، کالجز کے منسٹر، ارکائیوز سے تو خیر کسی کا اتنا Concern ہی نہیں ہوتا، کالجز کے منسٹر صاحب اگر ہمیں کوئی Surety دینگے تو کس Base پر دینگے؟ نہ یہ ڈیمانڈ کر رہے ہیں، نہ یہ ہاؤس اس کو Approve کر رہا ہے۔ حاجی صاحب ڈیمانڈ کرینگے، پورے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے جتنے بھی Non salary accounts ہیں چھبیس بلین کے، وہ اس ہاؤس میں رکھیں گے۔ تو سر، ہمیں تو یہ پتہ نہیں چلتا

کہ یہ جو Decision لیا گیا ہے، ابھی Last year تک تو اس میں انہوں نے رکھے تھے پرائمری ایجوکیشن کیلئے، کیا یہ رولز ریگولیشنز، نہ ہاؤس میں اس پر کوئی ڈیبیٹ ہوئی ہے، نہ کوئی ایسی چیز یہاں پر آئی ہے، اس کے باوجود یہ فیصلہ کس لیول پر لیا گیا؟ اگر انہوں نے Provincial Finance Commission میں لیا ہے جو کہ ایک فورم ہے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے حوالے سے تو میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہونگا کہ اگر اتنا Major decision وہ لے رہے تھے کہ ساری جتنی بھی ان کی Salary تھی، انہوں نے ایک ہیڈ میں، جیسے عبدالاکبر خان نے کہا کہ Camouflage کر کے ایک ہیڈ میں اس نے رکھ دی تو ابھی ہم تنقید کس چیز پر کرینگے؟ سر، یہ ایک بہت بڑا، مطلب ہے اگر آپ دیکھیں تو رولز سے Diversion ہے، ایک ایسی طرف ہم جارہے ہیں جو ماضی کا حصہ نہیں رہی۔ اگر اس سال یہ Initiative لیا گیا ہے تو میرے خیال میں یہ ایک بری روایت ہے۔ اگر آپ اس کو Revise بھی کریں گے تو کیسے کریں گے؟ کیونکہ بجٹ تو آپ نے پاس کرنا ہے، ہم تو ساری شکایات اپنے ساتھ لائے ہیں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے حوالے سے، یہ ابھی ہم نہیں سمجھتے کہ اس کا کیا کرینگے؟ لیکن ہم سے کوئی پوچھے گا بھی نہیں اور سر، اس میں میں قاضی کی توجہ کالجز کے حوالے سے چاہونگا کہ جیسے عبدالاکبر خان نے کہا کہ Page 461 پر وہ 'Others' کیلئے مانگ رہے ہیں کوئی نو کروڑ، اٹھارہ لاکھ، چورانوے ہزار، اچھا سر، یہ ایک علیحدہ ہے اور ساتھ Lump sum allocation ہے، Page 465 پر ہے کوئی آٹھ کروڑ، سولہ لاکھ، چوراسی ہزار، تو کیا یہ Lump sum allocation اس 'Others' کا حصہ ہے؟ اگر یہ اس کا ہے تو وہاں پر تو ڈیمانڈ نو کروڑ کی ہے تو پھر یہ ایک کروڑ جو دوسرا ہے، یہ کہاں پر چلا گیا ہے؟ ایک اور ساتھ ساتھ، قاضی صاحب اگر کتاب کھول کر دیکھیں تو اس میں سر، گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج نمبر 1 چارسدہ، گورنمنٹ کالج نمبر 2 چارسدہ، اس طریقے سے اور بھی اس میں بہت زیادہ کالجز ہیں جن کا پچھلے سال انہوں نے ڈیمانڈ نہیں کیا تھا اور اس سال ان کے بجٹ کی Approval ہم سے مانگ رہے ہیں تو سر، ہمیں یہ سمجھ نہیں آتی کہ کیا یہ سارے کالجز نئے ہیں؟ اگر یہ سارے کالجز نئے ہیں تو یہ پریکٹس کیسے؟ اگر یہ کالجز نئے نہیں ہیں تو قاضی صاحب مہربانی کر کے ہمیں یہ بتائیں کہ اب تک یہ بجٹ کہاں پر تھا؟ اگر اس سال یہ مانگ رہے ہیں تو پچھلے سال ان کا جو بجٹ تھا، اس کی Approval کس ہاؤس سے لی گئی اور کونسی اتھارٹی سے لی گئی؟ شکریہ، سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: جناب ملک قاسم خان خٹک صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: معزز راکین اسمبلی! جناب عبدالاکبر خان صاحب او اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب ډیر څه په دے باندے اووئیل، زهٔ د دوئ سره اتفاق کوم چه دے کښې بالکل څه خاص وضاحت نشته او زمونږ د ډسټرکټ گورنمنټ په حوالے سره ډیر تحفظات دی۔ دا هر څه چه دی، دا د مونږه ته واضح کړی او دا معزز ممبران د په اعتماد کښې واخلی۔ شکریه، جناب عالی۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ مسٹر جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کے پچھلے دوڈھائی ماہ کی کارکردگی سے بڑا مطمئن ہوں اور مجھے یقین ہے، میں نے ایک بات کرنی تھی جس کیلئے اپنی کٹ موشن Move کی تھی، جو اسرار گنڈاپور صاحب نے بات کی ہے کہ جو پیسہ جارہاہے اور جس کو شاید ہم یہاں اس سٹیج پر نہیں ڈسکس کررہے ورنہ ہوناتو یہ چاہیئے تھا کیونکہ بہت سے لوگوں کو اس لیول پر بہت زیادہ شکایات ہیں اور ہم فوکس بھی کرنا چاہ رہے تھے لیکن چونکہ اس میں شاید ابھی یہ جواب نہ دے سکیں اور وہ Concern Minister بھی نہیں ہیں اور اس پیسے نے ویسے بھی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو جانا ہے تو اتنا زیادہ جو پیسہ ہے، اس کے بارے میں ہمیں پتہ چلنا چاہیئے تھا، ٹھیک ہے اگر دیتے ہیں یا فنانس کمیشن نے کوئی ایسا Formula Adopt کرلیا ہے تو اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن اگر اسکی ساری Detail کا ہمیں پتہ ہوتا تو اس سے ہم زیادہ مطمئن ہوتے۔ باقی جناب، میں اپنی کٹوتی کی تحریک واپس کرتا ہوں جی۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: جناب محمد علی خان صاحب۔

جناب محمد علی خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر، د پرائمری ایجوکیشن منسټر، بابک صاحب موجود نه دے دلته جی، چه کوم پرائمری سکولونه په دے صوبه کښې جوړ شوی دی تر اوسه پورے، نو ایم پی اے، ایم این اے، هر څوک چه وو نو هغوی لیکلی ورکړی دی نو ایجوکیشن محکمے په هغے باندے عمل کړے وو او هغه سکولونه ئے جوړکړی دی۔ خو گورئ جی چه څومره سکولونه جوړشوی دی نو Majority په هغے کښې په داسے ځایونو کښې دی چه هغه د آبادئ نه لرے دی یا هغه حجرے جوړے شوے دی یا اوس هغه سکولونه بند دی۔ نو زهٔ دا وایم چه دے سکولونو جوړیدو کښې د ممبر د وینا سره سره د ایجوکیشن محکمے Feasibility report هم Must دے۔ پکار دی چه سکول جوړیږی او دومره سرمایه پرے خرچ کیږی چه هغه په داسے ځائے کښې جوړ شی چه خلقو ته

فائده ورکړی او هغه کوم سکولونه چه بند دی، کم از کم زما په حلقه کښ دے وخت کښ اووه، اته پرائمری سکولونه بند دی، نو د دغے د پاره د څه لائحه عمل جوړ شی چه دا سکولونه کهلاؤ شی۔

جناب سپیکر: جی منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: شکریہ، سپیکر صاحب۔ مجھے تو سپیکر صاحب، اس چیز پر بڑا افسوس ہو رہا ہے کہ اتنے سینیئر ایم پی ایز کے نالج میں بھی یہ نہیں ہے کہ یہ جو ڈیمانڈ کر رہے ہیں تو کس سلسلے میں کر رہے ہیں؟ ہم تو ابھی ابھی نئے آئے ہوئے ہیں لیکن میں اپنے ڈسٹرکٹ کی بات یہاں پر کرنا چاہتا ہوں کہ سکولوں کے Repair کیلئے جو پیسے دیئے گئے ہیں، وہاں پر حالت اب یہ ہے کہ ہر سکول کا جو ہیڈ ٹیچر ہے، اس جون میں اسی سلسلے میں ٹرانسفر کر رہے تھے کہ ان کو چالیس چالیس ہزار روپیہ Per School مل رہے تھے اور میرے خیال میں صرف پانچ ہزار روپیہ، پانچ ہزار سے کم Per School وہ لگا رہے ہیں اور باقی جتنے بھی ہیں، تیس ہزار ہیں یا پینتیس ہزار روپیہ، وہ اپنی جیبوں میں ڈال رہے ہیں تو میں منسٹر صاحب سے یہ گزارش کرونگا کہ اس کیلئے سپیشل کوئی کمیٹی مقرر کی جائے کیونکہ سارے ہیڈ ٹیچرز جتنے سکولوں میں بھی ہیں، صرف اسلئے لگ رہے ہیں۔ ابھی ہمیں بھی پریشان کر رہے ہیں کہ ہمیں فلاں سکول میں ٹرانسفر کرو اور کام اس کا صرف یہ ہے کہ وہ جو Repair کے پیسے ہیں تیس چالیس ہزار روپیہ، وہ اپنی جیبوں میں ڈالیں۔ سر! اس کیلئے منسٹر صاحب سے میں ریکویسٹ کرونگا کہ حلقے کے جتنے بھی ایم پی ایز ہیں، وہ کم از کم ملکر اس چیز کی انکوائری کریں کہ واقعی وہ پیسے ان سکولوں پر لگے ہوئے ہیں کہ نہیں؟ باقی سر، منسٹر آف ہائیر ایجوکیشن، قاضی صاحب تو بڑے Polite آدمی ہیں اور اس سلسلے میں میں اپنی تحریک واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جناب اکرم خان درانی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: میرے خیال میں میں جب پشتو میں بات کرتا ہوں تو میرے کچھ ساتھی ہمیشہ ریکویسٹ کرتے ہیں کہ آپ اردو میں کریں۔ ایک تو میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دوسرا یہ ہے کہ یہاں پر۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پښتو کښ اوکړئ، خیر دے۔

قائد حزب اختلاف: آج جو محکمے ہیں، ایک ہائیر ایجوکیشن ہے، قاضی اسد صاحب ہمارے بڑے پیارے منسٹر صاحب ہیں، ان کا ہے اور دوسرے میرے خیال میں بابک صاحب ہیں جو کہ پرائمری ایجوکیشن کے منسٹر ہیں اور میرے خیال میں ایجوکیشن ایسا محکمہ ہے کہ اس کے بغیر قوم ترقی کر ہی نہیں سکتی اور قوموں کی بنیاد

وہ تعلیم پر بنتی ہے لیکن سپیکر صاحب، آپ اندازہ لگائیں اس سے، آج اخبارات میں بھی کچھ بات آئی تھی، چونکہ میں کل نہیں تھا، مجھے کچھ تکلیف تھی، میں یہاں پہنچا لیکن پھر وہ تکلیف بڑھتی گئی، اسلئے میں ہال کے اندر نہ آ سکا۔ آج بھی مجھے تھوڑی سی تکلیف ہے لیکن چونکہ یہ بڑے اہم دن ہیں، اسلئے میں ڈاکٹر کے مشورے کے بغیر یہاں چلا آیا اور چونکہ خاصکر ایجوکیشن کی میں بات کرونگا۔ یہاں پر کوئی بھی ایسا ممبر نہیں ہے جس کی یہ سوچ بھی ہوگی کہ آپ اس میں کٹوتی کریں یا کمی کریں۔ یہ میرے خیال میں یہاں ایک بات پر تجویز آگے کرنے کیلئے معمول سا بن گیا ہے۔ ہماری تو یہ بھی گزارش تھی اور میں نے اپنی بجٹ سپیچ میں یہ بات کی تھی کہ اس میں اضافہ کیا جائے اور اب جب میں کٹوتی کی بات کرتا ہوں تو مجھے خود بھی عجیب سا لگتا ہے کہ اگر میں اس کیلئے بات کرتا ہوں کہ اس میں کچھ اضافہ کیا جائے لیکن یہ ایک معمول کی بات ہے۔ یہاں پر آدمی جب بات کرتا ہے، ایک تو ہائر ایجوکیشن ہے جی، قاضی صاحب میرے ساتھ پانچ سال رہے ہیں، یقیناً وہ بہت محنتی ہیں اور ہائر ایجوکیشن کے بارے میں ہم تجاویز دے سکتے ہیں اور مجھے یہ بھی یقین ہے کہ شاید اگر ہم کچھ تجاویز دے دیں تو وہ ان کو قدر کی نظر سے دیکھیں گے اور اس پر آگے کام بھی کریں گے۔ خاصکر یہاں پر مجھے خوشی ہے کہ دو یونیورسٹیوں، ایک امام ڈھیری اور دوسری مردان کیلئے فنڈ کی Allocation ہے لیکن وہ اس انداز سے ہے کہ میرے خیال میں اگر اس سے ایک مکتب سکول بھی آپ چلائیں گے یا پرائمری سکول بھی چلائیں گے تو میرے خیال میں کچھ، تو میں اس کیلئے یہی درخواست دوبارہ کرونگا کہ اس کیلئے اسی سال بجٹ میں اضافہ کریں، کچھ بھی کرلیں، کہیں سے بھی کرلیں لیکن یونیورسٹی بہت ضروری ہے۔ ہم مردان کی بھی سپورٹ کرتے ہیں، ہم امام ڈھیری کی بھی کرتے ہیں اور جس طرح بیس نئے ڈگری کالجز ہیں، اگر تین کروڑ روپے پر آپ ایک ہائر سیکنڈری سکول بناتے ہیں اور میرے خیال میں آپ On going کو بھی دیں گے جو آپ کے پاس ہیں، تو تین کروڑ روپوں سے بیس نئے ڈگری کالجز کا قیام، میری سمجھ میں یہ بات آتی نہیں کہ یہ منصوبہ بندی میرے بزرگوں اور فنانس والوں نے کیا سوچ کر کیا کہ ہم اتنا آگے جائیں گے اور اس کیلئے اتنی رقم لائیں گے؟ تو میں یہ بھی گزارش کرونگا کہ کٹوتی کی بجائے ہائر ایجوکیشن کیلئے اضافہ کریں۔ یہ پرانے جو چالو ڈگری کالجز ہیں سپیکر صاحب، اس صوبے میں جو تعلیم کی کمی تھی، جب سے پاکستان بنا ہے تو ٹوٹل ایک سو چار ڈگری کالج تھے لیکن ایم ایم اے کی گورنمنٹ نے اس میں نوے کا اضافہ کیا۔ یہ اتنا Jump ہے کہ پچاس سالوں میں جو کالج بنے تھے، اس کا اگر آپ اندازہ کریں کہ نوے ایم ایم اے گورنمنٹ میں بنے ہیں اور پاکستان جب سے بنا ہے، پچپن سالوں میں ایک سو چار بنے

ہیں۔ (تالیاں) یونیورسٹیاں اگر آپ دیکھیں تو یونیورسٹیاں بھی تقریباً تین چار تھیں، ابھی آٹھ یونیورسٹیاں ہو گئی ہیں اور میں خصوصاً قاضی صاحب اور گورنمنٹ کے نوٹس میں یہ لانا چاہتا ہوں، چیف منسٹر صاحب تو موجود نہیں ہیں، ان کے ساتھ میں الگ بھی انشاء اللہ ساتھ ملوں گا اور بات بھی کروں گا کہ ہم نے اس صوبے کی ترقی کیلئے ایک ہونا ہے اور اس کیلئے ہم نے اکٹھی کوشش کرنی ہے۔ ماموں خٹکی کے مقام پر میں نے پولیس کی بارہ سو کنال زمین منتقل کی ہے ہائر ایجوکیشن کیلئے کہ یہاں پر انجینئیرنگ کی ایک جدید یونیورسٹی ہو پشاور میں، اس کیلئے میں نے Agreement کیا تھا ہائر ایجوکیشن کے ساتھ کہ گیس صوبائی گورنمنٹ دے گی، بجلی کی سہولت، روڈ ہم دیں گے اور بارہ سو کنال زمین میں نے منتقل کی ہے پشاور کی انجینئیرنگ یونیورسٹی کیلئے، تو میں گزارش کرونگا کہ ایک میٹنگ رکھ لیں، اس میں میں خود بھی وہاں پر جاکر، اگر ہماری وہاں پر مرکز میں لیڈرشپ ہے تو انشاء اللہ ہائر ایجوکیشن منسٹر اور وہاں پر کمیشن کے جو چیئرمین ہیں، ان سے بھی بات کریں گے اور ایک لاء یونیورسٹی، لاء کالج کب سے بنا ہے، اس صوبے میں لاء یونیورسٹی نہیں تھی، ہم نے وہاں پر زمین کا انتقال بھی کیا ہے لاء یونیورسٹی کیلئے، ابھی صرف اس کو فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ Pursue کرنا ہے کہ اس صوبے میں ایک لاء یونیورسٹی بھی ہو تاکہ ہمارے لاء گریجویٹ نکلیں اور ایل ایل بی کے بعد یہاں پر انکی مزید بھی تعلیم ہو۔ اسی طرح خواتین کی یونیورسٹی نہیں تھی پورے صوبے میں، اس کیلئے ہم نے پشاور میں زمین بھی دی اور کام بھی شروع ہے، میں چاہونگا کہ اسکو بھی اسی انداز سے آگے ہم چلائیں، ہم سپورٹ کرتے ہیں۔ اب آتے ہیں پرائمری ایجوکیشن پر، جب آپ صحیح بنیاد رکھیں گے تو اس پر آپ کی تعمیر اوپر تک ہمیشہ کیلئے کھڑی رہے گی لیکن اب جو میں دیکھ رہا ہوں، یہاں پر پرائمری ایجوکیشن کا جو حال ہے، اس میں میں جو دیکھ رہا ہوں، میں یہی سوچ رہا ہوں کہ یہ وقت اور پیسے کا ضیاع ہے اور جس انداز سے پرائمری ایجوکیشن پر ابھی کام ہو رہا ہے، میں دیانتداری کے ساتھ اس ہاؤس میں آج پوری قوم کو اور یہاں پر ذمہ دار لوگوں کو یہ بتاؤنگا، میں حلفاً کہتا ہوں جو میں دیکھ رہا ہوں کہ تباہی کی طرف ہم جا رہے ہیں خاصکر پرائمری ایجوکیشن میں اور وہ اسلئے جی کہ یہاں پر پرائمری ایجوکیشن میں ایک تو یہ ہے کہ ہم سے ابھی بھی ڈیمانڈ ہو رہا ہے کہ پیسے دیں۔ پچھلی گورنمنٹ نے کتابوں کیلئے پیسے رکھے تھے ایف ایس سی تک لیکن پرائمری ایجوکیشن کے سیکرٹری اور ڈیپارٹمنٹ اس قابل نہ ہو سکے کہ وہ بروقت اس صوبے کے غریب بچوں کو کتابیں دیں۔ اب ایک کلاس کے بچوں کے ہاتھوں سے کتابیں لے رہے ہیں جو پاس ہو گئے ہیں اور دوسری کلاس میں دے رہے ہیں تو اگر اس محکمے کی غفلت اسی

انداز پر رہی تو پیسے تو ہیں لیکن اس میں جو کام کرنے والے ہیں، وہ اس قابل نہیں ہیں کہ وہ ان سے کتابیں خریدیں، کتابیں چھپوائیں اور آج پوری قوم مایوسی کی طرف جا رہی ہے خاصکر پرائمری ایجوکیشن میں کہ جس غریب بچے کے ہاتھ میں کتاب تھی، آج وہ منتظر ہے لیکن گورنمنٹ کی طرف سے سپیکر صاحب، اسکو کتاب نہیں مل رہی ہے تو اس کو ہم چیف منسٹر صاحب کے سامنے بھی رکھیں گے اور اس ضمن میں میں جو ہمارے خدشات ہیں، وہ بھی سامنے رکھیں گے تو یہ کتابیں بھی بروقت دینی چاہئیں اور یہاں پر میں نے بات کی تھی کہ ہم نے تقریباً دو سو بوائز اور دو سو گرلز پرائمری سکولز رکھے تھے، ابھی ان میں دو سو صرف رکھے گئے ہیں چار سو کی بجائے تو میں یہ بھی مطالبہ کرونگا کہ جہاں پر بھی وہ دینا چاہیں، جہاں پر بھی اگر ضرورت ہے، وہ دے دیں لیکن چار سو کی کمی نہ کریں بلکہ دو سو کی بجائے دوبارہ اس میں چار سو رکھیں تاکہ معزز ممبران اسمبلی کم از کم اپنے حلقوں میں چار پرائمری سکول تو اپنی مرضی سے دے سکیں۔ گورنمنٹ کی مرضی ہے کہ Need base پر جہاں پر دیتے ہیں، وہ خود ہی اسکا تعین کرے اور اس سلسلے میں یہ بھی گزارش کرونگا کہ وہ اسی بنیاد پر دے کہ ہر ایک حلقے کو ملے۔ باقی میں ایک بات کرونگا اور گزارش کروں گا کہ اس کیلئے یہاں پر گورنمنٹ ایک کمیٹی تشکیل دے اور اس میں ہر پارٹی کا ایک رکن ڈال دے۔ میں جو بات کر رہا ہوں، وہ بڑی حساس ہے اور میں کبھی بھی اس فلور پہ غلط بات نہیں کروں گا۔ اگر میں بھی یہاں فلور پہ غلط بات کروں اور پھر کل کمیٹی کے سامنے میں شرمندہ ہوں، پریس کے سامنے میں شرمندہ ہوں، تو اس عمر میں اور اس وقت ہم اس کے متحمل نہیں ہو سکتے کہ کوئی ایسی بات کریں جو کل کو خدانخواستہ غلط نکلے، بابک صاحب جو کہ منسٹر ہیں، آج نہیں ہیں کہ وہ بھی سنتے۔ میں یہاں پر ایک لسٹ بھی لایا ہوں کہ ہمارے بنوں میں جب الیکشن ہوئے، ایک حلقے میں شیر اعظم خان جو منسٹر تھے، وہ امیدوار تھے، ان کا حلقہ پی ایف 71، میرا حلقہ پی ایف 73 اور میرے بیٹے کا حلقہ پی ایف 70 ہے جو کہ میرا پرانا حلقہ ہوا کرتا تھا تو ان میں یہاں پر الیکشن ہوئے جی، میرے مقابلے میں جو آدمی تھا، وہ شیر اعظم خان کے مقابلے میں بھی تھا، باز محمد خان ان کا نام ہے اور اے این پی کے ساتھ ان کا تعلق ہے۔ میرے ساتھ جب مقابلہ ہوا تو ان کے پانچ ہزار ووٹ تھے اور میرے سترہ ہزار ووٹ تھے۔ عوام نے خود فیصلہ دیا جو بہتر جانتے تھے۔ شیر اعظم خان کے ساتھ جو مقابلہ ہوا، اس میں بھی شیر اعظم صاحب جیت گئے اور وہ ہار گئے۔ ان کے اپنے گاؤں میں پولنگ سٹیشن ہے جی اے ٹی شہباز احمد خیل، جی سی ایم ایس شہباز احمد خیل، جی جی ایچ ایس شہباز احمد خیل، جی جی پی ایس ایمل خیل سٹی، ان پہ اپنے تین بندوں کی ڈیوٹیاں لگائی تھیں، ایک کا نام ہے اکرام اللہ، دوسرے کا نام

ہے غنی شاکر اور تیسرے کا نام ہے صراف علی۔ انہوں نے رات کو سارے تھیلے کھولے اور ایک پولنگ پہ جتنے ووٹ تھے 2163، اسی کے ساتھ تعلق ہے جی۔۔۔۔۔۔۔

Mr. Bashir Ahmed Bilour[Senior Minister(Local Govt.)]: Point of order, Sir.

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب۔

قائد حزب اختلاف: مجھے تھوڑا سن لیں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): اکرم درانی صاحب چیف منسٹر رہ چکے ہیں، جو بندہ موجود نہ ہو، اس کے بارے میں اسمبلی میں بات نہیں کرنی چاہیئے۔ اس کا جواب تو وہی دے سکتے ہیں کہ انہوں نے یہ کھولے ہیں کہ نہیں کھولے ہیں، وہ موجود تھے، وہ آدمی لیکر آئے کہ نہیں آئے؟ تو میری درخواست ہو گی کہ جو آدمی موجود نہ ہو، اس کے بارے میں بات کرنا بہتر نہیں ہے، سر۔

قائد حزب اختلاف: شیر اعظم خان۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی، ٹھیک ہے۔

قائد حزب اختلاف: شیر اعظم خان۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب شیر اعظم خان وزیر (وزیر محنت): بات تصحیح طلب ہے، I am making more understandable and make it more convenient to understand.

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔

قائد حزب اختلاف: اچھا جی، تو ایک پولنگ سٹیشن پر اکرام اللہ نے رات کو پورے ووٹ پول کئے، 2163 ووٹ تھے، ٹوٹل ایک ہی امیدوار کو ڈالے۔ اس میں شیر اعظم صاحب کے تھے چار ووٹ، شہباز احمد خیل میں غنی شاکر نے ٹوٹل ووٹ پول کئے 2474، گیارہ ووٹ شیر اعظم خان کے تھے۔ شہباز احمد خیل میں کل 1176 پول کئے، زیرو ووٹ تھے ان کے۔ ابھی ان لوگوں نے، جو اصل بات میں کر رہا ہوں، اس کی طرف ابھی آ رہا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اکرم خان صاحب! اسی طرف آ جائیں، ایجوکیشن کی طرف۔

قائد حزب اختلاف: ایجوکیشن کی طرف، ایجوکیشن کی طرف آ رہا ہوں۔ ابھی اکرام اللہ پریذائڈنگ آفیسر تھا جی ایچ ایس شہباز احمد خیل میں، اس کو کنٹرولر لگا دیا بنوں بورڈ کا، سیکرسی میں بیٹھے گا یہ آدمی، اگر وہ رات کو تھیلا کھولتا ہے تو سیکریسی میں بیٹھ کر اس صوبے کے عوام کے ساتھ کیا کرے گا؟ (تالیاں)

اگر غنی شاکر شہباز احمد خیل میں رات کو تھیلا کھولتا ہے، میں چیف منسٹر صاحب کا مشکور ہوں کہ ان کے نوٹس میں میں نے بات لائی، وہ آج نہیں ہیں، جو اچھی بات ہوتی ہے، ہم ہمیشہ اس کی سپورٹ کرتے ہیں، جب بھی کوئی بات ان کے نوٹس میں لائی ہے، انہوں نے اس پر ہمدردانہ غور کیا ہے، ابھی اسی آدمی کی پروپوزل آئی ہے ای ڈی او ایجوکیشن بنوں کیلئے اور صراف علی جس نے 1176 ووٹ شہباز احمد خیل میں پول کئے، وہ ابھی سیکریسی میں بیٹھا ہے، سیکریٹری بورڈ ہے تو جن تینوں نے پریذائڈنگ آفیسر کی ڈیوٹی ایک گاؤں میں کی ساری رات تھیلے کھول کر، میرے خیال میں جنہیں بات کروں گا تو میں تو برداشت کرنے والا آدمی ہوں، جو کچھ کوئی کہے گا، میں سنوں گا، اگر میری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سید عاقل شاہ (وزیر کھیل وثقافت): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی جی بتائیں، عاقل شاہ صاحب۔

وزیر کھیل وثقافت: دراصل میرے خیال میں اسکا ایجوکیشن کے ساتھ تعلق نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: ایجوکیشن کے ساتھ تعلق ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

وزیر کھیل وثقافت: اور پھر یہ کیسے پتہ چلے گا کہ درانی صاحب جو بات کر رہے ہیں، وہ صحیح بھی ہے کہ نہیں؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: بالکل صحیح بات ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وزیر کھیل وثقافت: اور پھر تیسری بات یہ ہے جی کہ کیس Already subjudice ہے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ، آپ سب بیٹھ جائیں۔۔۔۔۔۔ (شور)

جناب سپیکر: شیر اعظم خان، شیر اعظم خان، آپ۔۔۔ (شور)

جناب سپیکر: شیر اعظم خان کا مائیک آن کریں۔

جناب شیر اعظم خان وزیر (وزیر محنت): اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مختصر، مختصر، مختصر۔

وزیر محنت: زۂ مختصر خبرے کوم۔ درانی صاحب، د حزب اختلاف لیډر قابل قدر او معزز رکن دے، دوئ چه کومے خبرے اوکړے، دا حقیقت دے خو د بورډ آف

انټرمیډیټ اینډ سیکنډری ایجوکیشن په باره کښې زۀ به دا عرض اوکړم چه دا مخکښې د ګورنر سره وو، ګورنر صاحب سره دا محکمے وے، دا هم ټهیک ټهاک چلیدلے، دا Politicize نه وے، چه کله د ګورنر صاحب نه دا محکمے راغلے پراونشل ګورنمنټ ته، اوس وزیر اعلیٰ صاحب چه دے پراونشل چیف منسټر As Chief Executive خپل اختیارات استعمالول شروع کړل، دا Politicize شوے۔ بورډ آف انټر میډیټ اینډ سیکنډری ایجوکیشن سپیکر صاحب، یو داسے اداره ده چه د دے زمونږ د بچیانو مستقبل سره تعلق دے، ډائریکټ زمونږ د بچیانو د مستقبل سره ئے تعلق دے، زمونږ بچیانو ته د سبق هلته نمبرے لګی، هلته امتحانونه کنډکټ کیږی، هلته هر څه کیږی Excuse me, let me explain it, I am concerned man, I am spot man, I am elected Member. I am elected from, no, no I am, and I am Government Provincial Minister…..

(Applause)

جناب سپیکر: اودریږئ دا ستاسو د کیبنټ یو ممبر دے، لږ ئے واورئ خیر دے۔

Minister for Industries and Labour: I bring these on record, to make the record good.

(تالیاں)

حزب اختلاف میں بھی لوگ جھوٹ بول سکتے ہیں، سچ بھی بولتے ہیں۔ حزب اقتدار میں بھی لوگ جھوٹ بولتے ہیں، سچ بھی بولتے ہیں، غلطی پتلا ہے انسان کا لیکن میری عرض یہ ہے کہ انسان۔۔۔۔۔۔

(قہقہے/ تالیاں)

جناب سپیکر: ټهیک کړه خبره۔ (قہقہہ)

وزیر صنعت و محنت: انسان غلطی کا پتلا ہے لیکن میری عرض ہے سپیکر صاحب، آپ Arbitrator ہیں، آپ جج ہیں، آپ نے فیصلہ دینا ہے۔ آپ نے۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

وزیر صنعت و محنت: نہیں، Excuse me, excuse me, Mr. Minister, میں بھی منسٹر ہوں لیکن میں Elected Member ہوں اس علاقے کا، میں حقیقت کو ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں۔ دیکھیں، Awami National Party is known for their principles.

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، آپ کی بات ریکارڈ پر آ گئی۔

وزیر صنعت و محنت: اصولوں کے لحاظ سے وہ ہمارا سینیئر پارٹنر ہے، ہم مانتے ہیں کہ سارے پاکستان میں عوامی نیشنل پارٹی اپنے اصولوں کے لحاظ سے جانی پہچانی جاتی ہے، یہ ایک حقیقت ہے لیکن یہاں جو بے اصولی ہو گئی ہے، وہ میں Correct کرنا چاہتا ہوں۔ ایسی بے اصولی ہم نے تاریخ میں نہیں دیکھی ہے جناب، کہ سیکرسی میں یا کنٹرولر کے دفتر میں--------

جناب سپیکر: بس آپ--------

وزیر صنعت و محنت: ایسے متنازعہ لوگوں کو بٹھایا جائے۔ وہاں-------

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں۔

وزیر صنعت و محنت: جس، ناں، سپیکر صاحب، Excuse me--------

(شور)

جناب سپیکر: سکندر! آپ۔ بس آپ بیٹھ جائیں۔ سکندر حیات صاحب، سکندر حیات خان، آپ اٹھ جائیں، بس ان کی بات ختم ہو گئی۔

(شور)

جناب سپیکر: بس۔ سکندر حیات خان۔ اس کیلئے دوسرا وقت مقرر کریں گے، اس کیلئے دوسرا وقت مقرر کریں گے۔ سکندر حیات خان، سکندر حیات خان۔ میں نے فلور سکندر حیات خان کو دے دیا ہے، بل کی طرف آجائیں۔ سکندر حیات خان۔

(شور)

(اس مرحلہ پر چند وزراء ایک ساتھ اٹھ کر کھڑے ہو گئے)

جناب سپیکر: کیبنٹ کے وزراء صاحبان بیٹھ جائیں۔ سکندر حیات خان! آپ شروع کریں۔

جناب سکندر حیات خان شیر پاؤ: (قہقہہ) جناب سپیکر صاحب، هسے منسټر صاحب له پکار ده چه تاسو موقع ورکړے وے، د هغوی Grievances دی او مونږ د هغوی-------

جناب سپیکر: هغوی ته ما اووئیل چه هغوی له به بله موقع-----

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: بطور اپوزیشن سفارش کوؤ تاسو ته او حکومت ته چه هغوی له موقع ورکړئ چه خپل Grievances او موقف څه وخت کښې بالکل د هاؤس مخامخ کیږدی جی۔

(شور)

جناب سپیکر: سکندر حیات خان ، په خپل کټ موشن باندے راشئ جی۔ پیر صاحب، بلا ورځے پس راغلے ئے ، لږ به کښینے اوس۔

(شور)

سید محمد صابر شاہ: زما حزب اقتدار او حزب اختلاف، دواړو ته گزارش دے جناب سپیکر،---------

(شور)

Mr. Speaker: No, no cross talking, no cross talking بیٹھ جائیں۔ تاسو کښینئ۔ آرڈر، آرڈر، آپ بیٹھ جائیں۔ پرویز خان! کښېنئ، بیٹھ جائیں۔ No cross talking, no cross talking. لاء منسٹر اپنی سیٹ پہ بیٹھ جائیں، لاء منسٹر اپنی سیٹ پہ بیٹھ جائیں۔ پرویز خان! آپ بھی بیٹھ جائیں۔ آپ سب بیٹھ جائیں۔ آرڈر، آرڈر۔ سب بیٹھ جائیں۔ آرڈر ہے، سب بیٹھ جائیں، بیٹھ جائیں، سب بیٹھ جائیں۔ اکرم خان درانی صاحب! اپنی بات کو ختم کریں۔

(شور)

جناب سپیکر: اکرم خان درانی صاحب! اپنی بات ختم کریں۔ اکرم خان صاحب کا مائیک آن کریں۔

قائد حزب اختلاف: ہم ایک دن بیمار ہوتے ہیں تو لوگ کہتے ہیں کہ اپوزیشن ہے نہیں۔ جب اپوزیشن اصلاح کی بات کرتی ہے تو ان میں برداشت کا مادہ نہیں ہے۔ ابھی آپ مجھے بتادیں یا تو اگر یہ بات سننا پسند نہیں کرتے ہیں تو میں ریکویسٹ کروں گا ابھی اپوزیشن سے کہ آئیں ہم باہر بیٹھتے ہیں۔ ہم بات نہیں کرتے یہاں پر اس ہاؤس میں۔ ہمیں بات کرنے کی کیا ضرورت ہے یہاں پر اس ہاؤس میں اگر کسی میں حوصلہ نہیں ہے سننے کی؟ یہاں پر میں بھی دیکھتا ہوں، ہماری گورنمنٹ گزری ہے اور میں دیکھتا ہوں کبھی کہتے ہیں کہ منافقوں کی حکومت تھی، کبھی کہتے ہیں کہ دھوکا دیا ہے۔ یہ ان کا حق ہے جو بھی بات وہ کرتے ہیں۔ اگر مجھ سے غلطی ہوئی ہے تو میں شاید اس پہ میں معافی بھی مانگ لوں۔ میں شیر اعظم صاحب کی

ایک بات کے ساتھ، آج کسی نے ایوان میں ایک بات کو اسی طرح قبول نہیں کیا ہوگا، میں آج اس پورے صوبے کے عوام کے سامنے اور اس ہاؤس میں ایک ہی بات کرنا چاہتا ہوں کہ اگر گورنر سے ہم نے بورڈ لئے ہیں تو یہ میں نے غلطی کی ہے، میں اس کا اقرار کرتا ہوں۔(تالیاں) میں اسکا اقرار کرتا ہوں لیکن میری نیت اس طرح نہیں تھی۔ ابھی مجھے تمام بورڈز میں ایک کنٹرولر کی Appointment کے علاوہ بتا دیں کہ پورے صوبے میں کسی کا Tenure پورا نہ ہوا ہو اور میں نے اسے تبدیل کیا ہو۔

<u>جناب سپیکر:</u> Cross talking نہیں ہونی چاہیئے۔ اپنی موشن کی طرف آ جائیں جی۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> تو ابھی سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔۔۔

<u>محترمہ شازیہ اورنگزیب:</u> جناب سپیکر، زۀ یو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> تاسو کښینئ۔ بی بی، کښینه لږ۔ دا کار ډیر دے، کار ختموؤ۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> میرے خیال میں سپیکر صاحب، ان لوگوں میں برداشت کا مادہ نہیں ہے تو میں اپوزیشن سے گزارش کروں گا کہ ہم واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(شیم، شیم، شیم)

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے ارکان نے واک آوٹ کیا)

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> پیر صابر شاہ صاحب، پیر صابر شاہ صاحب۔

<u>سید محمد صابر شاہ:</u> جناب سپیکر، زۀ۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> دا را غونډ کړئ جی۔

<u>سید محمد صابر شاہ:</u> درانی صاحب واک آوټ اوکړو، دا مسئله چه کومه ده، پهلا خو پکار دا ده چه حکومت بنچز نه د هغوی راوستلو د پاره ځوک لاړ شی۔ دویمه خبره دا ده جناب سپیکر، دا مسئله ډیره اهم ده، زمونږ د بچو مستقبل د بورډ سره وابسته دے، دا امتحانات په دے ځائے کښ۔۔۔

(شور)

<u>سید محمد صابر شاہ:</u> چونکه د درانی صاحب وساطت سره دا خبره دے هاؤس ته راغله او د Collective responsibility په بنیاد باندے ۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ بیٹھ جائیں جی۔آپ بیٹھ جائیں، منسٹر صاحب۔

سید محمد صابر شاہ: د گورنمنټ چه کوم هر---------

جناب سپیکر: دا څوک دے؟

سید محمد صابر شاہ: د کیبنټ ممبر--------

جناب سپیکر: هدایت الله خان! تاسو کښینئ۔ منسټر صاحب یئ؟

(شور)

جناب ہدایت اللہ خان(وزیر تحفظ حیوانات): زهٔ اوځم جی، هلته بهر په هغوی پسے۔

جناب سپیکر: جی۔

سید محمد صابر شاہ: نو دا Collective responsibility چه کوم د کیبنټ وی او یو د کیبنټ ممبر چه کوم دے ، هغه د اپوزیشن لیډر چه کوم حقائق دے هاؤس ته پیش کړل، هغه کیبنټ ممبر هغه Acknowledge کړل نو جناب، دا یوه ډیره سنجیده خبره ده۔ زهٔ دے سلسله کښې به دا ګزارش کوم چه Specifically دے ایشو باندے چه بورډ کښې یو داسے سړے تعینات شوے دے چه کوم متنازعه دے یا مزید په بورډ ونو کښې که داسے واقعات شروع شول نو بیا به بورډ-------

جناب سپیکر: شیر اعظم خان! کښینئ۔ شیر اعظم خان! کښینه۔

سید محمد صابر شاہ: نو بیا جناب، زمونږ دا بورډ ، چه کومه دا اداره ده، دا اداره به زمونږ ختم شی۔ نو زهٔ دا تجویز پیش کوم چه تاسو یوه سپیشل کمیټی دے مسئله د پاره جوړه کړئ چه کوم کښې د اپوزیشن خلق د وی، دا کوم ممبر چه دے ، فاضل منسټر صاحب شیر اعظم صاحب د پکښې وی چه دے کښې تحقیقات اوشی او که دا شے مونږ دغه شانتے پریښودو، په دے باندے دے هاؤس ایکشن وانغستو نو دا زهٔ وایم دا یو ابتداء ده زمونږه د تعلیمی ادارے د مکمل تباهئ۔ دے د پاره زما ګزارش دے چه د یو کمیټئ د تشکیل کیدو تاسو رولنګ ورکړئ او مشاورت سره د د هغے ممبران جوړ شی چه دے کښې تحقیقات او شی۔ دا انتهائی اهم معامله ده جی۔

جناب سپیکر: دا، جی د دوئ مائیک لږ آن کړئ۔ محمود عالم۔

جناب محمود عالم: آج صبح جب میں گھر سے آ رہا تھا تو تقریباً سکول کے کوئی پندرہ سے بیس لڑکے میرے گھر کے سامنے دھرنا لگا کر بیٹھے تھے۔ وہ کہہ رہے تھے کہ کبھی ایک گورنمنٹ آتی ہے، کبھی دوسری گورنمنٹ آتی ہے اور ہر آنے والی گورنمنٹ یہ کہتی ہے کہ ہم غریبوں کیلئے اور غریب طلباء کیلئے آسانیاں پیدا کر رہے ہیں لیکن ان طلباء کا یہ مطالبہ تھا کہ آئے سال کبھی ایک گورنمنٹ آتی ہے، وہ سکول کی وردی کو کبھی سفید کپڑوں میں کر رہی ہے اور کبھی ملیشیا کپڑے ہوتے ہیں تو وہ لڑکے دھرنا لگا کر بیٹھے تھے میرے گھر کے سامنے، کہ آپ اسمبلی میں جا کر یہ مطالبہ پیش کریں کہ ایک جوڑا کپڑا ملیشا، تقریباً آٹھ سو روپے کا سوٹ ملتا ہے، سات سو سے کم بازار میں کوئی سوٹ نہیں ملتا چاہے سفید کپڑے ہوں یا ملیشا، تو کہنے کا مقصد یہ ہے کہ آیا ہماری گورنمنٹ یا سابقہ گورنمنٹ سکول کے ان طلباء کیلئے پیچیدگیاں پیدا کر رہی ہے، مشکلات پیدا کر رہی ہے یا آسانیاں پیدا کر رہی ہے؟ کیونکہ ایک چوکیدار جس کے پانچ، چھ بچے ہوں اور اس کا بچہ جو گورنمنٹ سکول میں پڑھتا ہے اور ہر سال پانچ چھ بچوں کیلئے نئے کپڑے بنوانا اس کیلئے بہت مشکل ہوتا ہے، تو وہ بچے آئے تھے میرے گھر کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔ تو یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ ہم سب کو سنجیدہ ہو کر سوچنا چاہیئے کہ ایک چوکیدار کا بچہ یا ایک مالی کا بچہ جو غریب عوام ہیں، وہ اپنے چھ بچوں کیلئے چھ جوڑے نئے کپڑے بنا سکتے ہیں؟ ان کی اتنی Pay نہیں ہوتی ہے تو وہ کس طرح اپنے بچوں کیلئے کپڑے بنا سکیں گے؟-----------

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی-------

جناب محمود عالم: تو میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ ان کیلئے آسانیاں پیدا کی جائیں تا کہ یہ سکول کے بچے تکلیف میں نہ ہوں اور ان کیلئے آسانیاں پیدا ہوں۔ تو اس کیلئے میں بہت گزارش کروں گا سپیکر صاحب، اس کیلئے بہت---------

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ کٹ موشن پر قاضی صاحب، آپ بولیں، قاضی صاحب۔

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): شکریہ۔ جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ کٹ موشن پہ بات ہونی چاہیئے تھی، بات کسی اور طرف چلی گئی ہے۔ میں شروع کرتا ہوں، کوشش کرتا ہوں۔ جو عبدالاکبر خان نے Objection کی تھی کہ پچھلی بار ایجوکیشن کا جو بجٹ تھا، وہ کم تھا، اس دفعہ زیادہ ہے اور وہ اتنا خرچ بھی نہیں کر سکے تو اس طرح تھا جناب سپیکر، کہ پچھلے سال ہائر ایجوکیشن کا جتنا بھی بجٹ تھا، وہ ڈسٹرکٹس کے پاس تھا، اس سال ہم نے، صوبے نے اس کو واپس حاصل کر لیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ

یہاں پر ایک ایشو اسرار خان، عبدالاکبر خان اور دوسرے معزز اراکین نے اٹھایا ہے کہ جی ہم بات کرنا چاہتے ہیں ایلیمنٹری اور سیکنڈری ایجوکیشن کے حوالے سے اور انہوں نے Camouflage کر کے چھبیس ارب کسی اور مد میں فنانس ڈیپارٹمنٹ نے مانگے ہیں، تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ مسئلہ تو اس وقت تک رہے گا جب تک یہ لوکل گورنمنٹ سسٹم ہے۔ اس میں یہ Devolved ڈیپارٹمنٹس ہیں، ان کے اپنے فورمز ہیں، ڈسٹرکٹ کونسلز ہیں، اگر آپ کو کسی چیز پر اعتراض ہے تو آپ بے شک اس پر سوال لا سکتے ہیں، ہم آپ کو اس کا جواب فراہم کریں گے۔ اس کے علاوہ جناب، میں آپ کو تھوڑی سی تفصیل ادھر بتانا چاہ رہا تھا کہ ایک ارب، نوے کروڑ، اڑتیس لاکھ اور نواسی ہزار کا جو ٹوٹل ایجوکیشن کا بجٹ ہے اور یہ بار بار کہہ رہے تھے جی کہ سردار حسین بابک صاحب یہاں موجود نہیں ہیں تاکہ ان سے ہم یہ سوال کرتے، تو بنیادی طور پر اس میں بجٹ ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کا زیادہ تھا اور وہ اسلئے کہ پہلے وہ Devolved تھا، اب صوبے نے حاصل کر لیا ہے اور اس کے بجٹ کا بہت بڑا Portion direct districts کو جا رہا ہے، اس میں کوئی ایسی چیز پوشیدہ رکھنے کی کوشش ہم نے نہیں کی ہے۔ جو یہ سوالات آپ پوچھنا چاہتے ہیں، ان کیلئے بالکل آپ کے پاس 'Questions Hour' کی سہولت بھی موجود ہے اور اس کے علاوہ یہ موشن بھی لا سکتے ہیں اور اس میں اس کو Discuss کرنا چاہتے ہیں تو ہم کر لیں گے۔ معزز سابقہ چیف منسٹر، اکرم خان درانی نے جو یہاں پر بات کی تھی کہ فلاں آدمی پر یہ تھا اور انہوں نے الیکشن ڈیوٹی میں اپنی کارکردگی بڑے Biased طریقے سے چلایا تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ اس پر ایک Separate motion ضرور لا سکتے ہیں، ہم آپ کی اس Objection کو سننے کیلئے بھی تیار ہیں اور اس پر ہم بات کرنے کیلئے بھی تیار ہیں۔ ہم ابھی آپ سے جو بات کر رہے ہیں کہ کسی نے کسی کو بورڈ میں لگایا ہے تو اس کے خلاف اگر جرم ثابت کر دیتے ہیں آپ یا اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ اس ایک حلقہ میں ایسا ہوا ہے اور ہم نے بھی ضلعی حکومتوں کے خلاف الیکشن لڑا ہے جناب سپیکر، میرے خیال میں یہاں پر بہت سارے لوگ ہوں گے کہ جن کے ساتھ Fair play نہیں ہوا لیکن یہ پاکستانی سیاست کا حصہ ہے اور میں معذرت چاہتا ہوں کہ یہ سچ ہے، اس کے ساتھ یہ سلسلہ ہوتا رہتا ہے۔ میں اپنے تمام معزز دوستوں سے گزارش کرتا ہوں کہ برائے مہربانی اپنی کٹ موشنز واپس لے لیں اور ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو پھلنے پھولنے دیں۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میرے خیال میں منسٹر صاحب ہمارے پوائنٹ کو Follow نہ کر سکے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ چھبیس بلین آپ مانگ رہے ہیں ڈیمانڈ نمبر 42 میں پرائمری ایجوکیشن کی تنخواہوں کیلئے لیکن ہم سے پھر کیوں مانگ رہے ہیں؟ مطلب ہے کہ اگر یہ ہاؤس دیتا ہے تو یہ ہاؤس حق رکھتا ہے کہ اسکو بتایا جائے کہ یہ پیسے کہاں خرچ ہوں گے؟ اب چھبیس بلین کا آپ ایک لائن میں بجٹ ڈیمانڈ کر رہے ہیں تو ہمیں پتہ نہیں کہ یہ پیسے کیسے خرچ ہوں گے؟ پہلے یہ تھا کہ یہ چیزان کتابوں میں Reflect ہو کر اس اسمبلی کے ممبران کے پاس آتی، وہ اسکو دیکھتے، کٹ موشنز میں اس پر بات کر سکتے تھے، اب ہمیں پتہ نہیں کہ آپ کہاں اور کس کس چیز پر خرچ کریں گے؟ آپ کا ایک لائن کا ڈیمانڈ ہے، ڈیٹیل ہے نہیں ہمارے پاس، تو ہم کیسے سمجھیں کہ جی آپ کیسے؟ پیسے ہم سے پھر مت مانگیں، پھر ہاؤس سے یہ ڈیمانڈ چھبیس بلین کی مت کریں کیونکہ اگر آپ کرتے ہیں تو پھر بتانا پڑے گا کہ آپ چھبیس بلین کہاں کہاں خرچ کر رہے ہیں؟ ایک اور جناب والا، دوسری بات یہ ہے کہ ----------

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر! انہوں نے بالکل تسلی سے بات سنی ہے، میں یہ سمجھتا ہوں عبدالاکبر خان----------

جناب عبدالاکبر خان: سر! میں نے ختم نہیں کی ہے----------

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: عبدالاکبر خان کو میں یہ کہنا چاہتا ہوں سر، کہ اگر یہ آپ چاہتے ہیں تو اگلے سال ڈی ایف سی بھی Constitute ہو سکتا ہے۔ آپ چاہتے ہیں تو اس کو آپ واپس صوبے کے پاس لے آئیں، صوبہ ہی سارے---------

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، نہیں سر، میں یہ نہیں کہتا۔ میرا پوائنٹ یہ ہے کہ چھبیس بلین ہمیں دکھاتے کیوں نہیں ہیں کہ کہاں خرچ کرتے ہیں؟ ایک آدمی کی جیب میں جا رہا ہے، کدھر جا رہا ہے؟ ایک۔ دوسری جناب سپیکر، منسٹر صاحب نے کہا کہ پچھلے سال ہائر ایجوکیشن Devolved تھا تو ہمیں کتابوں میں Reflect کیا گیا ہے اس کا، مطلب ہے کہ اسی ہاؤس نے اس کو پاس کیا ہے کہ آپ نے جو Estimate for 2007-08 میں ایک رقم یہاں پر دکھائی ہے، اسکا مطلب یہ ہے کہ یہ رقم اس ہاؤس نے Approve کر دی ہے اور آپ نے Revised estimates جب دکھائے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ وہ وہ ہو گیا ہے، اسلئے ہم سے۔ (تالیاں) اور دوسرا جناب سپیکر، 'Others' کا پتہ

نہیں لگا، 'Others' کا پتہ نہیں لگا کہ 'Others' کیا ہے اور 'Establishment of Primary Schools' کیا ہے؟ اس کے بارے میں منسٹر صاحب نے کوئی جواب نہیں دیا۔

Mr. Speaker: Welcome to all the Members from the treasury benches, thank you very much. Jee Israr Khan Gandapur Sahib.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! یہ مائیک۔ شکریہ، سر۔ سر! جیسا کہ ہم نے پہلے کہا تھا کہ ہم یہ نہیں کہتے کہ اس میں قاضی صاحب کا کوئی قصور ہے، وہ یقیناً On behalf of Higher Education ہم سے مانگ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: رحیم داد خان، پلیز۔

جناب رحیم داد خان[سینئر وزیر(منصوبہ بندی وترقیات)]: زۀ د دوئ ډیره شکریه ادا کوم، مونږه لاړو په جرګه باندے او دوئ زمونږ قدر اوکړو او مونږ سره واپس دے هال ته راغلل او انشاءالله تعالیٰ دا اسمبلی به مونږ په شریکه چلوؤ او هله به چلیږی چه د یو بل مونږ عزت اوکړو۔ احترام به کوؤ، د جذباتو قدر به ساتو او انشاءالله تعالیٰ کوم روایات چه تر اوسه پورے وو، هغه به مونږ مخکښ هم بیایو۔

جناب سپیکر: شکریه، رحیم داد خان۔ بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور[سینئر وزیر(بلدیات)]: جناب سپیکر صاحب، زۀ د درانی سره سره د خپلو ټولو اپوزیشن ورونړو چه هغے کښ سکندر خان دے، لودهی صاحب دے، دا زمونږ خپل ثناءالله خان دے، داسے سردار صاحب دے، د ټولو ډیر شکر ګزار یو او د دے ټول اپوزیشن شکر ګزار یو چه دوئ مهربانی اوکړه، واپس راغلل او مونږ ورته دا تسلی ورکوؤ چه دا هاؤس ستاسو هاؤس دے او څنګه چه تاسو وایئ، انشاءالله هغه شان به مونږ دا هاؤس چلوؤ او مونږ په ورورولئ او مینه ستاسو هغه احترام کوؤ چه کوم تاسو صوبائی وزیر اعلیٰ صاحب د پاره، زمونږ ډپټی سپیکر صاحب د پاره او زمونږ سپیکر صاحب د پاره Unanimous ووټ مونږ ته راکړے دے، مونږ ستاسو شکر ګزار یو او تاسو د خدائے فضل سره پینځه کاله دے حکومت کښ پاتے شوے یئ، مونږ دا اسمبلی همیشه خپل د پښتنو جرګه ګنړو او دے کښ مونږ کوشش به کوؤ چه د یو بل احترام اوکړو او که د چا د طرف نه زیاتے شوے وی نو د هغے به د دواړو طرف نه زۀ معذرت اوکړم او زۀ خواست کومه خپل ممبرانو ته هم او اپوزیشن ممبرانو

ته هم چه کوشش د اوکړی چه دا شے مونږ په ورورولئ، په مينه او په محبت اوچلوؤ او مونږ به کوشش کوؤ انشاءالله چه دا بجټ به مونږه Unanimous انشاءالله پاس کوؤ۔

جناب سپیکر: شکریہ، بشیر بلور صاحب۔ جی اکرم خان صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپيکر صاحب! زمونږ سينيئر منسټران، رحيم داد خان او بشير بلور خان زمونږ هسے هم ډير قدر مند دی او د دے وخت د هغوی سره يو ذمه داری هم ده، مونږ هميشه کوشش کړے دے چه چرته توږ وی، هلته جوړ جوړ کړو او د توږ کوشش مونږ نه دے کړے خو کله حالات چه دے ځائے ته راشی چه د پراونشل اسمبلئ د ممبر هغه عزت په هغه ځائے کښ پاتے نه شی نو بيا سړے سوچ هم کوی چه په کوم ځائے کښ ستا د عزت حيثيت نه وی نو هلته ناسته هم تا ته مشکله ښکاری۔ په دے کښ جی مونږ اوس هم وايو چه مونږ دے ګورنمنټ له مکمل سپورټ ورکړے دے او ورکوؤ، حالات مونږ وينو جی، لا خو ما په لاء اينډ آرډر باندے خپل تقرير نه دے کړے۔ چه دوئ ډيمانډ اوکړی، په هغے باندے زما سره تفصيل دے روزانه د اخبارونو۔ روزانه ماData اغستے ده پوره چه په کوم کوم ځائے کښ څنګه واقعات دی، کوم ځائے کښ حکومت دے ، کوم ځائے کښ نشته، کوم ځائے کښ کمزور دے او کوم ځائے کښ ښه دے ، هغه خو جدا خبره ده خو حالات دا دی چه مونږ چه يو ځائے يو، بيا به د دے مقابله کوؤ۔ زۀ اوس هم د دے اقرار کومه چه په ديکښ د څوک نه راځی چه زمونږ حکومت دے او دا هر څه مونږ خپله سنهبالولے شو۔ يوه پارټی به وی، د هغے به ممبران کم وی خو په عوامو کښ به ئے خلق وی، هغه به تاسو ته سپورټ در کوی، هغه به تاسو سره تعاون کوی، هغه به تاسو سره ښيګړه کوی نو مونږ غواړو چه دا څيز په ښه انداز اوچليږی۔ ما چه کوم څيز مخکښ کړے وو جی، ما چرته په هاؤس کښ، زما خپل يو عادت دے ، زۀ هغه خبره نه کومه چه د هغے زۀ ثبوت نه شم پيش کولے ، زۀ هغه خبره نه کومه چه هغه حقيقت نه وی، د دے د پاره به مونږ دا اوکړو چه زۀ به ريکويسټ اوکړمه چه دا ما کومه خبره کړے ده، د دے د پاره زۀ، رحيم داد خان زما مشر دے ، بشير بلور صاحب زمونږ مشر دے ، د دے وخت ذمه دار دے ، شير اعظم خان به شی ورسره، قاضی

صاحب به شی ورسره، دوئ د پخپله دے کمیټئ کښ کښینی، که په دے کښ یو حرف ما دروغ وئیلے وی، بیا د دوئ خپل ایکس چیف منسټر له سزا خوښه کړی او که چرته ما حرف به حرف حقیقت وئیلے وی او په دے کښ هیڅ نه وی، بیا د فوری طور په دے باندے ایکشن واغستے شی ځکه چه دا داسے یو نقصان دے چه د دے ازاله بیا روستو نه کیږی۔ زهٔ پخپله یو ځل بیا اقرار کومه چه گورنر صاحب سره چه بوږدز وو، د هغے سیاسی Approach ډیر کم وو، هلته کښ به نه تلل دا۔ ما یوه غلطه فیصله کړے ده په دے صوبه کښ، په دے یوه باندے زهٔ پشیمان یمه چه دا بوږډونه ما اغستی دی۔ زهٔ اوس هم دا خپل اقرار کومه او د موجوده گورنمنټ خپل اختیار دے، مونږ تجویز خو ورکولے شو هغوی ته، د دوئ اختیار دے چه دوی ئے څنگه کوی خو زمونږ سرمایه چه ده، هغه زمونږ ماشومان دی۔ زمونږ مستقبل چه دے، د دے ملک سیاستدانان دی، که جرنیلان دی، څوک چه دی، هغه زمونږ د دے پرائمری سټوډنټس نه به راځی او د ملک اختیار به سنبهالوی، څوک به دلته کښ کښینی۔ نو بالکل دوئ زمونږ قدر مند دی، که دوئ دا نه غواړی چه مونږ په بجټ باندے، په کټ موشنز تقریر اوکړو، مونږ خو دوئ نه خفه کوؤ نو مونږ به خپل ځان ته کښینو او که خبره کوؤ نو ډیر په ادب سره ورته وایمه چه په جذباتو باندے به کنټرول کوؤ او یو بل به آورو او که کله ما غلطه کړی وی نو زهٔ به ئے واورمه، کوشش به اوکړم، ځان ته به ئے اولیکم چه بل ځل به غلطه نه کومه۔ ما نه به هم شوی وی، ما ته به ئے څوک وائی او که چرته د بل طرف نه وی نو چه مونږ ورته اووایو نو بیا به تاسو په دے باندے سوچ اوکړئ چه مونږ د څه د پاره وایو؟ مونږ خو داسے خبرے چرته په پریس باندے په دے څلور میاشتو کښ نه دی راوستی چه هغه د چا د ذات سره تعلق لری، هغه چرته د چا Insult وی پکښ بلکه کوشش کوؤ، نو زهٔ شکریه ادا کوم د دوئ او زهٔ دا امید لرم چه دا ما د څو کسانو نامے واغستے، دوئ به فوری طور په دے رپورټ رااوغواړی۔ زهٔ به خپل ثبوت ورکړمه، ما د ځان سره راوړی دی، د پولنگ سټیشنو رزلټ هم، د دوئ ډیوټی هم چه لگیدلے ده او دا به هم هلته په قرآن باندے ثبوت دوئ ته ورکړو چه دا ووټونه ئے د شپے اچولی دی، (تالیاں)

د ورځے نه دی اچولی۔ چه څومره کسان غواړی نو هغوی به حلف ورکړی۔ ډیره مهربانی۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: په چیمبر کښ به کښینو او دا ایشو، دا مسئله به بیا هلته کښ Resolve کړو۔ اوس دے کټ موشن ته راځو چه څوک Movers دی، بی بی، ستاسو خود چهټئ درخواست راغلے وو نو اوس دوئ له تاسو دے هاؤس چهټی ورکړے ده، دا چهټی ورله بیا کینسلوئ چه هغه څه خبره اوکړی؟

آوازیں: ہاں۔

جناب سپیکر: پیر صاحب! اودریږه، دا بی بی څه وئیل غواړی۔

محترمہ شازیہ اورنگزیب: که مائیک آن شی نو زهٔ به لږ Clarification اوکړمه۔ Actually پرون واشنګټن ډی سی ته زما فلائټ وو، زهٔ American State Guest وومه خو چونکه د میاں صاحب په نااهلئ باندے ما احتجاج اوکړو او د امریکن چه کوم Invitation وو، هغه ما Refuse کړو۔ زهٔ Seven States ته د هغوی Guest وومه، ما هغه Refuse کړو۔ (تالیاں) دویمه زهٔ دا خبره کول غواړمه جی چه اکرم درانی صاحب خو د بالکل ګله نه کوی، زهٔ وایمه چه دوئ ته پکار دی چه ډیر خوشحاله وی۔ چه دا کتاب ما اوکتو، پته نشته چا په دومره Detail کښ وئیلے دے او که نه، خو I went into the canny detail of the Budget documents. دا بجټ جی د اکرم درانی د ډیلوپمنټ پروګرام دے، دا پکار ده چه داسے ئے لیکلے وے۔ دا خو جی ستاسو هغهThrow forward liabilities نه ډک کتاب دے او چه دا ما کتو نو زهٔ وایمه چه په دے باندے چا بحث ولے نه دے کړے؟ ځکه چه دا 2008-09 کتاب نه دے، دا د 2008-11، Liabilities دی جناب۔

جناب سپیکر: جی ہاں۔

محترمہ شازیہ اورنگ زیب: جی که تاسو لږه موقع راکړئ ځکه چه ما ته کمه موقع ملاویږی۔

جناب سپیکر: بنه جی۔

محترمہ شازیہ اورنگ زیب: ما ته په سرک زیاته موقع ملاویږی د خپل احتجاج او زما خیال دے په پارلیمنټ کښ او په اسمبلئ کښ ما ته کم ټائم ملاویږی۔

جناب سپیکر: ٹھیک شوه جی، بی بی۔

محترمہ شازیہ اورنگ زیب: زهٔ درانی صاحب ته دا تسلی ورکوم چه پلیز بالکل تسلی ساتئ، تاسو خو پکار ده چه د پیپلز پارټئ او د اے این پی ډیر سپورټ کوئ۔ ستاسو ټول د Liabilities نه دا کتاب ډک پروت دے او پکار ده چه څنګه مونږ سپورټ کوؤ، چه تاسو هم دا خپل سپورټ جاری ساتئ۔

جناب سپیکر: ٹھیک شوه بی بی، .Thank you very much دا کوم Movers چه دی د کټ موش، تاسو څه کوئ، Withdraw کوئ؟ څه ریکویسټ ئے کړے دے قاضی صاحب؟-----

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر!-----

جناب سپیکر: اودریږئ، د سکندرخان نه پس، دوئ خبره ختموی۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: اسرار خان هم ډیرے ښے خبرے اوکړے، عبدالاکبر خان هم ښے خبرے اوکړے او هغوی ښه پوائنټس اوچت کړی دی خو جناب سپیکر، ما Quality of education باندے خبره کول غوښتل ځکه چه که مونږ زیات تر اوګورو نو زمونږ Literacy rate هم کم دے خو چه هغه کوم پاس شوی دی، که میټرک وی، که ایف ایس سی وی، که بی اے وی، چه هغوی له مونږ لاړ شو او ورته اووایو چه یره یو درخواست اولیکه نو هغه درخواست هم پوره سم نه شی لیکلے خو نن زما هغه ګله ختمه شوه ځکه چه زهٔ په دے کتاب کښ ګورمه جی په Page 484 باندے د ایجوکیشن دا ډیمانډ دے، په دے کښ جی د 'Provincial Program lump sum' د 'پروګرام' Spelling هم غلط پکښ لیکلے شوے دے نو کم از کم چه د ایجوکیشن ډیمانډ وی او په هغے کښ Spelling غلط اولیکلے شی نو مونږ به بیا څه توقع کوؤ چه زمونږ د ایجوکیشن به څه حال وی جی؟

جناب سپیکر: قاضی صاحب! نوٹ کریں یہ غلطی۔ زمین خان، زمین خان، پلیز مختصر۔

جناب محمد زمین خان: زۂ یوه خبره کول غواړمه سر۔ یوه جی اهم خبره دا ده چه پرون نه هغه بله ورځ ما په "مشرق" اخبار کښې هغه کتلے وه اګر چه، May beچه داسے نه وی خو ما وئیل چه صرف د منسټر صاحب په نوټس کښې ئے راولمه۔ په اخبار کښې دا راغلی وو چه یره د بورډ د انتظامیے نه کوم چه په امتحانونو کښې ډیوټیانے هغوی لګوی نو هغه ترے اخلی او ډائریکټریټ ئے ترے اخلی نو ما وئیل چه دا څیز خو لا شوے نه دے خو که داسے وی نو چه د منسټر صاحب په نوټس کښې وی۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: گنڈاپور صاحب۔

جناب محمد زمین خان: او دویمه خبره جی، یوه اهم خبره ده، سلیبس باره کښې ده، سر۔ اکثر که ستاسو خیال وی دا پرائیویټ پبلک سکولونه چه کوم دی، په یو پبلک سکول کښې یو شان سلیبس وئیلے کیږی، په بل سکول کښې بل شان سلیبس وی، زمونږ خصوصی طور هغه خلق چه کوم سرکاری نوکران دی نو د هغوی که د یو ځائے نه بل ځائے ته بدلی اوشی او بچی ورسره د یو ځائے نه بل ځائے ته ځی نو په یو سکول کښې د هغوی یو شان سلیبس وی او په بل ځائے کښې بل سلیبس وی، نو هغوی ته یو احساس وی جی۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ټهیک شوه۔ قاضی صاحب، دا سلیبس هم نوټ کړئ۔ جی ګنډا پور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: بنه سر۔ سر! اس میں اگر ہم بجٹ کے متعلق دیکھیں تو یہ جتنی بھی ہم باتیں کریں، ہمارے اپوزیشن لیڈر صاحب نے کہا لیکن سر، وہ اس پوزیشن میں ہی نہیں ہیں کہ ہمیں جواب دے سکیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ہمارے فنانس منسٹر صاحب کو ہونا چاہیئے تھا کیونکہ یہ Budget documentانہوں نےPresent کیا ہے۔ ابھی ایجوکیشن کے بجٹ سے اس کوDefense budget بنا کرOne liner کر کے، ابھی سر، اگر ہم اس پہ تنقید کریں بھی، یہ کسCapacity میں ہیں کہ ہمیں جواب دیں؟ نہ ان کے پاس محکمہ ہے، نہ اس کی اصلاح کے متعلق یہ کچھ کر سکتے ہیں۔ حاجی صاحب جب ڈیمانڈ نمبر 42 پہ آئیں گے تو وہ بھی لوکل گورنمنٹ کی منسٹری کے ڈی سی او کو کہیں گے، تو ایجوکیشن کا جو محکمہ ہے سر، اس کے متعلق جو ہمارے خدشات ہیں اور جو ہم نے واضح کئے ہیں یا فگرز کے حوالے سے کئے

ہیں، یہ سر، اس پوزیشن میں ہی نہیں ہیں۔ فنانس منسٹر صاحب سے میری ریکویسٹ ہو گی یا قاضی صاحب سے، یہ کس طریقے سے وہ One liner defense budget بنا کر اس کو Present کر رہے ہیں اور ہم اس کو پاس کریں گے؟ سر، مہربانی۔

<u>جناب سپیکر:</u> اودریږه، اکرم خان پرے څه اووائی نو۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> فنڈز کا کہہ دیں اسلئے کہ منسٹر صاحب صحیح جواب نہیں دے رہے ہیں۔ جناب سپیکر، وہ Clear نہیں کر رہے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> میں سمجھتا ہوں۔ اکرم خان صاحب! اوس موږ تهیک دے، اوس خو خبرے کولے شئ؟ نه، تاسو نه جی۔ میانخیل صاحب، میانخیل صاحب۔

<u>الحاج ثناء اللہ خان میانخیل:</u> جناب سپیکر، میں مشکور ہوں کہ آپ نے میری Numbering ترتیب میں تھوڑی سی ردوبدل کی میری کھانسی کی تکلیف کی وجہ سے۔

<u>جناب سپیکر:</u> د ثناءالله خان مائیک آن کړئ۔

<u>الحاج ثناء اللہ خان میانخیل:</u> یہ پوائنٹ بھی اٹھایا ہے کہ یہاں پر تمام ممبران بہت ہی اہم ترین، اچھا اور میں اس کو بھیانک بھی کہوں گا، ایشو ہے اور اس کو میں سمجھتا ہوں کہ آپ کے Special permission ا ور میرے خیال میں جوابات کیلئے یہاں پر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اور ایجوکیشن سیکرٹری اور ہمارے حکومت کے دو سینیئر منسٹر صاحبان جو کہ ذمہ دار حضرات ہیں، بیٹھے ہوئے ہیں۔ ویسے بھی یہ اسمبلی Consensus ہے اور اس میں کٹ موشنز جناب کے سامنے Withdraw ہو رہے ہیں، صرف دو باتوں کی نشاندہی کرنے کیلئے حکومت کے گوش گزار کرنا آپکی وساطت سے میں ضروری سمجھتا ہوں اور میرے خیال میں یہ انتہائی مسئلہ ہے اور اس کیلئے آپ کی خصوصی اجازت سے کہ شاید یہ Irrelevant ہوں اور اس میں ہوا یہ کہ کل سے ہم نے کیا ہے لیکن بہت سے اصل جو ہے، پرائمری اور سیکنڈری ایجوکیشن کی اس میں کچھ تجاویز اور خامیوں کی نشاندہی اس فورم پہ، یقیناً جناب جب اس کو سنیں گے، تو انشاء اللہ آپ کہیں گے کہ یقیناً اس کو اس فورم پر آنا چاہیئے تھا۔ جناب سپیکر! پرائمری اور سیکنڈری کی جو پچھلے ادوار میں، پھر میں وہی کہونگا جو پچھلے دور میں زیاتیاں ہوتی رہی ہیں، ہر دور میں لیکن اس دفعہ ایسے بنیادی اور اہم محکمے میں جس کو ہم بنیادی سمجھتے ہیں اس معاشرے کیلئے، کہ پرائمری ایجوکیشن کو ہم Expend کریں، اس کے Expansion میں ہم نے جو بھیانک کردار ادا کیا ہے، اس کیلئے توبہ اور استغفار کرنے کی بجائے

ہمیں کچھ نہیں ملے گا۔ جناب والا، میں اپنے ضلع کی بات کرونگا کہ جب الیکشن اناؤنس ہوئے تو یہی واحد وہ محکمہ ہے جو فوج کے بعد اس کو Funding کی جاتی ہے۔ معاشرے کی یہ ہماری بنیادی ضرورت ہے اور ہم معاشرے کو Educate کرنا چاہتے ہیں لیکن Election purpose کیلئے اسی محکمے کو استعمال کرتے ہوئے وہاں پر جو Appointments کا سلسلہ شروع ہوا، آج بھی وہاں پر ان گناہوں کا مظہر موجود ہے اور جناب والا، آرڈرز ٹائپ کر کے، دستخط کر کے لوگوں کے گھروں تک پہنچائے گئے اور جناب والا، اس کی کوئی Documentary proof آفس میں موجود نہیں ہے۔ وہاں پر انکوائریاں ہوئیں، کیئر ٹیکر منسٹر صاحب گئے، یہاں پر ڈیپارٹمنٹ کی انکوائریاں ہوئیں لیکن آج تک اس پر عمل نہیں ہو رہا ہے کہ وہ کہاں گئی ہیں؟ اور اگر دیکھا جائے تو میرے خیال میں شاید جن لوگوں کی وجہ سے یہ بھیانک کرتوت ہوئے ہیں، شاید قانون میں گنجائش نہیں ہوگی کہ ان کو لوگوں کے سامنے دار پر چڑھایا جائے لیکن کم از کم میں سمجھتا ہوں اور توقع کرتے ہیں کہ کم از کم اب ہمارا وقت ہے کہ ان کو ہم درست کریں۔ میں دعویٰ سے کہتا ہوں سر، کہ وہاں پر جعلی ڈگری ہولڈرز جن کے پاس کوئی ڈگریاں نہیں ہیں، Above fifty years اور جناب والا، جس قسم کے وہاں پر پلک (جھپکنے) میں ہوئی ہیں، آپ جائیں سر، تو پورے کا پورا ڈی آئی خان امڈ آئے گا۔ شاید مخدوم صاحب ان Beneficiaries میں ضرور ہیں۔ (قہقہے) ان Beneficiaries میں ہیں جس کی وجہ سے انہوں نے Withdraw کیا ہے--------

<u>مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ:</u> جناب سپیکر!------

(شور / تالیاں)

<u>الحاج ثناء اللہ خان میانخیل:</u> میں نے صرف، Precedent کیلئے اگر کوئی کام کیا گیا ہو تو میں اس کو ضرور منظر عام پر لاؤں گا بطور گواہ، کہ کیا ہوا ہے؟ جناب والا، سینکڑوں کی تعداد میں نہیں، ہزاروں کی تعداد میں چھپے ہوئے آرڈرز جن پہ نام لکھا جاتا تھا، جن پر صرف نام لکھا جاتا تھا، کوئی پتہ نہیں ہے کہ کونسی ڈگری ہے اور کس طرح وہ بھرتی ہوئے ہیں؟ پوسٹیں پندرہ دن یا مہینے کے بعد Sanction ہوتی ہیں اور آرڈرز کی Date، کیونکہ ایک جنرل پوسٹوں کیلئے انٹرویو ہوا تھا، وہی ایک کارڈ، ایک ہی آرڈر جو ہے، پوری کی پوری کہانی اس میں شامل ہے۔ اس میں سر، ای ڈی او جو اس وقت ایگزیکٹیو تھا، جب اسکو وہاں پر بلا کر کہا گیا، اس نے جا کر نوٹس بورڈ لگا دیا کہ یہ جتنے لوگ ہیں، ان کی حاضری ہوئی ہے، میں ان کی تنخواہوں کا ذمہ دار نہیں ہوں۔ جناب والا، اس کے بعد میڈیکل سرٹیفکیٹ اور Proofs ایسے موجود ہیں کہ اس میں Appointments date, sanction of posts, record of those appointments

جو کہ دفتر میں ہونا چاہیئے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے جو Officials ہیں، وہ انکوائری کیلئے گئے ہیں، وہ ریکارڈ آج تک، وہ انکوائری کیوں دبی ہوئی ہے، اس کا ریکارڈ سامنے کیوں نہیں آیا؟ میں آپ کی وساطت سے یہ چاہونگا کہ اس ریکارڈ کو منظر عام پر لایا جائے اور اسمبلی میں اس انکوائری ریکارڈ کو یہاں پر نمائندوں کے سامنے اوپن کیا جائے تاکہ سمجھ آجائے کہ یہاں پر کیا ہوتا رہا ہے؟ جناب سپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Thank you.

الحاج ثناء اللہ خان میانخیل: جناب سپیکر، میں آج وقت چاہونگا، میں آج وقت چاہونگا اور سمجھوں گا کہ یہ ہمارا جو Basic اور بنیادی مسئلہ ہے، اس میں کچھ تجاویز بھی دونگا ساتھ۔ ایک تو یہ میں نہیں چاہتا کہ کسی کو بے روزگار کیا جائے، ہم لوگوں کو روزگار دینا چاہتے ہیں لیکن کم از کم ایسے سیکٹروں میں ان لوگوں کو آنا چاہئے جو ہمارے بچوں کو، تعلیم کے جو مقاصد ہیں، اس کا حصول ہم کر سکیں۔ ایک دفعہ ہم اسمبلی میں تھے، آمان اللہ خان کنڈی صاحب ہمارے ساتھ تھے تو میں اس وقت DDAC کا چیئرمین تھا تو میں نے ممبران کو اکٹھا کیا، میں نے کہا یار اس کو جو ہے ناپلیز جانے دیں، میرٹ پہ اس کو کر لیتے ہیں تو انہوں نے مجھے کہا کہ چھوڑو یار، آپ اتنے بزرگ بنتے ہیں، یہ سیفلی اور بد دلی کہاں جائیں گے؟ یہ سیفلی اور بد دلی ہم کب بھرتی کریں گے؟ ایک طرف ہم پورے کا پورا بجٹ اپنے پیٹ کو کاٹ کر اپنے بچوں کے Future کو روشن کرنے کیلئے یہ کر رہے ہیں اور دوسری طرف ہم جس طرح سے ان فنڈز کا ضیاع کر رہے ہیں، میں اپیل کرونگا کہ ڈی آئی خان میں دوبارہ جو لوگ Appoint ہوئے ہیں، میں ان کو نکالنے کی بات نہیں کرتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: د دوئ څه نوم دے ؟

الحاج ثناء اللہ خان میانخیل: ان کا دوبارہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ثناء اللہ خان صاحب۔

الحاج ثناء اللہ خان میانخیل: انٹرویو کیا جائے اور جو میرٹ پہ لوگ آئے ہیں اور جو غلط بھرتی ہوئے ہیں، ان کیلئے فوری ایکشن لیا جائے۔

جناب سپیکر: Conclude کریں جی، Conclude کریں۔ قلندر خان لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔۔

جناب سپیکر: میں کر رہا ہوں، کر رہا ہوں، تھوڑا سا ان کو بولنے دیں، تھوڑا سا ان کی تجویز لینے دیں، پھر Defer کر لیں گے۔ جس طرح آپ کہیں گے، ہاؤس جس طرح کہے گا، وہ کرونگا۔۔۔۔۔۔۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: قلندر خان لودھی صاحب کو پہلے بولنے دیں، پھر اس کے بعد کریں گے۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر-------------

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جس طرح آپ، ہاؤس چاہے گا، اس طرح کریں گے۔

حاجی قلندر خان لودھی: شکریہ۔ میں تو سوچ رہا تھا کہ ہو سکتا ہے میری کٹ موشن بھی بلڈوز ہو جائے چونکہ میں نے دو تین دفعہ آپ سے پوائنٹ آف آرڈر پر کوئی بات کرنے کی اجازت مانگی لیکن آپ نے مجھے Ignore کیا۔ میں تو فقیر طبع آدمی ہوں، برداشت کرتا ہوں، حد تک برداشت کرتا ہوں لیکن وہ معاملات آج آپ کے سامنے آ گئے ہیں کہ آپ کی اپنی گورنمنٹ، آپ کے اپنے منسٹرز ایک دوسرے کو بٹھا رہے ہیں اور بیٹھ نہیں رہے ہیں۔ آپ کسی کو پوائنٹ آف آرڈر کی اجازت دے رہے ہیں یا نہیں دے رہے ہیں، وہ بول رہے ہیں۔ یہ ایسے ہو جاتا ہے جب ناانصافی شروع ہو جائے۔ ہم نے اس گورنمنٹ کا ساتھ اسلئے دیا ہے کہ ہمارا صوبہ اس کا متحمل نہیں ہے، ہم چاہتے ہیں کہ صوبے میں کوئی بہتری لائیں، ہم نے اسلئے کیا ہے۔ اسلئے نہیں ہے کہ ہمیں کوئی تکلیف ہو گئی ہے کہ اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے ہیں یا دو کلومیٹر یا دو سکولوں کیلئے ہم یہاں بیٹھیں گے اور آپ کی منتیں کریں گے کہ آپ ہمیں دلائیں گے یا دے گی گورنمنٹ، ایسی بات قطعاً نہیں ہے، جناب سپیکر صاحب۔ (تالیاں) اور گورنمنٹ کو بھی میں بتاتا ہوں کہ ہم عزت دار لوگ ہیں صاحب، ہمیں لوگ دیکھتے ہیں اور یہاں ہم جو بات کریں گے، وہ بڑی ذمہ داری سے کریں گے لیکن یہ بھی نہیں دیکھیں گے، برداشت کریں گے یہ جو آپ نے کٹ موشن پہ اتنا ٹائم لگایا اور آپ یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اسلئے پانچ سال ہم نے گزارے ہیں، اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے ہیں، بشیر بلور صاحب اور عبدالاکبر خان، ہم نے کیا کیا کام نہیں کئے؟ دس کٹ موشنز پر صرف بحث کی تھی، باقی ہم Withdraw کر گئے تھے۔ (تالیاں) آپ نے ہمیں کب کہا ہے کہ آپ کیا کرتے ہیں؟ ہمارے ساتھ، اپوزیشن لیڈروں کو آپ نے نہیں بلایا، کوئی بات تک آپ نے نہیں کی۔ اگر یہ ہوتا تو آپ کو بھی اتنی Exercises نہ کرنی پڑتی اور اتنا یہ نہ کرنا پڑتا۔ پچھلے پانچ سال میں ایسا ہوتا رہا ہے۔ یہ بعض چیزیں اتفاق رائے سے ہو جاتی ہیں لیکن چلیں جو آپ چاہتے ہیں، وہ اسی طرح سے ہو جائے گا۔ جناب سپیکر! میں یہاں یہ بتانا چاہتا ہوں، پرائمری ایجوکیشن کی میں بات کرونگا، اس کیلئے آٹھ

کروڑ، اٹھارہ لاکھ اور چوہتر ہزار روپے مانگے گئے جبکہ اس پر خرچ ایک کروڑ، تین لاکھ، تیرہ ہزار روپے ہوئے ہیں، تو اس طرح اس میں جو سات کروڑ، پندرہ لاکھ، اکسٹھ ہزار کی بچت آ گئی، یہ پیسے ضائع ہوئے، یہ پیسے Lapse ہوئے۔ یہ محکمے کی غلط پلاننگ کی وجہ سے، ناقص کارکردگی کی وجہ سے Utilize نہ ہو سکے اور اس سے آگے آپ دیکھیں صفحہ 461 پر کہ بجٹ 2008-09 میں آپ نے فگرز ہی نہیں دیئے۔ آپ خود دیکھ لیں، خود بک نکالیں، اس میں فگرز نہیں ہیں، تو آپ ہم سے منظوری کس چیز کی مانگ رہے ہیں؟ جب آپ نے Amount نہیں دیا، آپ نے یہاں Allocation ہم سے نہیں مانگی، کچھ چیز ہی نہیں لکھی وہاں پر، تو آج ہم سے کیا مانگ رہے ہیں؟ یہ صفحہ 461 پر ہے-------

<u>ایک آواز</u>: یہ آپ کونسی کتاب دیکھ رہے ہیں؟

<u>جناب سپیکر</u>: (قہقہہ) قلندر لودھی صاحب، قلندر لودھی، اس کو-------

<u>حاجی قلندر خان لودھی</u>: سی پر، سی پر دیکھیں، سی پر۔ ڈی پر دیکھیں، ڈی پر، ڈی میں دیکھیں، یہ صفحہ پڑھیئے، یہ کتاب ہے، اس میں فگرز نہیں ہیں جی، تو اس سلسلے میں میں یہ عرض کرتا ہوں جی کہ ہم آپ کو ہر طرح Co-operate کر رہے ہیں، ہر طرح سے کر رہے ہیں لیکن کیا ہو گا اس Co-operation سے کہ ایسی غلطیاں جب کوئی دیکھے ہی نہ، تو یہ اس میں کیسے کریں گے جی آپ؟

<u>جناب سپیکر</u>: قلندری لودھی صاحب۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی</u>: یہ صفحہ 461 پر دیکھیں، اس میں Amount نہیں لکھی ہوئی ہے تو آپ ہم سے کیا مانگ رہے ہیں، ہم کیا پاس کریں؟ آپ نے کہا کہ دیکھ لیں-------

<u>جناب سپیکر</u>: تو ایک بات-------

<u>حاجی قلندر خان لودھی</u>: 2008-09 کیلئے آپ نے کوئی ڈیمانڈ کی ہی نہیں ہے تو ہم سے منظوری کس چیز کی آپ مانگ رہے ہیں؟

<u>جناب سپیکر</u>: قلندری لودھی صاحب! آپ ایسا کریں کہ کل تک آپ خوب تیاری کر لیں اور چونکہ پرائمری ایجوکیشن کے منسٹر صاحب بھی نہیں ہیں-------

<u>حاجی قلندر خان لودھی</u>: جی، جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: قاضی اسد صاحب! آپ بھی کل صحیح تیار ہو کر آئیں۔

<u>جناب قلندر خان لودھی</u>: ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: اس کو کل کیلئے Defer کرتے ہیں۔ (تالیاں) The House is adjourned for tea break. Thank you.

(ایوان کی کارروائی چائے کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ Demand No. 13, the Honorable Minister for Health NWFP, …………

جناب قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): سر، اگر آپ مجھے ایک منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر: جی قاضی صاحب، دس منٹ لے لیں۔ (تالیاں)

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر! آپ نے اپنے ایک جملے کے ساتھ یہ کہہ کر میرے لئے تو بہت بڑا مذاق بنا دیا کہ آپ تیاری کر کے آئیں، میں سمجھتا ہوں کہ میں نے تیاری کی تھی۔ یہاں پر جو بات کر رہے تھے عبد الاکبر خان صاحب، وہ پوچھنا چاہ رہے تھے جی کہ چھبیس ارب روپے جو ادھر جا رہے ہیں، اسکی یہاں پر تفصیل فراہم کی جائے، جھگڑا اس بات پہ بنا تھا۔ اکرم درانی صاحب کہہ رہے تھے کہ میں نے زندگی میں غلطی اگر کوئی کی ہے تو یہ کی ہے کہ میں نے بورڈز گورنرز سے اٹھا کر اپنے پاس کر لیے۔ یہ پوچھ رہے تھے جی کہ 'Others' میں جو یہاں فنڈ ہے، اسکی تفصیل فراہم کر دیں اور بابک صاحب جو تھے، وہ اگر یہاں پہ موجود نہیں ہیں، ان سب کو آکر یہاں پہ جواب دینا چاہیئے۔ جناب سپیکر، میں یہ آپ سے اجازت لینا چاہتا ہوں کہ بابک صاحب کے محکمے ایلیمنٹری اور سیکنڈری ایجوکیشن کا بجٹ Devolve ہو گیا ہے وہ Phase devolution کا جو پلان تھا، اسکے تحت اور جو ڈیٹیل عبد الاکبر خان آج یہاں مانگ رہے ہیں، پچھلے سال بھی وہ نہیں تھی، پچھلے سال بھی اس بجٹ کا حصہ نہیں تھی، ریکارڈ گواہ ہے-----

جناب عبد الاکبر خان: اس پہ تو جناب سپیکر، آپ کی رولنگ ایک دفعہ آ چکی ہے، میرے خیال میں یہ جو Already--------

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر، میں آپ کو اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ اس میں ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اور ایلیمنٹری ایجوکیشن کے سلسلے میں تھوڑی سی Amendment آپ ضرور کر سکتے ہیں لیکن تیاری کے حوالے سے کمی نہیں تھی۔ اگر آپ اس پر Over Detail میں بحث کرنا چاہتے تھے، مجھے اعتراض نہیں ہے لیکن اگر اس میں آپ مہربانی کریں------

جناب سپیکر: I understand that اس کو کل تک ویسے بھی Defer کر دیا ہے۔ جی منسٹر لاء صاحب، جلدی جلدی بتا دیں کہ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟ منسٹر لاء، پلیز جلدی بتائیں۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون و پارلیمانی امور): اس میں سر، یہ مہربانی کریں کہ آپ ہاؤس سے اس پہ ووٹنگ کروائیں، یہ آپ Defer نہ کریں۔ یہ تو آپ نے نہ ان کو سنا، ابھی لیٹ موقع دیا۔ کچھ یہی تھا اس وقت جن کو۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر لاء صاحب، ایک دفعہ رولنگ آ جائے تو اس پہ بات پھر نہیں ہو سکتی۔ آپ بیٹھ جائیں جی۔۔۔۔۔۔۔

وزیر قانون: سر، یہ۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Demand No. 13. The Honourable Minister for Health, NWFP, to please move his Demand No. 13. Honourable Minister for Health please.

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): شکریہ، جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ "صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ 3 بلین 534 ملین 476 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کی ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2009 کو ختم ہونے والے سال کے دوران صحت عامہ کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے"۔ شکریہ جی۔

Mr. Speaker: Motion moved that a sum not exceeding rupees 3 billion, 534 million, 476 thousand only, be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2009, in respect of Health. Cut motions, Mr. Abdul Akbar Khan please.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں دو ارب روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees two billion only. پھر کیا رہ جائیگا؟ مسز نرگس ثمین۔

محترمہ نرگس ثمین: جناب سپیکر، میں ایک لاکھ کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees one lac only. Syed Muhammad Sabir Shah.

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر، میں ساٹھ ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees 60 thousand only. Al-Haaj Sanaullah Khan Miankhel Sahib.

الحاج ثناء اللہ خان میانخیل: جناب سپیکر، میں اس ڈیمانڈ میں جو کہ صحت سے متعلق ہے، تیس ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees thirty thousand only. Hafiz Akhtar Ali Sahib. Not present, it lapses. Israrullah Khan Gandapur Sahib.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میں دس ہزار روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees ten thousand only. Malik Qasim Khan Khattak Sahib. Not present, it lapses. Muhammad Ali Khan. Not present, it lapses. Mr. Javed Abbasi Sahib.

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، میں پانچ ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees five thousand only. Mr. Akram Khan Durrani Sahib. Not present, it lapses. Mrs. Saeeda Batool Nasir, MPA.

Mrs. Saeeda Batool Nasir: I beg to move cut motion of rupees five hundred.

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees five hundred only. Syed Murid Kazim Shah Sahib.

مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ: پانچ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees five only.Mr. Ziad Akram Durrani Sahib. Not present, it lapses. Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpao. Not present, it lapses. Mr Munawar Khan, please.

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میں تو بائیس روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees twenty two only. Malik Hayat Khan.

ملک حیات خان: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہم نے سنا نہیں۔

جناب ملک حیات خان: میں بیس روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees twenty only. Haji Qalandar Khan Lodhi Sahib.

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، میں دس روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees ten only. Mr. Iqbal Din Sahib.

ڈاکٹر اقبال دین: د لسو روپو د کمولو تحریک پیش کوم۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees ten only. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

لیکن ایک گزارش ہے کہ ڈیمانڈز کافی رہتے ہیں اسلئے کوشش کریں کہ کچھ کام نمٹالیں پیشتر اسکے کہ کل مجھے سب At a time بلڈوز کرنے پڑے تو وہ زیادتی ہوگی۔ کوشش کریں کہ کم سے کم ٹائم لے لیں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، یہ بھی ایک اہم سیکٹر ہے، سوشل سیکٹر ہے اور میں اس چیز پہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو مبارکباد بھی دیتا ہوں باقی ڈیپارٹمنٹس کے مقابلے میں، جس طرح اور ڈیپارٹمنٹس کے بارے میں ہم نے کہا اور جو کتابوں میں Reflect ہوا کہ ان کو جو گرانٹس ملی تھیں، وہ خرچ نہ کر سکے لیکن آئندہ سال کیلئے اس سے زیادہ دوبارہ لیے۔ یہ واحد ڈیپارٹمنٹ ہے کہ جس کو پچھلے سال چوالیس کروڑ روپے ملے ہیں ایڈمنسٹریشن کیلئے جناب سپیکر اور انہوں نے Measures لیکر اسکو چونتیس کروڑ تک لے آئے، دس کروڑ کا خرچہ کم کر دیا جبکہ باقی ڈیپارٹمنٹس نے چوالیس کروڑ کی بجائے چون کروڑ مانگے تھے۔ یہ واحد ڈیپارٹمنٹ ہے جس نے پچھلے سال سے کم مانگا ہے کہ جو انہوں نے Actual expenditure کی ہے چونتیس کروڑ کی، اس کی بجائے یہ اکتیس کروڑ مانگ رہے ہیں۔ جناب سپیکر، اس کا مطلب ہے کہ انکے Administrative and financial matters صحیح طریقے سے جا رہے ہیں، اسلئے ان کا خرچہ کم ہوتا جا رہا ہے، تو میں اس پر منسٹر صاحب کو اور ان کے ڈیپارٹمنٹ کو مبارکباد دیتا ہوں لیکن کچھ چیزیں ایسی ہیں۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Appreciate ہونی چاہیئے، اگر ایسی بات ہے تو Appreciate ہونی چاہیئے۔

(تالیاں)

جناب عبدالاکبر خان: ہاں جی جناب سپیکر، لیکن کچھ چیزیں ایسی ہیں کہ چونکہ منسٹر صاحب بھی نئے آئے ہیں اور یہ گورنمنٹ بھی، یو میں ان کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ اس کا ذرا خیال رکھیں کیونکہ Operating expenses کیلئے انہوں نے پچھلے سال پچاس کروڑ روپے مانگے اور ساڑھے سولہ کروڑ روپے یہ خرچ کر سکے، تو یہ ایک بہت بڑا فرق ہے۔ جس وقت، میں اس سال کی بات نہیں کر رہا ہوں سر، پچھلے سال کی بات کر رہا ہوں کہ جب بجٹ بن رہا تھا تو اس وقت ان کے ڈیپارٹمنٹ نے پچاس کروڑ روپے کا ڈیمانڈ کیا تھا Operating expenses کیلئے لیکن خرچہ اس کا سولہ کروڑ کا ہوا ہے اسلئے اس کا مطلب یہ

ہوا کہ ان کو سولہ کروڑ کی ضرورت تھی اور انہوں نے پچاس کروڑ کا ڈیمانڈ کر دیا۔ دوسری طرف جناب سپیکر، 'Other allowances' میں انتیس کروڑ روپے انہوں نے ڈیمانڈ کئے تھے اور ایک کروڑ، گیارہ لاکھ روپے خرچ کر سکے، اگر پچھلے سال یہ ڈیمانڈ نہ کرتے تو جو کروڑوں روپے یہ خرچ نہ سکے، یہ بھی کسی اور ڈیپارٹمنٹ کو ملتے، Developmental side پہ ملتے یا کسی اور ڈیپارٹمنٹ کو جس کو ضرورت ہوتی یا کوئی اور نئی سکیم حکومت شروع کر سکتی تھی لیکن اس وقت یہ کیا۔ جناب سپیکر، اس طرح Page 1211 پہ آئیں تو 'Others' میں ہے، پھر وہی 'Others' کی بات آتی ہے کہ سینتیس کروڑ، بیاسی لاکھ روپے کا انہوں نے ڈیمانڈ کر دیا اور بیالیس لاکھ روپے کا خرچہ کر سکے یعنی مطلب ہے کہ تراسی کروڑ، بیاسی لاکھ میں سے صرف بیالیس لاکھ کا خرچہ یہ کر سکے، یہ اتنے پیسوں کو انہوں نے بلاک رکھا سارا سال اور کسی اور ہیڈ میں یا کسی اور مد میں یہ خرچ نہیں ہو سکے جناب سپیکر۔ میں یہ نہیں سمجھتا، یہ بھی منسٹر صاحب دیکھیں کہ یہ جو 'Grants and Subsidies' ہیں دس کروڑ کی اور پھر 'Others' آتا ہے دس کروڑ کا، تو یہ بیس کروڑ روپے بنتے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ یہ کس لئے مانگے گئے تھے اور کہاں خرچ ہو گئے جناب سپیکر؟ کیونکہ Subsidies، میں نہیں سمجھتا کہ کس چیز کی Subsidy کی یہ بات کر رہے ہیں؟
اور دوسری جناب سپیکر، جس طرح ایجوکیشن میں منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ پرائمری ایجوکیشن Devolved ڈیپارٹمنٹ ہے، اسی طرح جو ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہاسپیٹلز ہیں، وہ بھی Devolved ڈیپارٹمنٹ ہے لیکن ساری کتاب میں صرف ایک ہسپتال ہے، ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال بنوں جس کو پراونشل اے ڈی پی سے پیسہ دیا گیا ہے، باقی جو سارے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہاسپیٹلز ہیں تو وہ Devolved ہیں، مطلب ہے کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ان کو پیسہ دیتی ہے۔ تو یہ چند باتیں تھیں جو منسٹر صاحب کی خدمت میں عرض کرنی تھیں اور میں اپنی کٹوتی کی تحریک پر زور نہیں دیتا، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: مسز نرگس ثمین صاحبہ۔

محترمہ نرگس ثمین: جناب سپیکر صاحب، زمونږ صوبائی اسمبلی هم نوے ده، زمونږ وزیر اعلیٰ صاحب هم نوے دے او زمونږ سپیکر صاحب هم نوے دے او زمونږ وزیران صاحبان او مونږ ممبران هم نوی یو ځکه مونږ کټ موشنے زیاتے جمع نه کړے، زما خوئندو او زما ملګرو زیاتے کټ موشنے په دے سلسله کښ جمع نه کړے. مونږ دا غوښتل چه مونږ په دے باندے اول ځان پوهه کړو چه آیا کټ موشن څه ته وائی او دے باندے بحث څنګه کیږی؟ نو ما صرف یو کټ موشن په

دے هیلتھ کښې ورکړو۔ اوس چه مونږ د دوو ورځو نه دا بحث اورو نو اوس مونږ وایو چه کاش مونږ په هر یو ډیپارټمنټ کښې خپل نومونه ورکړے وے۔ ما او زما خور سعیده بتول صرف یو دوه کټ موشنے پیش کړے دی، زۀ به وزیر صحت ته خواست کومه او هغوی ته وایم چه دے منسټرئ کښې ډیر زیات د اصلاح ضرورت دے۔ زۀ په هیلتھ کښې په مانیټرنګ کمیټئ کښې پاتے شوے یمه، ما په دے هیلتھ کښې پینځه کاله کار کړے دے، د لیډی ریډنګ هسپتال او پی ډی او د دے نورو هسپتالونو او پی ډی ته پخپله تلے یمه، مریضه جوړه شوے وومه، لاړمه او ما وئیل چه زۀ اوګورم چه د دوئ کارکردګی څنګه ده؟ او بل ځل چه لاړمه په او پی ډی کښې سینیئر ډاکټران نه وو، سینیئر ډاکټران څه میټنګ د پاره یا چه چرته هم تلی وو، جونیئر ډاکټران ناست وو او د هاؤس جاب هغه بچی چه کوم د ډاکټرانو نه څه ایزده کول غوښتل، هغوی هم ناست وو۔ په او پی ډی کښې د غریبانانو د پاره ما اوکتل چه هیڅ facilities نشته۔ داسے په ایمرجنسی کښې هغه غریبانانو خوئندو سره زۀ لاړمه چه هغوی ته ئے د دوه زرو او د درے زرو دوایانے به اولیکلے چه ځئ خورے دا دوایانے راوړئ، ستاسو Patient ډیر سخت دے۔ ما به ورته وئیل چه وروره، د زکواۃ فنډ راځی، مالی امداد راځی دے مد کښې او دے باندے تاسو دوایانے اخلئ، دے دوایانو نه دے ښځے ته، دا بے بسه ده، مجبوره ده، بیوه ده، د دے هیڅ کاروبار نشته، دا په یو کور کښې خدمت کوی نو دے له څه ورکوی، سات سو، آٹھ سو روپئ ورکوی چه هغے باندے خو دا د هغه میاشت خرچه هم نه شی پوره کولے، تاسو دے ته وایئ چه د دوه زرو دوایانے راوړه او د درے زرو دوایانے راوړه۔ هغے خور سره به دوه سوه یا درے سوه روپئ وے، هغه دوایانو کښې چه به کومه ډیره ضروری وه، هغه Pain killer وغیره، هغه به ئے واغسته او ډاکټر ته به ئے ورکړه، باقی هغه مریض به داسے بے وسه لاچار پروت وو نو زۀ ظاهر شاه صاحب ته دا خواست کومه چه دے او پی ډی ته او ایمرجنسی ته ډیره زیاته توجه ورکړی۔ مالی امداد کښې دیخوا ډیرے دوایانے راشی، دوایانے خو واغستلے شی، هغه دوایانے بیا په کومو لاسونو باندے واپس مارکیټ ته راځی او بیا په مارکیټ کښې په څه قسم هغه دوایانے خرڅیږی چه هغے باندے ئے لیکلی وی 'Not for sale'، هغه

سټيکرے ترے دوئ لرے کړی، هغه دوايانے واخلی، په سم بوتل کښ ئے واچوی هغه خو Sample وی، څه پکښ Sample وی او څه پکښ سم میډیسن وی نو هغے له بیا بل شکل ورکړی او هغه ډاکټران ئے بیا اولیکی او بیا ئے دوایانو والا خرڅوی۔ زمونږ غریبانانو خلقو ته، نادارو خلقو ته د دے نه هیڅ فائده نشته۔ صوابدیدی کوټه باندے هم چه اوګورئ، هغه Approachable خلق چه کوم Afford کولے شی، هغوی ته دا دوایانے ملاویږی چه د چا رشته داران په هیلتھ کښ، په هسپتالونو کښ جابونه کوی نو د هغوی ټول خپل خپلوان رشته داران ترے مستفید کیږی، عام غریب خلقو ته د دے میډیسن نه هیڅ فائده نشته۔ په Need basis باندے هیچ چا ته هم خپل حق نه ملاویږی۔ د صفائی حالت باندے به زۀ خبره اوکړم چه وارډ ته لاړ شئ، د چا مریض تپوس له لاړ شئ، د وارډونو حالات ډیر زیات خراب دی، پکار ده چه هر کال دے کښ وائټ واش کیږی او چه کوم ځائے مات ګوډ دے چه د دے مرمتونه کیږی۔ بنه، بیا چه د کوم مریض تپوس له وارډ ته لاړ شئ نو سحر کښ چه زۀ ورغلے وومه نو د هغے سره چه کوم Look after کولو والا د هغوی لواحقین دی نو هغه د هسپتال په برنډو کښ داسے پراته وی چه ته به وائے چه زۀ یو سرائے ته راغلمه، نو سړے تیریدے نه شی۔ نو زما وروڼړو، مونږ خو خوئندے یو، مونږ چه په هغه سړو باندے تیریږو نو مونږ له پخپله شرم راشی نو دا څیزونه نوټ کړئ۔ څنګه چه په دے اے ډی پی کښ شته چه سرائے به جوړیږی او دا خلق به بیا هغه سرائے ته ځی، هلته به Stay کوی خو د دے سرائے به هم څه چارجز وی چه هغه به د دوئ نه اغستلے کیدے شی۔ بنه، ویکسین باندے به خبره کوؤ چه ویکسین کښ صرف پولیو ډراپ ماشومانو ته ورکړے کیږی۔ که دے کښ زمونږ د هیلتھ ورکرز چه کوم راغلی دی، د زرګونو په تعداد کښ دی، که دوئ ته دا اوو وایئ چه څنګه تاسو ځئ او دا پولیو ډراپ اوس ورکوئ، داسے د هر یو ماشوم ویکسین کارډ اوګورئ چه آیا هغوی ته ټول د میډیسن خوراکونه ورکړے شوی دی او که نه؟ زمونږ د ښځے په صحت او د بچو په صحت باندے هیڅ څوک هم توجه نه ورکوی۔ صرف په پولیو کښ دا څو کاله اوشو، څنګه چه په ریکارډ دی چه درے کیسونه راغلل او دوه کیسونه راغلل چه په دے کار اوشو نو رزلټ ئے تاسو اوکتو۔ داسے که په دے نورو

بیمارو باندے هم کار اوکړے شی چه د دے هم رزلټ راشی او زۀ ډیره خوشحاله شوم چه مونږ ته په دے کټ موشن کښې دا ټائم ملاؤ شو او مونږ اوکتل چه د دے ډیپارټمنټ وزیر دا دے او د دے ډیپارټمنټ وزیر دا دے ، مونږه ئے By name پیژنو ، By face مونږ نه پیژندل۔ ښه ده چه دا کټ موشنز هر کال پیش کیږی او د دے ډیر زیات فوائد دی۔ د دے د اصلاح کولو ضرورت دے ، دے باندے مانیټرنګ، چیک اینډ بیلنس ساتل پکار دی چه دوئ ته دا ویره وی چه بیا به مخکښې، Next yearبه بیا مونږ باندے دا خوئندے ، مئندے ، وروڼره، دوئ به سوالونه کوی چه مونږ جواب ورکولے شو۔ ډیره شکریه۔

Mr. Speaker: Thank you.

محترمہ نرگس ثمین: زۀ خپل د ایک لاکھ کټوتی واپس اخلم۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔پیر صاحب،پیر صابر شاہ صاحب۔ (تالیاں)

سید محمد صابر شاہ: د محکمه صحت حوالے سره دا کټ موشن، علامتی کټ موشن ما پیش کړے دے جی۔ مقصد دا دے د دے چه دا کومه محکمه ده د صحت، د دے تعلق هر چا سره دے او د دے تعلق چونکه هر چا سره دے ، په دے باندے د ډیر زیات توجه ضرورت دے خو جناب سپیکر، یو شے چه زمونږ په صوبه کښې یو دوه درے هسپتاله دی چه کومو ته د پوره صوبے د خلقو توجه ده، هغه یا لیډی ریډنګ هاسپیټل دے یا زمونږ حیات ټیچنګ هاسپیټل دے ، نو په دے هسپتالونو باندے ډیر زیات لوډ دے۔ ضرورت دا وو چه مونږ په ډویژنل سطح باندے چه زمونږ کوم هسپتالونه دی، دا هسپتالونه مونږه دے لیول ته رارسولے وے چه د صوبے دا لوډ په دے باندے کم شوے وے۔ په دے سسلسله کښې یقیناً دا کوشش شوے دے چه بلډنګز جوړ شوی دی په ډویژنل سطح باندے په ضلعوں کښې ښه ښه بلډنګز خو ئے ورکړی دی لیکن دا هسپتالونه چه څنګه دوئ له چلول پکار وو ، څنګه Replacement پکار وو، هغه شے نه ښکاریږی بلکه زۀ تاسو ته د ایبټ آباد زمونږ کمپلیکس چه کوم دے ، د هغے حال اووایم چه هغه هسپتال ته چه تاسو په ګیټ کښې د ننه شئ نو دومره بد بو او دومره سخا صورتحال دے چه هلته انسان دا وائی چه زۀ به څه وخت د دے هسپتال نه بهر ځم۔ جناب سپیکر، دا هسپتالونه مونږ انسانانو له جوړ کړی دی؟ هسپتالونو باندے مونږ اربونو روپئ

خرچ کړی دی لیکن عملاً دا هسپتالونو چه کوم بنیادی مقصد د پاره جوړ شوی دی، هغه مقاصد زمونږه نه حاصلیږی۔ زما په نوټس کښی جناب سپیکر، اوس Recently یوه خبره راغلے ده چه روستو کال زمونږ صوبے ته د لکهونو روپو ویکسین راغلی وو چه کوم مونږ په کال کښی یا شپږو میاشتو کښی یا په کومه عرصه کښی استعمالول، هغه دومره تعداد کښی راغلی وو چه د هغے Expiry date چه کوم وو، هغے کښی Hardly چرته میاشت، یوه نیمه میاشت وه۔ په نتیجه کښی دا اوشوله چه د لکهونو روپو ویکسین زمونږ نه د Expiry په وجه باندے ضائع شول۔ اوس دے ځل هم چه کوم ویکسین راغلی دی، د هغے Expiry date دومره لږ دے چه هغه به هم په راتلونکی وخت کښی Expire شی، د استعمال نه بغیر به د هغے ستر، اسی فیصد زمونږ ویکسین ضائع کیږی۔ بل یو شے، دا یو نوے نظام دوئ لګیا دی رائج کوی چه بی ایچ یوز چه کوم دی، هغه غالباً دوئ این جی اوز ته حواله کوی۔ د بی ایچ یوز خو جی هم دغه Concept وو چه چرته ایم ایم بی ایس ډاکټر د وی، هلته کښی د لیډی ډاکټره وی، هلته کښی د هغے خلقو ته بنیادی چه کوم ټیسټونو والا Facilities دی، دا د حاصل وی هغه هسپتالونو کښی او هلته کښی بیا د دے خلقو علاج د پاره په هغه کلو کښی، په هغه علاقو کښی د یونین کونسل په سطح باندے یو بی ایچ یو جوړ شوے وو، اوس چه تاسو دا ادارے د حکومت د دسترس نه بهر کړئ او این جی اوز ته ئے حواله کړئ نو زهٔ دا تاسو ته یقین سره وایم چه لږه عرصه بعد د دے هسپتالونو به عملاً هغه خپل اهمیت ختم شی او د دے نه عوام به د دے نه بیا استفاده نه کوی۔ ضرورت د دے خبرے دے چه مونږ دا شے Improve کړو، دے شی کښی دا Guaranteed کړو چه هلته کښی خلقو ته ډاکټر په هغه ځائے کښی موجود دے، لیډی ډاکټره موجود ده، د خلقو علاج کیږی۔ بل دوایانے چه هغه خلقو ته ملاویږی۔ څنګه چه زمونږ دے خور خبره اوکړله، زمونږ اکثر دوایانے چه کومے دی د هسپتال، هغه هسپتالونو سره ستاسو چه میډیکل سټورز دی، سرکاری دوایانے په میډیکل سټورز کښی ملاویږی نو جناب سپیکر، زما دا ګزارش دے چه په دے باندے یو کمیټی جوړول پکار دی چه زمونږ د هیلتھ پالیسئ دا نوے نوے کوم تجربات چه کیږی، دا Reconsider کړی بجائے د دے چه مونږ نوے تجربات کوؤ، مونږ له

کتل پکار دی چه کوم زمونږ سسټم روان وو، په هغے کښې زمونږ کمزورئ څه دی؟ نو جناب سپیکر، زۀ د هری پور حوالے سره تاسو ته دا گزارش کوم، د هری پور هسپتال چه کوم دے ، نوے هسپتال هلته جوړیږی، په هغه نوے هسپتال کښې لا Facilities پوره شوے نه دی، د هغے لا Completion نه دے شوے۔ هغه هسپتال شفټ شو د ډی ایچ کیو هسپتال نوی بلډنگ ته چه کوم کښې د مریضانو د پاره د ناستے ځائے نشته، د بجلئ بندوبست نشته، دا نور Facilities هلته پوره نه دی، صرف Political grounds باندے زر زر هغه هسپتال هلته شفټ شوے دے۔ زۀ منسټر صاحب ته به اووایم چه که دوئ مهربانی اوکړی او یو ورځ کیږدی، قاضی اسد صاحب دے او راجه فیصل زمان صاحب دے ، زۀ به شم، زمونږ بل ایم پی اے صاحبه۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u>ڈاکٹر فائزہ۔

<u>سید محمد صابر شاہ:</u> ډاکټر فائزه ده او اختر نواز خان، که دا یو وزټ دوئ مونږ سره کیږدی او مونږ لاړ شو او دوئ ته اوښایو چه دا هسپتال چه کوم شفټ شوے دے ، دے سره خلقو ته څومره زیات تکالیف دی؟ نو دا زما مختصر غوندے گزارشات وو چه کوم ما ستاسو مخے ته پیش کړل۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریه، پیر صاحب۔

<u>سید محمد صابر شاہ:</u> او زۀ خپل کټ موشن واپس اخلم۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریه، پیر صاحب۔ الحاج ثناءالله میانخیل صاحب، لږ مختصر، مختصر به جی دے ځل له خبره کوئ۔

<u>الحاج ثناءاللہ خان میانخیل:</u>جناب سپیکر، جناب نے حکم بھی صادر کیا ہے کہ مختصر لیکن یہ ایسا محکمہ ہے کہ ہمارے تمام معاشرے کے طبقات، افراد کے ساتھ اسکا تعلق ہے، سوشل سیکٹر ہے اور اس میں جو نقائص ہیں، انکی نشاندہی حکومت اور انچارج منسٹر صاحب تک آپکی وساطت سے پہچانا ہمارے عوامی نمائندوں کی ذمہ داری بنتی ہے۔ جناب سپیکر، صحت کے محکمے کی پالیسیوں کے بارے میں اگر میں ذکر کروں کیونکہ سابقہ، سابقہ میں کہہ دونگا اور بحیثیت صحت وزیر اس صوبے کیلئے جو بھی میرے بس میں اور جو طاقت تھی، میں نے اس کی خدمت کی، اس کیلئے ہم نے پالیسیاں وضع کرنے کی انتہائی کوشش کی۔ اسکے بعد اس میں اتنی

خرابیاں تھیں کہ مجھے بہ امر مجبوری چیف منسٹر کو کہنا پڑا کہ میرے بھائی وجیہ الزمان خان مجھ سے زیادہ اہل ہیں اور یہ محکمہ ان کے حوالے کیا جائے اور میں پھر اپنے آپکو فیلڈ ایگریکلچر کی طرف لے گیا۔ جناب والا، میں کیونکہ، ہماری طرف ایک کہاوت ہے کہ (قہقہہ) ایک بنوں والا دیکھا تو سارا بنوں دیکھ لیا بلکہ وہ جنرل ہے چونکہ اس وقت زمانے کی مثال ہے جب بنوں تک آنا بڑا مشکل تھا کیونکہ اس میں یہ بھی تھا کہ "ڈھولا گیا بنوں واپس آئے تو منوں" سفر مشکل تھا، یہ اس وقت کی بات ہے۔ بنوں ہمارا ایریا ہے، یہ از راہ مذاق وہ تھی۔ ہمارے بھائی درانی صاحب یہاں پہ بیٹھے ہوئے ہیں، انہیں اس بات سے کوئی Relevancy نہیں تھی۔ جناب والا، میں اپنے شہر ڈیرہ اسماعیل خان کے حوالے سے بات کرونگا کہ آج جو میں دیکھ رہا ہوں کہ ہماری بنیاد، جو ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہاسپیٹلز اور ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہاسپیٹلز جہاں پر بنے ہیں، جس طرح سے ہمارے صوبے کی بنیاد، جیسا کہ پیر صاحب نے فرمایا کہ ایل آر ایچ اور عبدالاکبر خان نے بھی فرمایا کہ خیبر ٹیچنگ یا حیات آباد میڈیکل کمپلیکس، یہاں ایک اور ہسپتال کی بھی ضرورت ہے تو وہاں پر جتنے بھی Serious مریض ہوتے ہیں، انہیں فوری طور پر انہی ہیڈ کوارٹرز ہاسپٹلز کو ریفر کیا جاتا ہے کیونکہ ان میں Facilities available ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ڈی آئی خان جو کہ اس صوبے کے جنوب میں آخری ضلع ہے اور نہایت اہم مقام ہے۔ یہ چونکہ چاروں صوبوں کا سنگم ہے، ٹرائیبل ایریا کا سنگم ہے، دریا کے پار پنجاب، میری Constituency کی باؤنڈری پر جناب لغاری صاحب کی باؤنڈری، میرے مغرب میں جناب محمد خان شیرانی کی باؤنڈری اور اس طرح ایک جمپ ذرا آگے جائیں تو سندھ تک چلا جاتا ہے، اسلئے بڑی اہمیت کا حامل ضلع ہے لیکن یہ صحت کے حوالے سے میں کہونگا کہ کوئی بہتر پہلے بھی نہیں تھا لیکن آج ڈی آئی خان میں خاصکر میں دیکھ رہا ہوں کہ پچھلے دور میں جو خرابیاں پیدا ہوئیں، اب ان کا ازالہ نظر نہیں آ رہا۔ میں اس کیلئے یہی عرض کرونگا کہ آج ہمارے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہاسپٹل میں جب ہم Complaint کرتے ہیں تو ایم ایس جو اس کا انچارج ہے، خود رونے لگتا ہے کہ مجھے جس طرح یہ حوالہ کیا گیا ہے، یہاں تو آوے کا آوہ بگڑا ہوا ہے، ہاسپٹل میں سب کے سب میرے خلاف ہیں، میں جب ایکشن لیتا ہوں، جس کی بھی ڈیوٹی لگاؤں تو ڈاکٹر جانے کیلئے تیار نہیں ہیں اور عدالتوں میں چلے جاتے ہیں۔ وہاں پر عدالتوں سے Stay لے آتے ہیں، میں نہیں سمجھتا کہ ڈاکٹر ڈیوٹی پر بھی Stay لے اور وہاں پر پھر عجب تماشا یہ ہوا ہے، وہاں پر جو ہمارا ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز ہاسپٹل تھا جس کو بعد میں، مفتی محمود ہاسپٹل' کے نام سے منسوب کیا گیا ہے، اس ہسپتال کے وجود کا قیام جو کہ ایک Blessing تھا اور اس

کے ساتھ میڈیکل کالج کو وابستہ کیا گیا لیکن شومئ قسمت کہ بجائے اس کے کہ ہم لوگ اس سے استفادہ کرتے، اس ہسپتال کو چالو کرتے، اس کے Equipments برابر کرتے، ہم نے وہاں پر ڈاکٹروں کی Appointments سے پہلے فوراً ہزاروں کی تعداد میں کلاس فور اور نچلے طبقہ کو بھرتی کر دیا۔ وہاں پر ایکسرے نہیں ہے، ایکسرے لیبارٹری نہیں ہے لیکن ٹیکنیشنز بھرتی ہوگئے ہیں۔ لیبارٹری نہیں ہے مگر لیبارٹری والے بھرتی ہوگئے ہیں۔ وہ پڑی تھی، ابھی بھی جائیں تو اس میں گھاس کا جنگل نظر آتا ہے اور وہاں پر جتنے بھی سپیشلسٹ ڈاکٹرز تعینات ہوئے ہیں، وہ صرف برائے نام ہیں۔ آتے ہیں اور ایک آدمی او پی ڈی میں بیٹھ کر وہاں پر بجائے اس کے کہ ادھر ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہاسپٹل میں ڈیوٹی تو کرتے۔ میری یہ التجا ہوگی کہ اس ہسپتال پر خصوصی توجہ دیکر اسکے جتنے بھی Equipments وغیرہ باقی ہیں، کیونکہ اس میں اتنے Heavy expenditures آرہے ہیں اور جتنی بھی پوسٹنگز ہوئی ہیں، ان سے لوگ استفادہ نہیں کررہے ہیں اور میرے خیال میں صرف اسٹیبلشمنٹ کا وہاں پر کروڑوں روپے ماہانہ خرچہ ہوگا، میں سالانہ بھی نہیں کہہ رہا ہوں، تو اس کیلئے میں سمجھتا ہوں کہ وہ جو بھرتیاں ہوئی ہیں جناب سپیکر، یہ بات قابل غور ہے کہ وہاں پر بھرتیاں اس وقت کے میں نہیں سمجھتا کہ سترہ یا اٹھارہ گریڈ کا جو ای ڈی او بیٹھا ہوا تھا، اس کے دستخط سے ہوئی ہیں جبکہ میں سمجھتا ہوں کہ وہاں پر وہاں کے انچارج کو یا ایگزیکٹیو کو کرنا چاہیئے تھا۔ ایگزیکٹیو بھی مقرر ہوئے، سب کچھ ہوا لیکن آج تک شومئ قسمت سے یہ ہاسپٹل جو اتنی افادیت کا مالک تھا، آج تک چالو نہیں ہوسکا ہے۔ جہاں تک ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہاسپٹل کی بات ہے تو وہاں پر آج بھی ایم بی بی ایس ڈاکٹرز جو کہ وارڈز میں کام کرتے ہیں، وہاں پر پتہ نہیں میرے خیال میں More than thirty doctors are short، اب میں نہیں سمجھتا کہ اگر ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہاسپٹل کا یہ حال ہے اور اس میں علاج معالجے کیلئے جو لوگ آتے ہیں، وہ لامحالہ جاکر پرائیویٹ کلینکس میں، رحمانیہ اور دوسرے ناموں سے جو بھی ہاسپٹلز ہیں، اسی میں جاتے ہیں اور اپنی چمڑیاں ادھیڑ کر واکر واپس جاتے ہیں کیونکہ ان میں ہاسپٹل کا Concept جو ہے، وہ بھولتا جارہا ہے۔۔۔۔۔۔۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> پوائنٹ آف آرڈر، سر۔ معافی چاہتا ہوں جی کہ اگر یہ کٹ موشنز اور ڈیمانڈز ختم نہیں ہوسکتے تو Under the rule آپ کے پاس اختیار ہے کہ پھر آپ Guillotine کریں گے، مطلب ہے سارے ڈیمانڈز کو ختم کریں گے بغیر کسی کے کچھ بولے، بغیر کسی کے کچھ کرنے، اسلئے میری ایک درخواست ہوگی آپ سے جناب سپیکر، کہ ابھی بجائے اس کے کہ کل ہم ایک سیکنڈ کیلئے بھی نہ بول سکیں، اگر ابھی آپ

ہمارا ٹائم مقرر کر لیں، ایک منٹ یا دو منٹ آنریبل ممبرز کیلئے تو اس سے یہ ہو جائے گا، پھر بھی ہم نہیں پہنچ سکتے کیونکہ باون ڈیمانڈز ہیں اور Already ہم چودہ پندرہ پر جا رہے ہیں تو دو دن میں تو چالیس، چالیس تو ایک دن میں بھی مشکل ہیں اور آخر میں Guillotine تو ہونی ہے لیکن چونکہ Important Demands پیچھے آ رہے ہیں جو خاصکر Developmental side پر ہیں-----

جناب سپیکر: صحیح بات ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: تو میری ایک درخواست ہوگی کہ آپ فکس کریں، ایک منٹ فکس کر دیں تاکہ کچھ نہ کچھ ہر ایک ممبر صاحب اس پر بول سکے جنہوں نے کٹ موشنز Move کی ہیں۔

جناب سپیکر: آپ بڑے قابل لوگ ہیں، سب کو میں نے پہلے ہی یہ سنا دیا۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، یہ عبدالاکبر خان نے جو بات کہی ہے جو کسی خاص مقصد کیلئے مجھے لگتا ہے کہ انہوں نے آج کی ہے۔ حاجی صاحب کا مسئلہ تھا اور ایجوکیشن پر بات ہو رہی تھی، تو سب سے زیادہ ٹائم ہم نے یہاں Consume کی ہے۔ یہ ڈیپارٹمنٹ میں جو Act ہوا ہے، Equally بہت ضروری ہے اور اس پر ہمیں بات ضروری کرنی ہے، تو مجھے یقین ہے کہ انہوں نے آج خود بھی بڑی مختصر بات کی ہے، رولز کی نشاندہی کی ہے اور یہ اختیارات بھی آپ کو دے دیے ہیں پورے ہاؤس کے کہ جو ہم بات کر رہے تھے، اس کو نہ کر سکیں گے تو مجھے یقین ہے کہ آپ ہمیں بولنے کا پورا موقع دیں گے اور ہم اس پر پوری بات کریں گے، جناب۔ شکریہ، جناب سپیکر۔

الحاج ثناء اللہ خان میانخیل: جناب سپیکر!-------

جناب سپیکر: آپ مختصر کریں جی، میانخیل صاحب۔

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): سپیکر صاحب! آپ نے مجھے موقع نہیں دیا اور اس کا مذاق بن گیا۔ بعض اس سے بہت اہم ڈیمانڈز آنے والی ہیں، یہ اتنی بڑی ڈیمانڈ ان کو اہم نظر نہیں آتی، کونسی ڈیمانڈ پر ان کی نظر ہے جو اتنی زیادہ اہم ہے؟ (قہقہے)

جناب سپیکر: (قہقہہ) میانخیل صاحب، مختصر کریں۔

الحاج ثناء اللہ خان میانخیل: جناب سپیکر! میں احترام کرتا ہوں عبدالاکبر خان کے ان جذبات کا بھی اور بالکل اس کے ساتھ میں Agree کرتا ہوں------

Mr. Speaker: Thank you.

الحاج ثناء اللہ خان میانخیل: میں-------

محترمہ شازیہ اورنگزیب: سپیکر صاحب، عبدالاکبر خان د هغه شي تیسټ کوي چه په کوم باندے د دوئ خپل قابو نشته خو زما په خیال د ټولو نه زیات هم دوئ پاڅي او د ټولو نه زیات ټائم هم دوئ اخلي۔ د دوئ د وجے نه زما هغه د بجټ تقریر ضائع شوے دے او زما خیال کښ د ټولو نه مخکښ دا په دوئ باندے لاګو کیږي چه د ټولو نه کم ټائم د دوئ اخلي۔

جناب سپیکر: میانخیل صاحب! بس دا وخت ضائع کیږي۔۔۔۔۔۔

الحاج ثناءاللہ خان میانخیل: سر، سر۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مختصر کړئ جي، مختصر کړئ، راغونډ ئے کړئ۔

Al-Haj Sanaullah Khan Miankhel: Sir! I am not wasting the time in my opinion, بلکہ میں ایک ایسی نشاندہی کر رہا ہوں، میں اسے مختصر کرتے ہوئے یہ جسارت کرونگا کہ یہ جو اس قسم کی Appointments ہوئی ہیں کسی خاص Purpose کیلئے اور اس اہم محکمے کے فنڈز کو ضائع کیا گیا ہے Election purpose کیلئے اور اپنے مقصد کیلئے تو پورے کے پورے ڈی آئی خان کے لوگوں کو محروم کیا گیا ہے۔ میں اسی پر اپنے آپ کو Cap کر لیتا ہوں کہ منسٹر صاحب اگر اس ثبوت کے پیش نظر کمیٹی بنائیں اور ہمیں اس میں ڈالیں کہ ای ڈی او صاحب حج کیلئے گئے ہوئے تھے اور اس Date پر Appointment orders جاری ہوئے ہیں، پھر Date اور دستخط وہی ہے جو آج دوسرے ای ڈی او نے آکر Point out کر کے نکالا۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب نوٹ کریں یہ۔

الحاج ثناءاللہ خان میانخیل: اس قسم کی Irregularities ہوئی ہیں تو ان کیلئے یہ ہمیں وعدہ فرمائیں کہ ہائی لیول انکوائری بلکہ میں کہونگا کہ چیف منسٹر ٹیم اس میں مقرر کی جائے تاکہ جہاں پر اس قسم کی جو Irregularities ہوئی ہیں، اور ہمارے اس قسم کے اہم اور سوشل سیکٹرز میں جو بے قاعدگیاں ہوتی رہی ہیں اور وہاں پر جو بھی کمیاں ہیں، ان کو لائن کرنے کیلئے اس کی تحقیقات کرائی جائیں۔ میں اسی کے ساتھ ہی جسارت کرونگا اور امید رکھونگا کہ منسٹر صاحب ہمیں مطمئن کریں گے۔

جناب سپیکر: اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: شکریہ، سر۔ سر، مختصراً میں یہ کہونگا کہ جیسا کہ کل ہم کہہ رہے تھے کہ ہمارا مقصد حکومت پر تنقید کرنا نہیں کیونکہ یہ نئی حکومت ہے، بجٹ ہونا تو چاہیئے کہ متفقہ پاس کریں اس

وجہ سے کہ ماضی کی روایات بھی یہی ہیں، ان کو ایک سال کام کا موقع دیکر ہم یہ دیکھیں گے کہ یہ ہماری اور عوام کی امیدوں پر کس طریقے سے پورا اترتے ہیں؟ ایک دو ایشوز ہیں جن پر منسٹر صاحب کی میں توجہ چاہونگا۔ ایک تو جیسے میرے بڑے ثناء اللہ خان میانخیل صاحب نے یہاں پر نشاندہی کی ڈی آئی خان کے حوالے سے، وہاں پر جو ڈی ایچ او صاحب تعینات تھے اور جیسے زرداری صاحب نے کہا کہ وہ ماضی کے نوادرات کا حصہ تھے، تو یہ بھی ماضی کے نوادرات میں سے ایک تھے اور انہوں نے جو پانچ سالوں میں جتنے کام کئے ہیں، اس کے اگر آپ کرپشن کا ریکارڈ دیکھیں، میں کرپشن کا لفظ استعمال کر رہا ہوں کیونکہ میرے پاس ہی ہیں کہ میڈیکل بلوں میں انہوں نے پیسے نکالے تھے لاکھوں کے حساب سے اور اس میں چند ان کے گورنمنٹ ایمپلائیز تھے جن کی درخواستیں میرے پاس ہیں، منسٹر صاحب کے حوالے میں آن دی فلور کہہ رہا ہوں، انہوں نے یہ درخواست دی ہے، ایک نے درخواست دی ہے کہ جن دنوں میں مجھے میڈیکل بلز مل رہے تھے، ان دنوں میں حج کیلئے گیا ہوا تھا اور یہ میرے نام پر چیک بھی کٹے اور اس رقم کا مجھے پتہ نہیں ہے۔ دوسرے نے درخواست دی ہے کہ جو میرے نام کے Against reflection ہوئی ہے کوئی نواسی ہزار کی، یہ پیسے مجھے ملے ہی نہیں ہیں اور اس طریقے سے لاکھوں روپے ہمارے پچھلے ای ڈی او صاحب نے گورنمنٹ کے فنڈ میں Embezzlement کی ہے۔ منسٹر صاحب سے میری یہ درخواست ہو گی کہ جب وہ انکوائری مقرر کریں تو اس امر کا بھی جائزہ لیں۔ اس کے علاوہ سر، ہمارے وہاں پہ ایک ضلع ناظم ہے، کیئر ٹیکر تین ماہ کیلئے تھے لیکن ابھی تک بیٹھے ہوئے ہیں۔ ضلع ناظم، پہلے 'کیئر ٹیکر' ان کے ساتھ لفظ تھا، ابھی Full fledged ضلع ناظم انہوں نے Assume کر لیا ہے، ان کی محکمہ صحت میں اس حد تک در اندازی ہے کہ وہ خود آرڈرز ایشو کر دیتے ہیں، خود ہی Appointments کرتے ہیں، Release of pay کرتے ہیں۔ اگر کسی بندے کا ٹرانسفر ہو جائے، اس کی ٹرانسفر کینسل کر کے اپنے پول میں اس کو لے لیتے ہیں تو منسٹر صاحب سے یہ میری گزارش ہو گی کہ اگرچہ لوکل گورنمنٹ میں ہم ڈی سی او صاحب کے ذریعے منسٹر صاحب کے نوٹس میں لائیں گے لیکن چونکہ ان کا ڈیپارٹمنٹ ہے اور اگر ای ڈی او کے آرڈرز کو اس طریقے سے ڈسٹرکٹ ناظم، جو ان کا پروسیجر ہے کہ ڈی سی او نے کرنے تھے، وہ طریقہ نہیں Adopt کیا جاتا بلکہ خود ہی اس کو کینسل کر کے اور آرڈرز کئے جاتے ہیں اور اکاؤنٹس کو کافی Wages جاتی ہیں، چونکہ وہ ایک عرصہ سے مسلط ہیں تو اس وجہ سے وہ بیچارے بھی کچھ نہیں کر پاتے تو اس کا نوٹس لیں اور ساتھ ہی میری ایک تجویز ہو گی کہ ان میڈیکل بلوں کے حوالے سے ہمیشہ اس ہاؤس کے خدشات رہے

ہیں، اس کا جو طریقہ کار ہے، اس میں کسی نہ کسی حوالے سے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ Involve ہوتا ہے۔ ایک اگر اس کو Initiate کرتا ہے او پی ڈی کی چٹ پر تو جو ایم ایس اس کو Countersign کرتا ہے اور ہر ڈیپارٹمنٹ اگر وہ فیڈرل گورنمنٹ کے بھی ہیں، ان کے اپنے اپنے ڈاکٹرز ہیں جو کہ ان میڈیکل بلوں پر دستخط کرتے ہیں۔ پھر اس میں، میں سب ڈاکٹروں کا نہیں کہتا، ہمارے لئے قابل احترام ہیں، معاشرے کا ایک حصہ ہیں، ہماری دکھی انسانیت کی خدمت کرتے ہیں لیکن ایسے ڈاکٹرز بھی ہیں سر، جن کی پھر اپنی کمیشن مقرر ہوتی ہیں آٹھ پرسنٹ، دس پرسنٹ تک، اس طریقے سے جو ایم ایس ہوتے ہیں، ان کی اپنی Percentage ہوتی ہے، اکاؤنٹس کی اپنی Percentage ہوتی ہے، یہ ہم ہر ایک معاشرے میں کنٹرول نہیں کر سکتے ہیں لیکن منسٹر صاحب چونکہ نئے ہیں اور ایک جذبے کے ساتھ کام کر رہے ہیں تو میری یہ خواہش ہوگی کہ ہر ڈسٹرکٹ کی سطح پر بجائے اس کے کہ ہر ایک ڈاکٹر، ہر ایک محکمہ اپنی خوشی سے اس کو مقرر کرے، ایک Lead penal تشکیل دیا جائے اور وہی Lead penal کی یہ Competency ہو اور منسٹر صاحب ہر ضلع میں اس کو مقرر کریں کہ جب تک وہ میڈیکل بلوں پر دستخط نہیں کرتا، تب تک یہ جو باقی ڈاکٹرز ہیں، ان کے پاس اختیارات نہ ہوں۔ تو اس طریقے سے سر، میں یہ سمجھتا ہوں کہ میڈیکل بلز میں جس طریقے سے گھپلے ہوتے ہیں ہر ڈیپارٹمنٹ میں، وہ اس طریقے سے رک سکتے ہیں۔ شکریہ اور اس کے ساتھ میں اپنی کٹ موشن پر زور نہیں دیتا۔

<u>جناب سپیکر</u>: جاوید عباسی صاحب۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: جناب سپیکر، میں آپکا بڑا شکریہ ادا کرتا ہوں اور مجھے احساس ہے کہ ٹائم کی کمی ہے، اسلئے میں کوئی بات Repeat نہیں کروں گا جو پہلے میرے دوستوں نے کہی ہے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you.

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: جناب سپیکر، میں آپکے توسط سے منسٹر صاحب کی توجہ اس طرف مبذول کرواؤنگا کہ ہزارہ ڈویژن میں بہت تباہ کن زلزلے کی وجہ سے جو Health facilities تھیں، وہ بری طرح متاثر ہوئی ہیں اور جتنے بھی بی ایچ یوز اور ڈسپنسریز تھیں، اب ان میں سے اکثر کا وجود ہی وہاں موجود نہیں ہے اور کچھ اگر ہیں بھی تو اتنی Dangerous ہیں کہ جو ٹیم گئی تھی، پراونشل گورنمنٹ نے اس وقت بھیجی تھی، انہوں نے ان کو Dangerous قرار دیا تھا اور بعد میں یہ Impression دے دیا تھا کہ یہ کام سارا ایرا، پیرا اور ڈی آر یو جو ہیں، وہ کریں گے لیکن وہ تو اپنی ہیرا پھیری میں لگے ہوئے ہیں اور انہوں نے ابھی تک کوئی کام وہاں کیا نہیں ہے اور جناب، میں منسٹر صاحب کی توجہ اس طرف لے جاؤنگا کہ ہمارے ضلع

ایبٹ آباد کے، مانسہرہ اور دوسرے اضلاع کے دوست اپنی ٹرن پہ بات کریں گے، صرف انیس بی ایچ یوز کو، ایرا نے جو Strategy Book بنائی ہے، اس میں شامل کیا تھا اور ابھی ایک بی ایچ یو پر بھی پچھلے ڈھائی سالوں میں کام شروع نہ ہو سکا اور اس میں کوئی بھی ڈسپنسری شامل نہیں کی گئی ہے۔ ہمارا پہاڑی علاقہ ہے وہ سارا بیلٹ، لوگوں کو سخت تکالیف ہیں اور جناب پیر صابر شاہ صاحب نے ایوب میڈیکل ہاسپٹل کی بات کہی ہے، وہ ٹھیک کہی ہے، اس پر بہت بڑا اس وقت جو بوجھ آگیا ہے، وہ اسلئے بھی آگیا ہے۔ جو چھوٹی Facilities مختلف تحصیل اور یونین کونسلز میں کام کر رہی تھیں، اس وقت تک ان کے پاس کوئی Facility نہیں ہے اور نہ وہاں کوئی ٹیکنیشن موجود ہے، ڈاکٹر تو کبھی بھی وہاں نہیں گیا، لہذا میری منسٹر صاحب سے یہ اپیل ہوگی کہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے اس معاملے کو دیکھا جائے اور ایک بڑی رقم انہوں نے سبسڈیز اور Others کیلئے رکھی ہے، میری جناب، آپ کے توسط سے یہ ریکویسٹ ہوگی کہ وہ رقم ساری ان Facilities کو بہتر بنانے کیلئے اتنا ان کو مہیا کردیں تاکہ وہاں مریض آسکیں اور وہ ڈاکٹر کے پاس اپنی کسی چھوٹی بیماری کیلئے جاسکیں اور ایوب میڈیکل کمپلیکس اور جو دوسرے ہاسپٹلز ہیں جناب سپیکر، ان پر رش بھی کم ہو سکے اور لوگوں کو سہولت بھی مل سکے۔ میں اس ہاؤس کی توجہ جناب سپیکر، بہت ہی اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہونگا کہ ایک سکیم چلی تھی جو ہمارے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہاسپٹلز ہوا کرتے تھے، ان کو پرائیویٹ میڈیکل کالج کے حوالے کیا گیا ہے، میں جناب منسٹر صاحب سے یہ بھی پوچھنا چاہونگا اور یہ بہت اہم مسئلہ ہے اور مجھے یقین ہے کہ سارا ہاؤس اس پر توجہ دے گا کہ یہ اسلئے تھا کہ پرائیویٹ میڈیکل کالجز جو ہیں، وہ ایک ایک سٹوڈنٹ کیلئے پانچ اور چھ چھ لاکھ روپے لیتے ہیں اور یہ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر کی Facility ایبٹ آباد اور مانسہرہ کی استعمال کر رہے ہیں اس وقت، جب یہ سکیم شروع کی گئی تھی اور یہ بتایا گیا تھا کہ اس سے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہاسپٹل کی عمارت اچھی بنائی جائے گی، اس کے وارڈز میں اضافہ کیا جائے گا، سپیشلسٹ ڈاکٹرز آئیں گے اور ایک ایسی پیکچر بتائی گئی تھی کہ خیال تھا کہ شاید یہ کسی انٹرنیشنل سٹینڈرڈ کے ہاسپٹلز بن جائیں گے لیکن ایسا نہیں ہوا۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج ان ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہاسپٹلز کی حالت بہت زیادہ خراب ہے، اس پر کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ میں چاہونگا کہ منسٹر صاحب ہاؤس میں اس بات پر، آج یا کسی بھی اور مناسب وقت میں ہمیں ان دو ہاسپٹلز، ہیڈکوارٹر مانسہرہ ہاسپٹل اور ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہاسپٹل ایبٹ آباد کے بارے میں بتایا جائے۔ وہ پچھلے کئی سالوں سے پرائیویٹ میڈیکل کالجوں کو دیا گیا ہے لیکن وہ جو Facilities تھیں، ان میں کوئی Improvement نہیں لائی گئی۔ جناب سپیکر،

میرے حلقے میں Provincial Summer Head Quarter آتا ہے، جناب سپیکر، آپ بھی تشریف لے جاتے ہیں، سی ایم اور منسٹرز صاحبان بھی جاتے ہیں۔ وہاں جو ہاسپٹل نتھیا گلی کے مقام پر تھا، اس کی بھی بڑی بری حالت ہے، میں چاہونگا کہ آج آپ ایک رولنگ دیں گے کہ Summer Head Quarter Hospital جو ضروری ہے آپ لوگوں کیلئے، ہم تو شاید پھر بھی ان مشکل حالات میں مقابلہ کر سکیں لیکن آپ جیسی کوئی بڑی شخصیت گئی ہو، وہاں ڈاکٹر کی ضرورت پڑ جائے اور ڈاکٹر موجود نہ ہو تو نہ صرف اس علاقے میں ہمیں شرمندگی ہو گی بلکہ ہمیں ڈاکٹر پیدا کرنے کیلئے یا اسلام آباد جانا پڑے گا یا پشاور آنا پڑے گا تو میری بڑی Humble request ہے جناب سپیکر، آپ سے کہ آپ ضرور کہیں گے کہ یہ نتھیا گلی کے مقام پر جو Summer Head Quarter ہے، جو پاکستان کا خوبصورت ترین علاقہ ہے، جہاں پر پورے پاکستان کے لوگ آتے ہیں، وہاں Health facilities میں ایک خوبصورت اضافہ کیا جائے۔ شکریہ، جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> شاہ صاحب! خصوصی نوٹ فرمائیں۔ سعیدہ بتول صاحبہ، مختصر۔

<u>محترمہ سعیدہ بتول ناصر:</u> جناب سپیکر، جب ہماری باری آئی تو آپ نے مختصر مختصر کہنا شروع کر دیا۔ یہ بات ہے کہ خواتین کی تو ویسی بھی کوئی کٹوتی نہیں تھی تو اسلئے مجھے بولنے کا موقع دیا جائے۔ میں کل بھی بہت کچھ کہنا چاہ رہی تھی مگر۔۔۔۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> بی بی! اس پر تقریر نہیں، صرف اپنی کٹ موشن پر بات کریں۔

<u>محترمہ سعیدہ بتول ناصر:</u> کٹ موشن پر بات کرونگی مگر جب سب لوگوں نے اتنے موضوع پر بات کی تو اس میں انصاف کیا جائے، مجھے بھی موقع دیا جائے۔ اپوزیشن کی بات جہاں تک کل عبدالاکبر صاحب نے کی کہ اپوزیشن موجود نہیں ہے تو میں ان کو یہ بتادوں کہ اپوزیشن بالکل موجود ہے اور Vigilant ہے آج اور جو لوگ نہیں بھی تھے کل تو ان کو ہر بات کی خبر ہوتی ہے۔ آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ پوائنٹ پر آجائیں، پوائنٹ پر آجائیں۔

<u>محترمہ سعیدہ بتول ناصر:</u> یہ پوائنٹ ہی ہے کہ یہ بجٹ جو ہے، یہ ہمارا بجٹ ہے۔ ہم انشاء اللہ پہرہ دیں گے اور مانیٹرنگ کریں گے پوری۔ اگلے سال ہم ان کو بتائیں گے، آئینہ دکھائیں گے کہ کہاں تک آپ اس کو صحیح Utilize کر رہے ہیں؟ ہم کسی خوش فہمی میں نہیں ہیں کہ یہ ہماری طرف سے کٹوتی کر رہے ہیں، ہم تو صرف ٹیسٹ کر رہے ہیں کہ عبدالاکبر صاحب فگرز کے ماسٹر ہیں اور وہ صحیح، ان کی نظر بھی تیز ہے، نظر بھی

کڑی اور ہاتھ بھی زور کا ہے مگر ابھی مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ محکمہ صحت پر اگر دو دن بھی بات کی جائے تب بھی کم ہے، اس محکمے میں اتنی غفلتیں، اتنا کچھ، اتنے کھلے ہیں کہ عبدالاکبر صاحب ان سے کیوں نظریں بچا رہے ہیں؟ کٹوتی کا مقصد تو یہ ہوتا ہے کہ ہم اس پر بحث کریں، اس کو چیک کریں، اس پر بات کریں ورنہ تو پھر سب لوگ اپنی اپنی کٹوتیاں واپس لے رہے، اگر آپ نے رسمی طور پر ہی چلانا ہے، تو اسکا تو مقصد ہی کچھ نہیں۔ اگر بات کی جائے، اب میں عوام کی صحت کی کیا بات کرونگی؟ اس کھلے میں تو میری بہن نرگس نے، ثناء اللہ صاحب نے، خود جاوید صاحب نے ان کے محکمے کی کافی بات کی ہے تو یہ محکمہ تو صحت دینے کی بجائے زندگی بھی نہیں دیتا بلکہ زندگی چھین رہا ہے۔ اس محکمے میں دیکھیں کہ اس کے اخرجات کتنے زیادہ ہیں؟ صرف Salaries جو 1.04 بلین ہیں اسکی اور یہ حیران ہوں میں کہ سولہ ہزار سٹاف ہے اور Salary جو ان کی بنتی ہے، وہ 1.04 بلین ہے۔ پھر جب ہم کتابوں میں دیکھتے ہیں اس محکمے کے اخراجات، ہائی مشینریز، مشینریز، اتنا کچھ ہے، دیکھیں Complete ہے، رجسٹرز بھی Complete ہیں، مشینریز بھی آتی ہیں، دوائیاں بھی ہوتی ہیں، Consume بھی ہو جاتی ہیں، سارا معاملہ خیر سے اچھا چل رہا ہے اور محکمہ بہت صحتمند ہے۔ منسٹری بھی بہت اچھی ہے اور وزیر صاحب ماشاء اللہ شاہ صاحب ہیں، اچھے ہیں۔ ان کو تو خود ایسی ماشاء اللہ کوئی ضرورت نہیں ہے، کافی Well up ہیں، ان کو تو فی الوقت شیر کی نظر رکھنے اور ریفارمز کرنے کی ضرورت ہے۔ دیکھیں جو مریض داخل ہوتا ہے، ان کو اگر بلڈ ٹرانسفیوژن، اور میں صفائی کی، صحت کی کسی چیز کی بات نہیں کرونگی وہ تو بہت باتیں ہو چکی ہیں اور سب پر عیاں ہیں، اب تو عوام بھی جانتے ہیں، اب تو سب لوگ جانتے ہیں کہ کیا حال ہے ہماری صحت کا؟ صحت تو ہمیں کہیں نہیں ملتی بلکہ جو ہسپتال میں جاتا ہے، اس کی زندگی بھی چھین لی جاتی ہے، وہ زندگی کیسی چھینی جاتی ہے؟ اگر اس کو بلڈ ٹرانسفیوژن ہوتی ہے تو سکریننگ سسٹم کو ذرا دیکھا جائے کہ ہمارے یہاں سکریننگ سسٹم کیا ہے؟ اگر ایک آپریشن ہوتا ہے تو اس کے ساتھ ہیپاٹائٹس ہو جاتا ہے، کینسر ہو جاتا ہے، یہ تو ہے ہمارا سکریننگ سسٹم۔ اسکے علاوہ اس بجٹ میں گرانٹس رکھے گئے ہیں او ایس ڈی کیلئے 10 million amount، تو میں حیران ہوں کہ ہیلتھ میں او ایس ڈی کا کیا کام؟ جبکہ پچھلی دفعہ او ایس ڈی کیلئے سات ملین تھے تو مجھے یہ وزیر صاحب بتائیں کہ کیا اس دفعہ انہوں نے او ایس ڈی بڑھا دیئے ہیں؟ اور ہیلتھ میں تو میرے خیال میں او ایس ڈی کا کلچر نہیں آنا چاہیئے۔ مجھے یہ وضاحت کر دیں کہ او ایس ڈی کس لئے؟ مشینیں، جہاں تک یہ ساری بیکار، آپریشن تھیٹر کا برا حال اور پھر یہ اپریل میں جو دھماکہ ہوا مردان میں، سب لوگ دیکھ رہے

تھے کہ کتنی جانیں ضائع ہو رہی تھیں اور کوئی ایمبولینس نہیں تھی کہ وہاں سے لیکر آئے حالانکہ وزیر صاحب تو خود ماشاءاللہ کرائے پر ایمبولینس لیکر بھجوا سکتے تھے، کتنا نقصان ہوا اور جیسے دوسرے ممبران نے اپنے اپنے حلقوں کی بات کی، تو میں اپنے حلقے کی بات نہیں کرونگی، جہاں تک میرے اپنے گاؤں کا تعلق ہے تو وہ لوگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بی بی! مختصر کریں اپنی بات، آٹھ دس سپیکرز اور نے بھی بولنا ہے۔

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: جناب سپیکر، میں پہلی دفعہ بول رہی ہوں اور۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دس دن اور دونگا لیکن آج مختصر کریں۔

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: مختصر تو یہی ہے کہ صحت کے بارے میں مجھے بہت کچھ کہنا تھا لیکن میں نہیں کہونگی۔ سب لوگوں نے کہہ دیا کہ صفائی، ہمارے گاؤں میں اب تو حال یہ ہے کہ ہسپتال اس وقت تو موجود ہیں لیکن وہ حکیم کی پوڑیاں کھا لیتے ہیں۔ جو لوگ Afford کر سکتے ہیں تو وہ شہروں میں آ جاتے ہیں، پھر شہروں میں بھی ان کا یہ حال ہوتا ہے۔ میں تو یہ کہتی ہوں کہ یہ محکمہ توTotally privatize کر دینا چاہیئے، عوام کو تو اس سے کوئی فائدہ نہیں ہے، جو لوگ Afford کر سکتے ہیں وہ تو ویسے بھی پرائیویٹ سے اپنا علاج کریں گے، حکومت کو ریونیو بھی ملے گا اور جو لوگ نہیں کر سکتے تو ان کا گزارہ عطائیوں اور ہومیوپیتھک اور حکیموں سے تو ہو ہی رہا ہے۔ تھینک یو، سر۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: سید مرید کاظم شاہ صاحب۔

مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ: شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی نہیں، ابھی نہیں۔ آپ بیٹھ جائیں، ان کو فلور دے دیا ہے۔

جناب محمد علی خان: ایک منٹ لیتا ہوں، ایک منٹ۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں جی۔

جناب محمد علی خان: ایک منٹ، سر۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مرید کاظم شاہ صاحب۔

جناب محمد علی خان: ان کے بعد۔

مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ: سر! بہت سی باتیں ہو چکی ہیں۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں رات بارہ بجے تک آپ سب کو بٹھاؤں گا۔ یاد رکھیں اگر کم کم بولیں گے تو یہ کام نمٹا دیں گے ورنہ رات بارہ بجے تک۔۔۔۔۔۔(تالیاں)

مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ: شکریہ، سر۔ سر، یہ بات کافی ہو چکی ہے، میں بالکل ایک منٹ لونگا۔ جناب والا، یہ شاہ صاحب نئے ہیں، ویسے بھی سادات کا کام ہے لوگوں کو Facility دینا چونکہ یہ ان کی خاندانی ایک چیز ہے منصب میں آنا اور اس میں آتا ہے کہ یہ سید لوگ خادم ہوتے ہیں جی۔ سر، بات یہ ہے کہ ہیلتھ کے معاملے میں جو ہمارے ہسپتالوں کا حشر ہے، جس طرح پیر صابر شاہ صاحب نے کہا ہے، یہ بہت برا ہے کہ اگر میں اپنے ڈی آئی خان کے ہسپتال کی بات کرتا ہوں، انشاء اللہ اگر شاہ صاحب اچانک جائیں تو جائیں گے صحتمند اور آئیں گے بیمار ہو کر، اتنی بدبو اور اتنی غلط باتیں ہوتی ہیں تو میں شاہ صاحب سے صرف یہ ریکویسٹ کرونگا کہ مہربانی کر کے آپ اچانک صرف دورہ کریں اور حالت دیکھیں پھر اس پر ایک ایسا ایکشن لیں، پھر کسی کے پریشر میں نہ آئیں اور آپ اس پر ایکشن لیں۔ دوسرا سر، زیادہ تر آج کل لوگ بیمار جب ہوتے ہیں تو شہروں کی طرف آتے ہیں تو جب تک آپ دیہاتوں میں ڈاکٹرز اور Facilities فراہم نہیں کریں گے، اس وقت تک آپ کا کوئی بھی ڈسٹرکٹ ہسپتال کامیاب نہیں ہوگا کیونکہ اس پر اتنا بوجھ بڑھ جائے گا کہ وہ اس قابل نہیں ہوگا کہ اس کا بندوبست کر سکے۔ میں صرف یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ مہربانی کر کے بی ایچ یوز، آر ایچ سیز اور یہ جو ڈسپنسریز ہیں، ان کو فعال بنایا جائے تاکہ مریض دیہاتوں سے شہروں کو نہ آئیں اور میں شاہ صاحب سے یہ بھی ریکویسٹ کرتا ہوں، اگر ڈاکٹرز کی کمی جس طرح ہے اور پبلک سروس کمیشن آپ کو ڈاکٹرز نہیں فراہم کر رہا تو آپ مہربانی کر کے کنٹریکٹ پر ڈاکٹرز لیں اور ہر آر ایچ سی، بی ایچ یو میں ڈاکٹرز تعینات کریں تاکہ یہ چیز ختم ہو جائے اور جس طرح سٹی میں کم ہیں یا بہت ہیں، آپ دوائیاں دے رہے ہیں کہ یہ دیہاتوں میں پہنچائیں تو میرے خیال میں انشاء اللہ یہ مسئلہ بہت جلدی حل ہو جائے گا اور خاصکر صفائی پر توجہ مرکوز رکھیں کیونکہ صفائی نہ ہوئی تو جو بیمار ایک دن بعد مرے گا، وہ دو دن پہلے مر جائے گا تو یہ میری ریکویسٹ ہے کہ شاہ صاحب اس پر توجہ دیں اور میں اپنی کٹوتی واپس لیتا ہوں۔ مہربانی۔

جناب سپیکر: مخدوم صاحب! ایسے بات نہیں بنے گی، بجٹ کے بعد ان کو ساتھ لے جائیں اور ایک ایک ہسپتال میں ان کو پھرائیں تب صاف ہونگے۔ منور خان ایڈوکیٹ صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر، دا یو منٹ را کړئ، جی دا یو منټ ما ته را کړئ۔

جناب سپیکر: د منور خان نه پس۔ منور خان، پلیز۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو، سر۔ سر، یہاں پر تو سب نے اپنے اپنے حلقوں کی بات کی ہے تو میں بھی اپنے لکی مروت میں ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال کی بات کروں گا جو کہ آرمی کے زیر کنٹرول ہے۔ سر، وہاں پر آرمی پڑی ہوئی ہے اور جو بھی مریض ادھر جاتا ہے، بندوق کے نوک پر وہ ہسپتال میں داخل ہوتا ہے اور لکی میں جو سٹی ہسپتال ہے، اس کی حالت میں تو یہاں پر بیان نہیں کر سکتا اور منسٹر صاحب سے بھی میں نے ریکویسٹ کی ہے کہ آپ کم از کم لکی سٹی ہسپتال کا دورہ کریں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ سارے لکی ڈسٹرکٹ کا پریشر لکی سٹی ہسپتال پر ہے کیونکہ جو ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال ہے، وہ بالکل بند پڑا ہے اور ایک ایسی جگہ پر بنایا گیا ہے کہ وہاں پر کوئی آبادی نہیں ہے اور وہاں پر ڈی ایچ کیو پر جو Huge amount خرچ ہوئی ہے لیکن وہاں پر ایکسرے، جتنی بھی مشنری ہے، وہ اسی طرح بند پڑی ہوئی ہے تو میں جناب منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ کروں گا کہ سارا پریشر لکی سٹی ہاسپٹل پر ہے اور اس دفعہ ان کو ایمرجنسی ڈرگز بھی Provide نہیں کئے گئے۔ بڑے افسوس کے ساتھ مجھے یہ کہنا پڑتا ہے کہ جہاں بھی ایکسیڈنٹ ہوتا ہے، جو بھی ایمرجنسی ہوتی ہے تو لکی ہسپتال میں آتی ہے اور ان کیلئے ایمرجنسی ڈرگز ابھی تک نہیں ہیں وہاں پر۔ سر، لکی ڈسٹرکٹ ہے لیکن وہاں پر ابھی تک بلڈ بینک بھی نہیں ہے تو میں جناب منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ کروں گا کہ وہاں پر بلڈ بینک اور ایمرجنسی کے جو ڈرگز ہیں اور ایمرجنسی روم، وہ Provide کریں اور ہمارے ساتھ دورے پر آجائیں اور معلوم کریں کہ وہاں کیا حالت ہے ہسپتال کی؟ تو اس سلسلے میں میں ریکویسٹ کروں گا کہ یہ ہمارے ساتھ ۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! ان کے Notes ذرا لیا کریں۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: یہ ہمارے ساتھ وعدہ کریں کہ لکی آئیں گے اور وہاں پر یہ وزٹ کریں تو اسی کے ساتھ میں اپنی تحریک واپس لیتا ہوں۔

Mr. Speaker: Thank you. Ji, Fazal Ullah Sahib!

مولوی عبیداللہ: حمداً والصلواۃ للہ وعلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ ایک مشہور کہاوت ہے ۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کہاوتیں چھوڑ دیں جی، بات کریں۔

مولوی عبیداللہ: یو منٹ جی، یو منٹ۔ "جانم نمی دارم ۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ایک منٹ مانگ رہے ہیں، تو ایک منٹ ہے بس۔
مولوی عبید اللہ: میں یہی عرض کر رہا ہوں شاہ صاحب سے آپکی وساطت سے۔۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: کہاوتیں چھوڑ دیں۔
مولوی عبید اللہ: یہاں پر صحت کے متعلق بات ہوتی ہے تو ہمارے جو ممبران صاحبان ہیں، ہر ایک یہی کہتا ہے کہ میرے پاس سہولیات موجود نہیں، آر ایچ سیز نہیں ہیں، بلڈ بینک نہیں ہے وغیرہ وغیرہ لیکن ہمارے ضلع کوہستان کے صدر مقام میں ہاسپٹل کا وجود ہی نہیں ہے۔ میں شاہ صاحب سے یہ کہوں گا کہ یہ ایک عجیب اور انوکھی بات ہے کہ یہ جتنے اضلاع ہیں، ان میں سب سے بڑا ضلع میرا ہے اور آج تک ہمارے کوہستان ضلع میں کوئی ہاسپٹل ہے ہی نہیں۔ یہ فقط کوہستان کیلئے ضلع نہیں ہے، چونکہ چین کے ساتھ ہمارا کوہستان Connect ہو رہا ہے، ہر ایک کیلئے ایک ہاسپٹل ہونا چاہیئے لیکن آپ یہ نوٹ کریں کہ ہمارے۔۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: شاہ صاحب! انہوں نے کٹ موشن تو نہیں لایا لیکن بات ان کی سننے کی ہے۔ بس آپ بیٹھ جائیں، یہ خصوصی۔۔۔۔۔۔۔۔
مولوی عبید اللہ: آپ مہربانی کر کے ان کو خصوصی ہدایت جاری کریں۔
جناب سپیکر: خصوصی ہدایات دیں ان کیلئے۔ ملک حیات خان صاحب۔
ملک حیات خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب، ما محکمه صحت باندے چه کوم د کټوتئ تحریک راوړے دے، صرف دے د پاره چه منسټر صاحب ته خپل یو څو تجاویز پکښ پیش کړے شمه۔ زمونږ نورو معزز ممبرانو په دے باندے تفصیلی خبرے اوکړے، زۀ Repetition نه غواړمه خو څو پورے چه کومه Periphery ده، که هغه ډسپنسریز دی، بی ایچ یوز دی، آر ایچ سیز دی یا ډی ایچ کیو هاسپټلز دی، دا د ډاکټرز په لحاظ باندے، د سټاف په لحاظ باندے، د Equipments په لحاظ باندے فعال شوی نه وی نو کوم ټیچنگ هاسپټلز چه دی، په دے به دا رش هم دغه شان سیوا وی او د هغوی د زیات رش د وجے نه به زۀ دا اووایم چه د هغوی د صفائی نظام هم ابتر دے۔ دغه شان زمونږ په بعض Peripheries کښ چه آر ایچ سیز، بی ایچ یوز یا ډی ایچ کیوز جوړ هم دی نو په هغے کښ ډاکټران نشته او که ډاکټر دے هم نو د هغه آرډر په هغه ځائے باندے

وی خو په ډیوټئ باندے به هغه څوک اونه وینی۔ دغه شان د نور سټاف هم دغه حالات دی۔ کوم Equipments چه دی، په هغے باندے تجربه کار خلق نشته او د عمل خلق پرے نشته، هغه هم دغه شان Useless زمونږ په ضلعو کښې پراته دی۔ زهٔ یو تجویز د خپل طرفه دا پیش کوم منسټر صاحب ته چه د نیورو سرجن او نیورو فزیشن دا مسئله ټولو ضلعو کښې ډیره زیاته شوے ده نو چونکه په ډی ایچ کیو هاسپټل کښې د نیورو سرجن یا د نیورو فزیشن پوسټ نه وی نو زما دا تجویز دے چه په ټول ډی ایچ کیوز کښې، ټوله صوبه کښې د د نیورو سرجن یا د نیورو فزیشن یا دواړه پوسټونه Create شی او دغه ضلعو ته د دا نیورو سرجن لاړ شی چه دلته کښې دا رش کم شی۔ دغه شان زهٔ به دا اووایم چه Institutional Based Practice چه کوم وو نو زمونږ سابقه ایم ایم اے حکومت کښې چه کله دا ختمیدو نو په هغے کښې د حکومتی رکن په حیثیت باندے یو زهٔ او یو زمونږ ملک امیرزاده چه د سوات کالام سره ئے تعلق لرو نو مونږ په فلور آف دی هاؤس د هغے مخالفت کړے وو، هم دا وجه وه چه نن زمونږ دا کوم مریضان دی او په ډیگری ګارډن کښې چه زمونږ ډاکټران ناست دی، زهٔ په افسوس سره وایمه چه د هغوی دغه خلق انتظار کوی، نه اے سی وی، نه په یخنئ کښې د هغوی څه بندوبست وی۔ بیا چه هغوی ته کوم ټیسټونه لیکی دا ډاکټران صاحبان نو هغه یو پنډ ټیسټونه وی ځکه چه په لیبارټریز کښې په ایکسرے کښې د هغوی کمیشن وی، Percentage وی او نن سبا خو دا Percentage د هغوی دے حده پورے رسیدلے دے چه د حج او عمرے ویزے۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دے کټ موشن ته راشئ، لږ مختصر کړئ خبره۔

ملک حیات خان: د هغے سره سره، افسوس سره زهٔ وایم چه بعضے ډاکټران صاحبانو له دغه دوایانو کمپنیانو والا کورونه هم جوړوی۔ زمونږ صوبه کښې عموماً او مالاکنډ ډویژن کښې خصوصاً د هیپټاټس سی مرض ډیر زیات سیوا دے۔ زکوٰة فنډ چه هغه خرد برد کیږی لګیا دے، د وزیراعظم یو پروګرام مخکښې وو، هغه اوس ختم شوے دے، زهٔ منسټر صاحب ته دا تجویز پیش کوم چه په هیپټاټس سی باندے ایک لاکھ، بیس هزار روپئ خرچه راځی، کوم چه غریب عوام دی هغوی نه شی برداشت کولے، د هغوی د پاره د دوئ څه اقدامات اوکړی۔ چونکه شاه

صاحب زمونږ ډیر شریف او ښه خاندانی سړے دے، د هغے وجے نه د هغوی په نوټس کښې د دے خبرے راوستو نه پس زهٔ خپل تحریک Withdraw کوم۔

<u>جناب سپیکر</u>: جناب قلندر خان لودھی صاحب۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی</u>: جناب سپیکر، میں میرے خیال میں اپنی بات ایشیاء کے سب سے بڑے ہاسپٹل، ایوب میڈیکل کمپلیکس سے شروع کروں گا۔ جناب سپیکر، اس کو 'Grant-in-aid to Ayub Medical Hospital Complex' انیس کروڑ، بائیس لاکھ، آٹھ ہزار دو سو دس روپے ملے جبکہ Revised estimates اس کے اکیس کروڑ، چالیس لاکھ، تیرہ ہزار چار سو دس روپے ہیں اور اس میں دو کروڑ، پندرہ لاکھ، چونسٹھ ہزار نو سو روپے زیادہ خرچہ آیا، میں یہاں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا اس کا کوئی آڈٹ ہوتا ہے، کوئی آڈٹ کیا جاتا ہے اس کا؟ مطلب ہے کہ مریض زیادہ Attend کئے گئے ہونگے، زیادہ دوائیاں دی گئی ہونگی تو اس کے تحت او پی ڈی میں جو Receipts ہوتی ہیں، ان کا بھی کوئی ریکارڈ دیکھا جائیگا کہ اس سے ذرا چیک ہو جائے کہ یہ کتنے پیسے خرچ کئے گئے ہیں یا کس طریقے سے خرچ کئے گئے ہیں؟ اور اس کے ساتھ Treatment جو دیا گیا ہے، جو سہولیات دی گئی ہیں، آیا اس میں کتنی بہتری لائی گئی ہے؟ اور دوسرا جو جو رقم آپ مانگیں گے، یہ بیس کروڑ، چوہتر لاکھ، اڑتالیس ہزار روپے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایوب میڈیکل کمپلیکس ایشیاء کا بڑا ہسپتال ہے پانچ ڈسٹرکٹس کا، اس پر خصوصاً بوجھ ہے، زلزلے کے حالات گزرے، اس کو اس سے بھی زیادہ اگر گرانٹ دی جائے تو میں اس کی بھی حمایت کروں گا لیکن ایک جگہ آکر انہوں نے 2007-08 میں اخبارات کیلئے، نیوز پیپر وغیرہ کیلئے نو لاکھ، پچاسی ہزار اور بیس روپے رکھے، Revised میں پندرہ لاکھ، چون ہزار، تین سو اسی روپے ہو گئے اور یہ صرف اخبارات کیلئے پانچ لاکھ، انسٹھ ہزار، تین سو ساٹھ روپے انہوں نے زیادہ مانگ لئے ہیں تو یہ بات سمجھ سے بالاتر ہے۔ جناب سپیکر، میں آپ کی وساطت سے اپنے محترم وزیر صاحب کی توجہ ایوب میڈیکل کمپلیکس جو کہ ایک بہت بڑا یونٹ ہے ایشیاء کا، کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ واقعی اس کی صفائی کی ایک ایسی بدانتظامی ہے، کتنا بڑا یونٹ ہے لیکن اس میں بڑی شرمندگی ہوتی ہے، وہ اس طرح کہ جب آدمی اس میں جاتا ہے، دیکھتا ہے کہ کتنا بڑا یونٹ ہے، گورنمنٹ نے یا جس نے بھی اس پر اتنی انوسٹمنٹ کی ہوئی ہے لیکن اس کا کوئی انتظام ٹھیک نہیں ہے، صفائی کے انتظامات تو بالکل اس کے جناب والا، خراب ہیں۔ اس کے واش رومز کے پائپس پھٹے ہوئے ہیں، ان سے گندگی گر رہی ہے، ان کی بدبو ہر وقت پورے ہسپتال میں پھیل رہی ہے۔ جب ان سے پوچھا جاتا ہے، ایم ایس سے بات ہوتی ہے، ایگزیکٹیو سے بات ہوتی ہے تو وہ بیچارے کہتے ہیں کہ

ہمارے پاس تو پانی ہی نہیں ہے۔ابھی میرے خیال میں ایک ٹیوب ویل دیا گیا ہے ان کیلئے،ان کے ہسپتال کیلئے، اتنے بڑے یونٹ کیلئے پانی تک نہیں ہے کہ وہ پانی سے اس کی صفائی کروائیں اور اس کے ساتھ ساتھ جی اس میں اتنے زیادہ مریض ہوتے ہیں، لوگ آتے ہیں، باہر سے غریب لوگ ہیں، ٹھیک ہے ان کیلئے باہر بھی جگہ نہیں ہوتی لیکن اب تو ان کیلئے کچھ اور بھی آسانی بنائی گئی ہے لیکن یہ ہے کہ اس میں وزیر صاحب کی توجہ چاہونگا اور ان سے ریکویسٹ کروں گا کہ یہ ایک وزٹ رکھیں، ان کے ساتھ ہم ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد کے سارے نمائندے ہونگے، ہم ان کو Point out کریں گے، ان کو تجاویز دیں گے، وہاں یہ ایگزیکٹیو اور ایم ایس اور سارے ڈاکٹروں کے ساتھ بیٹھیں اور اس کیلئے کوئی Proper حل نکالیں چونکہ ان کے کنٹرول میں یہ جو صفائی والا عملہ ہے، بالکل کسی کے کنٹرول میں نہیں ہے، انہیں جب بھی کوئی کام کیلئے کہتا ہے تو یہ ہڑتال پر آجاتے ہیں۔اس کیلئے کوئی ایسی بات سوچی جائے، کوئی Incentive ان کیلئے رکھی جائے، کوئی ایسی ان کیلئے Charm رکھی جائے جس سے وہ بخوشی کچھ اپنا کام کرے کیونکہ صفائی بہت ضروری ہے جی۔اس کے بعد جی، جیسے عباسی صاحب نے بات کی، بات یہ ہے جی کہ بات ہم کر لیتے ہیں، مسئلہ ہے پریکٹیکل کا، پانچ اضلاع میں زلزلہ آیا جناب سپیکر، بہت بڑی تباہی ہوئی، لاکھ انسان تقریباً شہید ہوئے اور لاکھوں ہی اس میں اپاہج اور اس طرح سے معذور ہو گئے تو اس میں ہمارے جتنے بھی یونٹس ہیں باقی کنسٹرکشن کے، روڈز بھی ہمارے تھے، سکول بھی تھے اور اس کے بعد ہیلتھ کے، یہ سارے یونٹس ہمارے تباہ ہو گئے لیکن ہمارے ساتھ جو Tragedy ہوئی، وہ یہ ہوئی کہ پچھلے سال کے اے ڈی پی 2007 میں اس وقت کی گورنمنٹ نے اسلئے اے ڈی پی سے ہمارے روڈز وغیرہ اور باقی چیزیں نکال دیں کہ زلزلہ میں آپ آگئے ہیں اور آپ سب چیزوں کو زلزلے میں ڈالیں، بہت بڑی Aid آگئی ہے۔اب زلزلے کی جو Strategy بنتی ہے، وہ اسلام آباد میں بنتی ہے چونکہ یہ صوبہ ہے اور یہ سارا مسئلہ اس صوبے میں آتا ہے تو میری ریکویسٹ ہے کہ میں اپنی بات کو زیادہ لمبا نہیں کروں گا لیکن اب تو ہمیں کچھ نہیں ملتا تو یہ میں اپنے ہاؤس سے ریکویسٹ کرتا ہوں، سب کی ضروریات ایک جگہ لیکن ان پانچ اضلاع کی ضروریات سب سے Priority پر ہونی چاہیئے اور کم از کم، اس اے ڈی پی میں ہمیں انیس بی ایچ یوز ملے ہیں جن میں میرے حلقے کا ایک ہے تو اس سے ہم کیا کرینگے اور ایرا کی Strategy ہم بنا نہیں سکتے کہ ان کی ایرا کو نسل بن گئی ہے، اب پیرا سے چیز جائیگی، پھر وہ کونسل میں جائیگی، پھر وہ ایرا کے پاس آئیگی تو نہ ہمارے اتنے وسائل ہیں، نہ ہم کچھ کر سکتے ہیں تو آپ کی وساطت سے میری ریکویسٹ ہے گورنمنٹ سے کہ یہ تیس

ڈسپنسریاں جو آپ کی ہیں اے ڈی پی میں اور دس دس بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز کو آپ اپ گریڈ کر رہے ہیں، یہ Kindly اگر ان پانچ ضلعوں میں Need base پر اگر ہمیں دے دیں تو یہ پورے صوبے کی ایک مہربانی ہو گی پانچ متاثرہ اضلاع کے ساتھ۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر: تھینک یو، جی۔ اکرم خان درانی صاحب! کچھ اچھی تجویز دے دیں مختصر سی۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): محترم سپیکر صاحب، ستاسو شکریه چونکه هیلتھ منسٹر پخپله هم په دے کښې ډیره زیاته دلچسپی لری او مونږ کوشش کوؤ چه داسے څه تجاویز ورکړو دوئ ته چه هغه د عام خلقو ضروریات دی چه هغه پوره شی۔ ما بجټ سپیچ کښې هم د دے لږ وضاحت غوښتے وو چه مخکښې به چه چرته داسے په روډ باندے ایکسیډنټ اوشو، ایمرجنسی به وه، چا ته هارټ اټیک اوشو یا نور څه نو دے د پاره مونږ په لویو هسپتالونو کښې ایمرجنسی فری کړه او بیا چه د هغے ښه نتائج راغلل نو بیا مونږ پوره صوبه کښې فری کړه نو زمونږ به دا گزارش وی چه دوئ لږ د هغے متعلق هم خبره اوکړی چه آیا هغه پالیسی بدستور جاری ده او په ټوله صوبه کښې به ایمرجنسی خلقو ته فری ملاویږی؟ بل جی په دے کښې عام خلقو ته چه تکلیف دے، هر سړے دا نه شی کولے چه دے لویو هسپتالونو ته راشی، مونږ هم په خپل وخت کښې یو کوشش کړے وو چه هر ځائے کښې په بی ایچ یوز کښې، په آر ایچ سیز کښې هلته مقامی سهولت ورکړو نو په دے کښې مونږ هم یوه پالیسی جوړه کړے وه لکه څنگه چه دلته زمونږ بل ورور، ما نه هیر شو چه چا اووئیل، څنگه چه ټیچرز یا لیکچررز په کنټریکټ باندے، هم داسے زمونږ سره ښه کوالیفائیډ ډاکټرز هم شته نو په هغه وخت کښې هم مونږ په کنټریکټ باندے ډاکټران اغستی وو او چه چرته په بی ایچ یو کښې ضرورت وو، په آر ایچ سی کښې ضرورت وو نو په دے پالیسی باندے چه منسټر صاحب او گورنمنټ نظرثانی اوکړی او چرته یو لسټ رااوغواړی چه په صوبه کښې کوم یو داسے بی ایچ یو دے چه په هغے کښې ډاکټر نشته او کوم ځائے آر ایچ سی دے او په ایمرجنسی بنیاد باندے هغے ته په کنټریکټ باندے ډاکټران ورکړے شی او هلته کار شروع شی نو هر یو کلی کښې، هر یو ځائے کښې به هلته ډاکټر صاحب وی۔ بل مونږ خپله هم کوشش کړے وو چه د کلو هسپتالونو کښې زیات د ایمبولنس تکلیف وی، خاصکر تحصیل هیډ کوارټر هاسپټل، آر ایچ سیز

کښې نو یو په دے کښې هم که څه کمے پاتے شوے وی نو زمونږ به دا گزارش وی چه د ټولو لسټ راواوغوښتے شی او چه چرته تحصیل هیډکوارټر هاسپټل دے ، چرته آر ایچ سی دے ، په هغے کښې د د یو ایمبولنس انتظام اوشی او چرته چه په دے صوبه کښې بلډ بینک نشته دے ، ضرورت دے هلته د وینے ، زما خیال دے چه څنگه د لکی منورخان خبره اوکړه ، مونږ سپورټ کوؤ ، په هغے کښې که نه وی خو یو شے مونږ راوستے وو چه هغه د تهیلی سیمیا چه څومره بیماران دی په سرکاری هسپتالونو کښې، د دے علاج نه وو، د دے د پاره فاؤنډیشنز دی، څنگه حمزه فاؤنډیشن دے ، نور څه داسے دی نو هغے کښې مونږ دا وایو چه مونږ یوه پالیسی راوړه چه په هر یو هسپتال کښې به یو یونټ د تهیلی سیمیا چه څومره خلق دی، د هغوی علاج کوی نو که دوئ په هغے باندے هم لږ نظرثانی اوکړی۔ بل په دے ځائے کښې یو ایم آر آئی وه او یو سی ټی سکین وو، مونږ کوشش اوکړو، تقریباً په مختلف هسپتالونو کښې ایم آر آئی، سی ټی سکین ورکړی دی خو چه چرته دور دراز اضلاع دی چه د هغے خلقو دلته راتلل نه شی کیدے ، هغے د پاره هلته د سی ټی سکین، د ایم آر آئی انتظام اوشی او هغه خلق چه د ایکسرے د پاره دلته راځی نو هغوی له د مقامی سهولت انتظام هم اوشی۔ دلته زمونږ ډیر گران وررور ثناء الله خان خبره اوکړه، زمونږ د پاره ډیر قابل احترام دے ، دوئ یو میډیکل کالج شروع کړے وو، زۀ لږ وضاحت کول غواړمه چه کله مونږ راغلو نو د هغے د څلورم کال سټوډنټس وو چه د هغوی Registration, affiliation نه وو شوے ، نو زمونږ په حکومت د گومل میډیکل کالج رجسټریشن هم اوشو او Affiliation ئے هم اوشو او بیا ما د وفاقی گورنمنټ سره په Fifty, fifty بنیاد باندے هغے میډیکل کالج ته ډیرھ ارب روپئ هم منظورے کړے چه هلته به میډیکل کالج وی۔ زۀ خپله ډیرو ته تلے وومه، چه هسپتال ته لاړم، ما ته التی راغله، نو زۀ به منسټر صاحب ته وایم چه د دوئ سره لاړ شی او هیډ کوارټر هاسپټل کښې چه څومره په دے څو کالونو کښې کار شوے دے ، زۀ به هم تاسو سره یم، د دوئ د طرف نه گزارش کوم چه تاسو خپله ډیرو کښې هغه هسپتال اوگورئ چه هغے کښې څومره کار شوے دے؟ نو دا اوس یو مسئله غوندے ده۔ خیبر میډیکل کالج وو، د دے صوبے د خلقو ډیمانډ وو، هغے نه مونږ خیبر میډیکل

یونیورسٹی جوړه کړه۔ هغه د دے سهولت د پاره وه چه دلته کښې زمونږ خپل میډیکل کالجونه دی، مونږ ته به دا تکلیف نه وی، د هغے Affiliation, registration به هم د هغے سره کیږی او هلته نه چه کوم ټیم راشی نو هغوی په مختلفو طریقو باندے بیا بهانے کولے چه دا شے کم دے او دا شے کم دے، نو مونږ اووئیل چه منسټر صاحب د لږ، چونکه هغه یونیورسټی بنیاد دے، هغے ته د خصوصی توجه ورکړے شی۔ خیبر میډیکل یونیورسټی ده او د هغے سینئر کسانو سره یو میټنګ د اوشی چه د هغوی څه مشکلات دی چه په هغے کښې دوئ، نو زه۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اکرم خان صاحب، دا میټنګ ما کړے وو، دا لږ وضاحت به کوئ چه دا خیبر میډیکل یونیورسٹی ډیره Crisis کښې ده، ټول ټیچرز ترے روان دی، دے باندے خصوصی توجه پکار ده۔ تاسو به هم کښینئ او دوئ به هم کښینی چه دا مسئله حل کړئ۔ زهٔ ئے هغه شپه ډنر له غوښتے ووم او ډیره Serious مسئله ده۔ ټول ټیچرز ترے روان دی نو دے باندے روستو به تاسو لږ چیمبر کښې ما سره کښینئ، دا مسئله به حل کوؤ۔ بس اوس تاسو مخکښې۔۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: او زهٔ باقی شکریه ادا کوم او چونکه هیلتھ ډیره اهم شعبه ده، په هغے کښې به مونږ انشاءالله تجاویز هم ورکوؤ چونکه تاسو اجازت راکړو، زهٔ لیټ شوے ووم، هلته ډیر خلق راغلی وو او منسټر صاحب Dynamic غوندے سړے دے، هغوی به انشاءالله په دے کښې کار کوی او مونږ به ئے سپورټ کوؤ او زهٔ خپل تحریک واپس اخلم۔

جناب سپیکر: شکریه جی، Thank you very much.۔ ڈاکٹر اقبال دین صاحب۔

ڈاکٹر اقبال دین: شکریه، سپیکر صاحب۔ زما کټ موشن د دے صحت متعلق یو د فګرز حوالے سره دے او یو د صحت د محکمے د Objects and functions په حوالے سره دے۔ ړومبے د فګرز په حوالے سره عرض دا دے چه په صفحه 1208 باندے Endowment Fund په حوالے سره لس کروړه روپئ 08-2007 په Revised budget کښې او 09-2008 کښې هم دی، دس کروړ او بیا په صفحه 1211 باندے یو د Others په عنوان سره لس کروړه روپئ دی، یو د سبسډیز په حوالے سره دس کروړه روپئ دی او بیا Total grant subsidies and write off

loans په حوالے سره په 2007-08 کښې تیس کروړ، پچیس لاکھ روپئ دی۔ په Revised کښې تینتیس کروړ، چورانوے لاکھ، پچھتر هزار روپئ دی او دے ځل بیا بتیس کروړ، بیس لاکھ روپئ دے کښې ډیمانډ شوے دے نو دا نه پوهیږو چه دا 'Endowment او دغه 'Write off loans' دغه 'Subsidies' ، دغه 'Others' ، fund' دا یو دی او که بیل بیل دی؟ په دے حوالے سره به منسټر صاحب نه وضاحت غواړو۔ دوئمه خبره دا ده چه د Objects and functions په حوالے سره صحت محکمه ډیره اهمه محکمه ده۔ د دے په باره کښې دلته مقررینو ډیرے ښے خبرے اوکړے خصوصاً زمونږ مشر، پیر صابر شاه صاحب د دے په حوالے سره چه کوم تجویزونه پیش کړل، هغه ډیر د قدر وړ دی۔ زهٔ نور ډیر اهم څیزونو طرف ته د دے ایوان توجه راګرځول غواړمه۔ محترم سپیکر صاحب، په دے ټائم کښې زما ژوند، ستاسو ژوند، د دے اراکینو ژوند او د ټول صوبے د عوامو ژوند په خطره کښې دے، هغه په دے حوالے سره چه په دے ټول ملک کښې او په دے صوبه کښې دو نمبر دوایانے ډیر په کثیر تعداد سره په مارکیټ کښې دی۔ ما او تاسو ته پته نه لګی چه ډاکټر مونږ له دوائی اولیکله او میډیکل سټور نه مونږ کومه دوائی راوړه چه دا ما له ژوند رابخښی او که دا ما له مرګ رابخښی؟ دا یو ډیر اهم شے دے۔ د دے نه علاوه دا ده چه په دے ملک کښې د دوایانو استعمال انتهائی زیات شوے دے، Quackery انتهائی زیاته شوے ده، Unqualified خلق لګیا دی خلقو له د دوایانو په نوم باندے زهر ورکوی۔ نور خو پریږدئ چه د ګورنمنټ د طرف نه د دغے محکمے اهلکاران چه مونږ د یو مقصد د پاره بهرتی کړی دی، مثلاً ایل ایچ ډبلیوز چه خصوصاً د هغوی کار زمونږ د مئیندو خوئیندو سره دے او هغوی ته دا پته نه وی چه دا کوم میډیسن چه مونږ دوئ له د ډاکټرانو په حیثیت باندے تجویز کوؤ، هغوی د دغے میډیسن د Side effects نه خبر نه دی، هغوی لګیا دی Pregnant women ته دغه دوایانے ورکوی او د دغے محکمے د چهتریٔ لاندے دا دوایانے ورکولے کیږی لګیا دی او ورځ په ورځ په دے ملک کښې د سپیشل چلډرن اضافه کیږی لګیا دے۔ دا ډیر اهم څیزونه دی۔ د ویکسینیشن په باره کښې زمونږ مشر خبره اوکړه چه شارټ ایکسپائری ویکسینز دی، شارټ ایکسپائری ویکسین نه علاوه بله اهمه خبره دا ده چه کوم ویکسین

چه راځی، د هغے کولنګ یو چینل دے چه هغه کول چینل څه وختے بلاک شی، زمونږ په دے دیهاتو کښی چه بجلی نه وی، په هسپتالونو کښی دا ویکسینز پراته وی، یو ورځ دوه ورځے بلکه هفتے هفتے پورے بجلی نه وی نو هغے نه پس چه دغه کول چینل بلاک شی نو هغه ویکسینز ایکسپائر شی بلکه هغه زهر شی۔ دغه طرف ته ډیره زیاته توجه راګرځول غواړی۔ بله خبره دا ده چه څنګه زمونږ مشر، پیر صابر شاه صاحب هم دے طرف ته اشاره اوکړه چه په دے دارلحکومت باندے ډیر زیات دباؤ دے د مریضانو، هر څومره چه مونږ دلته کښی غټ هسپتالونه جوړو خو بیا هم د ټولے صوبے نه عوام دغه طرف ته راځی۔ بیا دغے هسپتالونو کښی د خلقو سهولت د پاره مونږ سرائے ګانے جوړو نو بهتره خبره به دا وی چه کیټګری بی هاسپټلز، کیټګری سی هاسپټلز، کیټګری ډی هاسپټلز د ضلعے په سطح باندے، د تحصیل په سطح باندے، د بی ایچ یو په سطح باندے هغه هسپتالونو ته مکمل طورباندے هر قسمه سهولیات ورکړے شی۔ زمونږ دا ایجنډا پکار ده چه د هر یونین کونسل په سطح باندے چه دوه درے بی ایچ یوز نه وی چه کم ازکم یو بی ایچ یو وی هلته۔ د بی ایچ یوز په حوالے سره یو بله خبره کول غواړمه چه تیر حکومت بی ایچ یوز ته د ډاکټرانو مهیا کولو د پاره، هغوی ته میډیسن رسولو د پاره او د هغوی Maintenance د پاره دا شے ایس آر ایس پی ته حواله کړو او تر اوسه پورے یو کال نه زیاته عرصه اوشوله، زما په حلقه کښی چه څو پورے ما ته معلومات دی، یو بی ایچ یو ته هم ډاکټر نه دے رسیدلے، هغوی ډاکټر نه دے ورکړے بلکه دا ایس آر ایس پی اضافی په دے محکمه باندے بوجه دے۔ په دے سلسله کښی زما اسمبلی کوئسچن هم موجود دے، انشاءالله په هغے به منسټر صاحب تاسو ته Written کښی جواب درکوی چه د هغے په باره کښی څه شوی دی؟ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ډاکټر اقبال دین صاحب! بس راغونډه کړه خبره۔

<u>ډاکٹر اقبال دین:</u> بس جی آخره کښی یوه خبره دا کول غواړمه چه دا څومره بی ایچ یوز یا آر ایچ سیز دی، د دے تعداد کم دے، دا خو لس آرایچ سیز د څومره حلقو د پاره دی یعنی په لسو حلقو باندے به یو آرایچ سی جوړیږی، په لسو حلقو باندے به یو بی ایچ یو جوړیږی خو په آخر کښی یوه خبره د خپلے حلقے په باره کښی دا کوم

چه په تیر بجټ کښې زمونږ د حلقے یو آر ایچ سی، کیټګری ډی هسپتال کښې د بدلیدو، د اپ ګریډیشن دغه پروپوزل موجود وو، هغے باندے کار اونه شو نو دے ځل ډراپ شوے دے، پینځه څلویښت کاله زوړ هسپتال دے او هغه بیخی کنډوالی کښې تبدیل شوے دے۔ زۀ محترم وزیر صحت صاحب ته او رحیم داد خان صاحب ته خصوصی درخواست کوم چه دغه هسپتال د د اپ ګریډیشن زمونږ په دے پروګرام کښې دوباره شامل شی۔

جناب سپیکر: منسٹر ہیلتھ، سید ظاہر علی شاہ صاحب۔

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر۔

جناب محمود عالم: جناب سپیکر! یو منټ ماته راکړئ۔

جناب سپیکر: اوس ما د هغوی نوم واغستو، فلور هغوی ته مے حواله کړو، د هغوی نه پس به بیا کوئ جی۔ ظاهر علی شاه صاحب۔

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): شکریہ، جناب سپیکر۔ میں نے تمام تجاویز جو کہ معزز ممبران نے دیں، تفصیل سے سنیں اور اپنے پاس نوٹ بھی کیا۔ اس سلسلے میں اس کی کچھ وضاحتیں میں ان کے سامنے رکھنا چاہونگا۔ جیسا کہ انہوں نے جو سب اہم چیز بتائی ہے، وہ ہسپتالوں کی Management اور خاصکر بڑے ہسپتالوں کی Management، ان کی صفائی اور ان کے Maintenance کے حوالے سے ہے تو جن کی طرف انہوں نے اشارہ کیا، میں ذاتی طور پر خود بھی ان چیزوں سے مطمئن نہیں ہوں اور اس چیز کو ٹھیک کرنے کیلئے ہم نے ایک Strategy devise کی ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں، میری اپنی ذاتی رائے ہے کہ جب تک کسی بھی Institution کا ہیڈ Full time نہیں ہوگا، تو وہ Institution ٹھیک نہیں ہو سکتا۔ تو اس حوالے سے ہم نے ایک Strategy chalk out کی ہے، کچھ ہم نے اس پر کام کیا ہے، انشاء اللہ آنے والے وقتوں میں آپ اس ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں ایک Visible change دیکھیں گے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ حقیقت ہے جو بات میرے بھائیوں اور بہنوں نے کی ہے کہ اس محکمے میں اور خاص کر ہسپتالوں میں کافی پرابلمز ہیں۔ میں اس سے Agree کرتا ہوں اور یہ جتنی تجاویز انہوں نے دی ہیں، ان کے ساتھ میں Agree کرتے ہوئے اور اگر یہ ممبران صاحبان چاہیں کہ جو انہوں نے بات کی ہے، ان کی میں کوئی وضاحت ان کے سامنے پیش کروں اور جہاں تک انہوں نے ہری پور، لکی، ڈی آئی خان اور بنوں کے حوالے سے جس جس جگہ کی Visits کی بات کی ہے تو ان ممبران سے میرا یہ وعدہ ہے کہ

جونہی اسمبلی کا سیشن ختم ہو، ان کے ساتھ ہم بیٹھیں گے اور جس جس جگہ پہ جانا ہے اور جیسے آپ نے رولنگ دی کہ ہر جگہ، اصولاً تو یہ ہے کہ ہر بی ایچ یو تک پہنچا جائے لیکن یہ Humanly possible نہیں ہوگا تاہم میں کوشش کروں گا کہ Maximum جگہوں پر پہنچ کر ان کے مسائل کا تدارک کر سکوں۔ چند وضاحتیں کرنا میں مناسب سمجھتا ہوں کہ عبدالاکبر خان صاحب نے بات کی بنوں ہسپتال کے حوالے سے کہ یہ کیوں Reflect ہوا ہے ADP کے اندر؟ تو یہ چونکہ ٹیچنگ ہاسپٹل ہے اور بنوں میڈیکل کالج اس کے ساتھ Attach ہے تو اسلئے یہ ہمارے بجٹ میں Reflect ہوا ہے۔ دوسری بات میری بہن نرگس ثمین صاحبہ نے ویکسین کے حوالے سے کہی کہ ویکسینز جو ہوتے ہیں، پولیو کے ڈراپس کے حوالے سے یہ بات کر رہی تھی تو ایک وٹامن اے کے ڈراپس ہوتے ہیں جو سال میں دو دفعہ دیئے جاتے ہیں تو سال میں جو بھی ویکسینز ان کو دیئے گئے، محکمہ یہ Ensure کرتا ہے، جیسا کہ صابر شاہ صاحب نے کہا کہ یہ Limited Time کیلئے ہوتے ہیں اور اسی وقت اس کو استعمال کرنا ہوتا ہے اور سال میں یہ دو دفعہ استعمال کرنا پڑتا ہے اور محکمے کا یہ فرض ہے کہ وہ اس کو Ensure کرے اور وہ اس کو Ensure کرتا ہے کہ اس کی Date of expiry سے پہلے وہ استعمال ہو سکے۔ ایک بات یہ بھی کہی گئی، این جی اوز کے حوالے سے صابر شاہ صاحب نے کہا کہ کوئی Contracts حوالے کئے جا رہے ہیں، بی ایچ یوز یا کوئی ہے، تو ہماری ایسی کوئی سوچ نہیں ہے، نہ کوئی MOU Sign ہوا ہے، نہ اس قسم کی ہماری سوچ ہے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ ادارے پراونشل گورنمنٹ خود اپنی نگرانی کے نیچے چلائے اور اس میں یہ ضرور ہے کہ اس کی بہتری اور اس کی کارکردگی کو بہتر بنایا جائے اور اس کیلئے ہمارے یہ سارے Efforts چل رہے ہیں۔ ہری پور کے حوالے سے انہوں نے بات بتائی کہ وہاں پر ہاسپٹل کو شفٹ کیا گیا ہے تو یہ ہسپتال کافی عرصے سے تیار تھا لیکن اس میں شفٹنگ ہو نہیں رہی تھی تو اس وجہ سے ہم نے اس کو یہاں شفٹ کیا لیکن بعض جو خاص ایکسیڈنٹ یا گائنی کے حوالے سے او پی ڈی ہے، ساتھ لیبر روم کے حوالے سے، Peed کے حوالے سے اور ساتھ چند جو ڈیپارٹمنٹس ہیں، ابھی بھی وہ پرانی بلڈنگ میں ہیں۔ جب تک وہ پورا ہاسپٹل Functional نہیں ہو جائے گا، اس کی چیزیں، تو اس کے بعد ہم یہ بھی Facility برقرار رکھیں گے اور ساتھ وہ دوسری Facility کو بھی چلائیں گے۔ جہاں تک انہوں نے بات کی ایبٹ آباد کے ہسپتال کی، ایوب میڈیکل کالج کی، لودھی صاحب نے بھی بات کی تو پھر وہی بات آ جاتی ہے کہ ہماری جو مینجمنٹ ہے، اس میں Flaws ہیں۔ جو ہمارے ٹیچنگ ہاسپٹلز ہیں، تین پشاور میں ہیں، ایک ایبٹ آباد میں ہے، ان کی

مینجمنٹ میں Flaws ہیں اور ہم نے اس کو Take up کیا ہوا ہے۔ وہی پھر Repetition میں آتا ہے کہ انشاء اللہ Within a few months آپ Visible change اس کے اندر دیکھیں گے۔ ابھی ثناء اللہ میانخیل صاحب نے اپوائنٹمنٹس کے حوالے سے ہماری توجہ اس طرف دلائی ہے تو اس معاملے کو دیکھیں گے اور جو بھی اس میں اگر غلط کام ہوا ہے اور غلط اپوائنٹمنٹس ہوئی ہیں تو میرے ساتھ آپ بیٹھیں، اگر کوئی ایسی بات ہے، اگر کوئی بھی کام غلط ہوا ہے تو یہ میرا آن دی فلور آف دی ہاؤس آپ کے ساتھ وعدہ ہے کہ اس کو ہم Rectify ضرور کریں گے انشاء اللہ۔ گنڈاپور صاحب نے بھی کچھ باتیں کیں Transparency کے حوالے سے، اپوائنٹمنٹس کے حوالے سے تو انشاء اللہ میرا آپ کے ساتھ یہ Commitment ہے کہ ہم آپ کے ساتھ بیٹھ کر ان مسئلوں کو حل کریں گے۔ Earthquake کے حوالے سے باتیں ہوئی، اب یہ چونکہ ذمہ داری ایرا اور پیرا کی تھی اور ہم ان کے ساتھ Coordinate ہی کر سکتے ہیں، ان کو Push کر سکتے ہیں اور وہ انشاء اللہ ہم کر رہے ہیں لیکن چونکہ یہ Directly ہمارے Sphere میں نہیں آتا۔ اس کا بہتر جواب یا تو چیف منسٹر دیں گے یا وزیر خزانہ صاحب دیں گے یا پلاننگ کے لوگ اس کا بہتر جواب دے سکیں گے لیکن جہاں تک Pursuance کا کام ہے، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ ان کے ساتھ مسلسل رابطے میں ہے۔ کچھ پیسوں کے بارے میں بات کی گئی کہ پینتیس کروڑ روپیہ انہوں نے کس لئے اس پہ رکھا ہے؟ تو اس کیلئے یہ ہے کہ پینتیس کروڑ روپیہ جو رکھا گیا ہے، وہ Chemicals, X-ray films, anesthesia equipments اور Washing اور دیگر Charges کے حوالے سے Reflect کیا گیا ہے۔ 10 ملین جو ہے، جو سعیدہ بتول صاحبہ نے فرمایا کہ دس ملین، اوایس ڈی کیا چیز ہے؟ تو یہ اوایس ڈی کیلئے ہم نے پیسہ مختص کیا ہے، Trainee Medical Officers کیلئے اور جو ٹیچنگ ہاسپٹلز میں کام کرتے ہیں، پہلے اس کو کہا جاتا تھا Leave Reserved Posts، تو اب وہ Trainee Medical Officers کیلئے ہے تو یہ میری چند گزارشات تھیں چونکہ آپ کا ایجنڈا کافی لمبا ہے تو میں باقی ممبران کو بھی یہ یقین دلاتا ہوں کہ اگر ان کو کوئی پرابلم ہے، میں ان کے ساتھ بیٹھوں گا اور چونکہ یہ ہیلتھ، زندگی کا ایک ایسا شعبہ ہے کہ اس کے ساتھ ہر آدمی کا براہ راست واسطہ پڑتا ہے اور ہماری حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ جو بھی آدمی Health facility کیلئے اور خاصکر غریب آدمی جب Health facility کیلئے جائے تو اس کو اس طریقے سے Treat کیا جائے کہ وہ انسان ہے، نہ کہ اس کو حیوان کی طرح Treat کیا جائے۔ شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ایسے نہیں، ریکویسٹ کریں کہ یہ کٹ موشن واپس لے رہے ہیں کہ نہیں لے رہے ہیں؟

وزیر صحت: میں تمام ممبران سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ جو کٹوتی کی تحریکیں ہیں، یہ واپس لے لیں۔ شکریہ، مہربانی۔

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: جناب سپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی نہیں، ابھی کچھ ہے نہیں۔ آپ کٹ موشن واپس لے رہی ہیں؟ جن جن کی کٹ موشنز ہیں، وہ پلیز بتادیں۔ ثناء اللہ خان صاحب! آپ لے رہے ہیں واپس؟

الحاج ثناء اللہ خان میانخیل: سر، میں ایک ریکویسٹ گوش گزار کر رہا ہوں منسٹر صاحب سے کہ میں نے جو کہا ہے، اس کیلئے یقیناً ہمارے ساتھ انہوں نے وعدہ فرمایا کہ وہ ہمارے ساتھ بیٹھیں گے۔ اس میں تو کوئی شک نہیں ہے لیکن میں نے جسارت کی ہے، یہ قومی خزانہ جہاں پر برباد ہوا ہے اور جو مفادات لوگوں کو جانے تھے، بجائے لوگوں کو مفاد جانے کے قومی خزانہ جو برباد ہوا ہے اور لوگوں تک وہ مفادات نہیں پہنچ سکے ہیں، اس کیلئے ایک فیئر انکوائری مقرر کریں ہائی لیول کی تاکہ سارے کا سارا سامنے آجائے کہ جو قومی خزانے کا نقصان ہوا ہے، وہ Recover کر کے کم از کم جو لوگوں کا نقصان ہوا ہے، ان کو اس کے ساتھ ریلیف دے سکیں۔ تو اس کیلئے ایک انکوائری طلب کی گئی ہے، اگر منسٹر صاحب یہ وعدہ فرمائیں کہ اس کیلئے فیئر انکوائری مقرر کروا رہے ہیں تو اس کیلئے بالکل ہم تیار ہیں کہ اس کٹوتی کی تحریک کو واپس لے لیں۔

جناب سپیکر: Thank you very much. اور کوئی زور تو نہیں دے رہا ہے اپنی کٹ موشن پہ، سب نے واپس لے لیں؟ Thank you very much.

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کیا کہنا چاہتی ہیں؟

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: سر، مجھے موقع تو دیں۔ سر، آپ۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ووٹنگ پہ جاؤ؟

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: جی سر؟

جناب سپیکر: ووٹنگ پہ جاؤ؟

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: ووٹنگ نہیں، میں صرف بات کرنا چاہتی ہوں۔ میں نے واپس نہیں لی تھی، اسلئے میں نے کہا کہ مجھے سر، سر ریکویسٹ کرنا چاہتی ہوں۔ I am sorry sir, مجھے ریکویسٹ کرنے کا حق ہے۔ ابھی میں واپس لوں گی مگر۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کو تو دے دیا بی بی۔ Last چار دن ڈسکشن پوری، Speeches ہو چکی ہیں۔۔۔۔۔

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: اچھا میں اسی۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی خالی کٹ موشنز پہ آئی ہیں، تو اس تک محدود ہیں۔

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: کٹ موشن کے متعلق بات کرنا چاہتی ہوں، I am sorry, اگر میں نے کوئی ایسی بات کی ہو جو آپ کو برا لگا یا کسی کو برا لگا۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: برا لگنا نہیں۔

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: میں نے اگر غصے میں بات کی تو صرف اسلئے کہ وہ مختصر سے، تھوڑا سی میں نے بھی تجاویز دینی ہیں، اتنا غصہ میں نے نہیں دکھانا۔ اگر ہم نے کوئی بات کی ہے، گلے کئے ہیں تو شاہ صاحب ہمارے سید بھائی ہیں، گلہ جب کرتے ہیں، ہم تو خوش ہوئے کہ اس دفعہ شاہ صاحب آئے ہیں تو اسلئے ہم نے اپنے اپنے دل کی بھڑاس نکالی، ہم نے اپنا سمجھ کر اسلئے تو بات کی ہے، ایسی کوئی بات نہیں ہے، ہم انشاء اللہ آپ کے ساتھ تعاون کریں گے۔ اگر میں نے Totally privatize کرنے کی بات کی تھی تو وہ، تو ہم تعاون کریں گے کیونکہ یہ میں اپنی ذات کیلئے بات نہیں کر رہی، یہ پبلک کا پیسہ ہے تاکہ عوام کا پیسہ عوام پر خرچ ہو، نگرانی کرنا اور مانیٹرنگ کرنا ہماری ذمہ داری ہے، تو ہم انشاء اللہ تعاون کریں گے، Positive تنقید کریں گے تو شاہ صاحب، امید ہے کہ ریفارم کریں گے اپنی ڈیپارٹمنٹ کو، تو میں واپس لیتی ہوں اپنی تحریک کو۔

Mr. Speaker: Thank you. Since all the Honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 13, therefore, the question before the House is that Demand No. 13 may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted. Thank you. قاضی صاحب! آپ خفہ نہ ہوں ہیلتھ اور ایجوکیشن بڑے محکمے ہیں، ان میں تھوڑی سی ڈسکشن لمبی ہوتی ہے اور آپ کے ساتھ چونکہ سیکنڈری ایجوکیشن نتھی ہے تو اس وجہ سے آپ بے فکر رہیں، آپ کا بھی اسی

طرح انشاءاللہ، بڑے محکمے ہیں۔ اچھا، ڈیمانڈ نمبر 14، The Honourable Minister for Law, to please move his Demand No. 14 on behalf of Hounourable Chief Minister, NWFP. Honourable Minister for Law, please.

<u>بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون و پارلیمانی امور):</u> تھینک یو سر۔ جناب، میں جناب وزیر اعلیٰ کی طرف سے ایک تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 142 ملین، 802 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2009 کو ختم ہونے والے سال کے دوران تعمیرات و خدمات کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔

<u>Mr. Speaker:</u> Motion moved “that a sum not exceeding rupees 142 million, 802 thousand only, be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2009, in respect of Works and Services”. Cut motions. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

لیکن اس سے پہلے، چلیں آپ پیش کریں جی۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر، میں آج سمجھ گیا، میں اپنی کٹوتی کی تحریک واپس لیتا ہوں۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you. Syed Muhammad Sabir Shah Sahib. Not present, it lapses. Al-Haj Sanaullah Khan Miankhel Sahib.

<u>الحاج ثناءاللہ خان میانخیل:</u> جناب سپیکر، ایک امید سے کہ اس کا ٹائم اگلے کسی موشن میں ایڈجسٹ کر دیں گے، میں اس کو Withdraw کرتا ہوں۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you. Withdrawn. Mr. Israrullah Khan Gandapur Sahib.

<u>جناب اسراراللہ خان گنڈاپور:</u> سر، اصل میں میں نے تو وزیر اعلیٰ صاحب کا شکریہ ادا کرنا تھا کہ انہوں مہربانی کی ہے چھپن کلو میٹر روڈ میرے حلقے میں دی ہے، بہر حال میں Withdraw کرتا ہوں، سر۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you, withdrawn. Malik Qasim Khan Khattak Sahib.

<u>Malik Qasim Khan Khattak:</u> Sir, I beg to move a cut motion of rupees ten thousand on Demand No. 14.

<u>Mr. Speaker:</u> Motion moved that the total grant may be reduced by rupees ten thousand only. Mr. Javed Abbasi Sahib.

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> جناب سپیکر، میں نے چیف منسٹر صاحب اور ان کے محکمے کی کارکردگی کو خراج تحسین پیش کرنے کیلئے یہ Move کی تھی، لہذا وہ یہاں موجود نہیں ہیں تو میں واپس لیتا ہوں۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you. Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib.

سردار اورنگزیب نلوٹھہ: جناب سپیکر، میں نے دس ہزار کی کٹوتی کی تحریک پیش کی، اب جب سارے ممبران صاحبان نے Withdraw کیا تو میرا بھی جی چاہتا ہے کہ تحریک Withdraw کروں، لہذا جناب سپیکر صاحب، میں اپنی کٹوتی کی تحریک واپس لیتا ہوں۔

Mr. Speaker: (Laughter) Withdrawn. Mr. Muhammad Ali Khan Sahib. Not present, it lapses. Mr. Akram Khan Durrani Sahib.

جناب اکرم خان درانی(قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب، زما خیال دے دا شروعات ډیر ښه دی، زۀ خپل هم واپس کوم۔ ملک قاسم صاحب ته هم ریکویسټ کوم چه دا ټول په یو لائن باندے دی نو زۀ خپل هم واپس کوم او هغوی ته گزارش کوم------

Mr. Speaker: Thank you. Malak Qasim Khan Sahib.

ملک قاسم خان خٹک: شکریه، زۀ خپل هم واپس کوم۔

Mr. Speaker: Thank you. Withdrawn. Mr. Munawar Khan Advocate. Not present, it lapses. Mr. Ziad Akram Khan Durrani Sahib. Not present, it lapses. Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpao Sahib. Not present, it lapses. Syed Murid Kazim Shah Sahib. Not present, it lapses. Malik Hayat Khan Sahib.

ملک حیات خان: چونکه ټولو ممبرانو خپل کټ موشنز واپس کړل، زۀ هم Withdraw کوم۔

Mr. Speaker: Thank you. Haji Qalandar Khan Lodhi Sahib.

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، ماحول کو دیکھ کر میں اس میں کوئی بد مزگی پیدا نہیں کرنا چاہتا، Observations تو کافی تھیں چونکہ ایک چیف منسٹر، دوسرا چیف منسٹر، پھر چیف منسٹر کے Directives ابھی تک Implement نہیں ہوئے لیکن اس سارے ماحول کو دیکھ کر ہو سکتا ہے کہ اللہ کرے کل کوئی بہتری والا دن آ جائے۔ جو میں سخت بات کرتا ہوں جناب سپیکر، اس ہاؤس میں، وہ بھی اپنے عوام کیلئے کرتا ہوں اور جو ریکویسٹ کرتا ہوں، وہ بھی اپنے عوام کیلئے کرتا ہوں، اس میں میرا ذاتی کوئی Interest نہیں ہے لیکن چونکہ میں ان کا نمائندہ ہوں اور ان کے مفادات کا تحفظ کرنا میرا حق بنتا ہے، زیادتیاں ہوتی رہی ہیں، اب بھی دل شکنیاں ہو نگی، بہر حال میں اب اپنی کٹ موشن واپس کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Thank you. Thank you very much. Withdrawn. Wajih uz Zaman Sahib.

جناب وجیہہ الزمان خان: گزارش یہ ہے کہ ابھی حکومت کو آئے تھوڑے ہی دن ہوئے ہیں تو موصوف جنہوں نے کٹ موشن پیش کی، پانچ سال پہلے محکمہ ان کے پاس رہا ہے تو ساری کارروائی اسی وقت ہوتی رہی ہے، اس میں جتنی غلط سڑکیں بنی ہیں، اس کی Approval کس نے دی ہے، اس میں جتنے ٹھیکیدار غلط آئے، اس کی Approval کس نے دی ہے؟ اس حکومت کو تو چلنے دیں، سال تو گزرے پھر پتہ لگے گا کہ انہوں نے کیا کیا ہے؟

Mr. Speaker: Thank you. Since all the Honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 14, therefore, the question is that Demand No. 14 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 14 is granted. Demand No. 15. یہی مظاہرہ تھوڑا آگے بھی کریں۔ The Honourable Minister for Law, to please move Demand No. 15 on behalf of Honourable Chief Minister, NWFP. Minister for Law, please.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون و پارلیمانی امور): تھینک یو سر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک بلین، بیس ملین، نو سو پچاسی ہزار، ایک سو ساٹھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2009 کو ختم ہونے والے سال کے دوران سڑکوں، شاہراہوں، پلوں اور عمارات کی مرمت کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔

Mr. Speaker: Motion moved that a sum not exceeding rupees one billion, twenty million, nine hundred & eighty five thousand, one hundred & sixty only, be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2009, in respect of Roads, Highways, Bridges and Buildings Maintenance. Cut motions. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں تیس کروڑ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees thirty crore only. Syed Muhammad Sabir Shah Sahib. Not present, it lapses. Al-haj Sanaullah Khan Miankhel Sahib.

الحاج ثناءاللہ خان میانخیل: جناب، میں مطالبہ زر نمبر 15 میں بیس ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees twenty thousand only. Mr. Javed Abbasi Sahib.

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، میں دس ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees ten thousand only. Mr. Israrullah Khan Gandapur Sahib.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر، میں Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Malik Qasim Khan Khattak Sahib.

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر، میں دس ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees ten thousand only. Mr. Akram Khan Durrani Sahib.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): میں Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Thank you, withdrawn. Mr. Muhammad Ali Khan Sahib. Not present, it lapses. Mr. Munawar Khan Advocate Sahib. Not present, it lapses. Syed Murid Kazim Shah Sahib.

مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ: سر، میں سو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpao Sahib. Not present, it lapses. Mr. Ziad Akram Khan Durrani Sahib. Not present, it lapses. Malik Hayat Khan, MPA Sahib.

ملک حیات خان: میں بیس روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees twenty only. Haji Qalandar Khan Lodhi Sahib.

حاجی قلندر خان لودھی: میں دس روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees ten only.

جناب عبدالاکبر خان صاحب! پلیز سٹارٹ لے لیں لیکن ابھی ایک منٹ ذرا، چونکہ آپ لوگوں کی طرف سے ایک وہ آیا ہے کہ دو منٹ سے زیادہ کوئی کٹ موشن پہ اب نہیں بولے گا کیونکہ فنانس بل بھی کل پیش ہونا ہے، Revised جس میں کافی Amendments بھی ہیں اور ڈیمانڈز بھی بہت زیادہ رہتے ہیں، اگر اسی طرح لمبی لمبی تقریریں ہوتی رہیں تو ممکن نہیں ہوگا کہ یہ Process مکمل ہو، تو Kindly ٹائم کی کمی کا انتہائی خیال رکھیں، Thank you very much۔ مسٹر عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، پہلے اس ڈیمانڈ پر میں کچھ نہیں بولا کہ وہ دو منٹ ادھر آ جائیں گے تو یہ چار منٹ ہو جائیں گے۔ جناب سپیکر، یہ ڈیمانڈ جب منسٹر صاحب پیش کر رہے تھے، آپ اگر دیکھیں یا تو کہیں اور لکھا ہے، مجھے اندازہ نہیں لیکن یہ کہتے ہیں کہ ایک بلین، بیس ملین، نو سو پچاسی ہزار، ایک سو ساٹھ روپے لیکن ہمارے پاس جو ہے Charged کے ساتھ، یہ ایک بلین اور ڈھائی کروڑ روپے ہیں، تو منسٹر صاحب یہ بتا دیں کہ کہیں اور یہ پیسہ (ایک ارب، ڈھائی کروڑ) لکھا گیا ہے کہ نہیں؟ اور یہاں پر جو یہ پیش کرتے ہیں تو یہ ہیں ایک بلین، بیس ملین، نو سو پچاسی ہزار، ایک سو ساٹھ، تو شاید اگر ہم سب نے، اچھا دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے جناب سپیکر، Building and structure charged کو بھی اس میں ڈال دیا ہے کیونکہ Charged پر ہم بحث تو کر سکتے ہیں لیکن ووٹنگ نہیں کر سکتے۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں تو پتہ نہیں کیوں اس طرح ہو رہا ہے؟ جناب سپیکر، یہ اس میں۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دوہ منتہ د تیر شو، دا Notes لہ اخلئ جی۔۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: تو میں زیادہ کیونکہ اکثر ڈسٹرکٹ گورنمنٹ یہ Repairs and Maintenance کرتی ہے، ان کے پاس اتنا وہ نہیں ہوتا لیکن ہم ان کو بتا دیں کہ جی سڑکوں اور Bridges کی جو حالت خراب ہو رہی ہے، میرے خیال میں ڈسٹرکٹ گورنمنٹس بھی یہ پیسہ صحیح طریقے سے استعمال نہیں کرر رہیں اور وہ پیسے کا Wastage کرر ہی ہیں بلکہ یہاں تک جناب سپیکر، کہ Maintenance and Repairs کیلئے جو پیسہ دیا جا رہا ہے ایک ارب روپے، یہ جناب سپیکر، وہاں پر ڈسٹرکٹ میں نئی سکیموں پر لگایا جا رہا ہے، اس سے نئی سڑکیں بنائی جا رہی ہیں۔ جناب سپیکر، جو پرانی سڑکیں ہیں، ان کی حالت انتہائی خراب ہوتی جا رہی ہے کیونکہ ان کی Repair کا کوئی بندوبست نہیں اور جو Repair کا پیسہ ہے، وہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹس نئی سکیموں پر لگا کر نئے روڈز اس سے بناتی ہیں اپنے اے۔ ڈی۔ پی میں سے۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: یہ ضروری مسئلہ ہے، واقعی Maintenance کا بہت برا حال ہے۔ Maintenance کی وجہ سے اچھی سڑکیں خراب ہو رہی ہیں، یہ آپ ذرا نوٹ کر لیں جی۔ الحاج ثناء اللہ خان میانخیل صاحب۔

الحاج ثناء اللہ خان میانخیل: جناب سپیکر، جناب کے آنریبل چیئر نے بھی اس چیز کو Observe کیا ہے اور میں بھی نشاندہی اسی بات کی کرنا چاہتا تھا کہ جہاں پر Repair کے نام سے پیسہ جا رہا ہے، وہاں پر Misuse of funds اور Mismanagement of funds، سر، حقیقت میں دل کی جو بات

ہے،اس کو اگر باہر نکالنا چاہوں تو شاید کوئی Observe نہیں کر سکے گا لیکن یقین کریں کہ ہم جو موٹروں سے یہ کالا تیل نکالتے ہیں، وہ تارکول کی بجائے اس کا فوارہ مار کر اوپر سے بجری ڈال کر جب دوسرے دن جائیں تو وہ بجری واپس سڑکوں پر پڑی ہوتی ہے اور اس کے تمام Maintenance کے فنڈز ان کو چلے جاتے ہیں اور ہماری جو قیمتی Structure بنی ہے، وہ تباہی کی طرف جا رہی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: اس پر خصوصی ہدایت دی گئی ہے۔ یہ Maintenance والا نوٹ کر لیں۔ میرے خیال میں اگر یہی ہو تو بس کافی ہے۔

<u>الحاج ثناء اللہ خان میانخیل</u>: سر، میرے خیال میں تمام ہاؤس جو کہ Observe کرتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: بالکل۔

<u>الحاج ثناء اللہ خان میانخیل</u>: بشمول آپ کی آنریبل چیئر کے تو ہم اسی پہ زور دے رہے تھے کہ کم از کم ان کی اگر مرمت اور دیکھ بھال چھوڑ کر ہم آگے دوڑ اور پیچھے چھوڑ کرتے گئے تو ہمارے وہ قیمتی Structures تباہ ہو جائیں گے جن پہ Basic سرمایہ خرچ ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: نہیں، یہ Specially شامل ہو گا انشاء اللہ۔

<u>Al-Haj Sana Ullah Khan Miankhel</u>: Thank you very much, Sir.

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you brother. Javed Abbasi Sahib.

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: جناب سپیکر، میں بہت مختصر بات کروں گا۔ میں آپ کی طرف دیکھ رہا ہوں، مجھے تھکاوٹ کا بھی اندازہ ہے اور ٹائم کا بھی، بس صرف اتنا کہوں گا کہ یہ جو پیسہ ہمارا جاتا ہے یہاں ان کے پاس، منسٹر صاحب یہاں بیٹھے ہوں گے، چیف منسٹر صاحب نہیں ہیں، یہ جو پیسہ جاتا ہے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پاس اور وہاں پھر ایک دفعہ وہاں DDC ہوتی ہے، وہ وہاں Priorities بناتے ہیں کہ کونسی روڈ پر ہم نے Maintenance کرنی ہے اور زیادہ تر یہ ہوتا ہے کہ نئی روڈز پر یہ پیسہ لگا دیتے ہیں چونکہ ہمارے Aligned Departments ہر ڈسٹرکٹ میں موجود ہیں، منسٹری یہاں ہے تو میری آپ سے ریکویسٹ ہے کہ یہ پیسہ صرف سی اینڈ ڈبلیو کے Disposal پر چھوڑا جائے اور ان کو صرف ایک Mandate دیا جائے۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب! یہ ضروری بات ہے، اس کو ذرا نوٹ کر لیں۔ اس پر میں نے بھی ان کا ساتھ دے دیا ہے، روڈز کی Maintenance کیلئے Allocation کی بات ہے، Maintenance fund اس کیلئے ضرور ہونا چاہیئے۔ بس اور تو کچھ نہیں ہے نا؟

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر صاحب، اگر منسٹر صاحب واپس آ جائیں تو میں پھر ایک دفعہ، چونکہ یہ دونوں صاحبان مصروف تھے، میں صرف یہ کہہ رہا تھا بلور صاحب، کہ پیسہ چونکہ یہاں سے جاتا ہے، پیسہ آپ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے Disposal پر چھوڑ دیتے ہیں۔ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ بھی اس میں ایک نئی DDC وہاں خود کرتی ہے، پھر وہ پیسہ سارا Repair کی سکیموں پر نہیں لگتا بلکہ زیادہ تر پیسہ نئی سکیموں یا وہ جو مرضی کی سکیم چاہیں، اس پر لگا دیتے ہیں۔ منسٹری چونکہ آپ کی یہاں موجود ہے، آپ کے Aligned Departments ہر ڈسٹرکٹ میں موجود ہیں تو سی اینڈ ڈبلیو بڑا ڈیپارٹمنٹ ہے اور ان کے پاس سارا کچھ موجود ہے۔ جناب سپیکر، ان کے Disposal پر یہ پیسہ چھوڑا جائے اور یہ صرف ایک Mandate ان کے پاس ہونا چاہیئے کہ یہ جتنے بھی ڈسٹرکٹ کی بڑی روڈز ہیں، ان کو Repair کرے گا اور ساتھ ساتھ جناب سپیکر، یہ بھی ایک ریکویسٹ ہے کہ پہلے روڈز کے اوپر کوئی Repairing staff ہوتا تھا جو روڈز کے اوپر سرخ ٹوپیاں پہن کر کام کیا کرتا تھا، ایک زمانے سے وہ ختم ہو گیا ہے۔ اس کے ختم ہونے سے بھی بہت زیادہ نقصان ہوا ہے تو میں چاہونگا جناب سپیکر، کہ آج آپ اس مسئلے پر ضرور رولنگ دیں تاکہ ہم جا کر باہر کہہ سکیں کہ ہماری چھ یا سات دنوں کی بحث کا کوئی فائدہ ہم لے کے باہر آ رہے ہیں، تو جناب، یہ میری آپ سے ریکویسٹ ہے۔

Mr. Speaker: Thank you very much. Malak Qasim Khan Sahib.

ملک قاسم خان خٹک: جناب، زۂ په خپله ضلع کښې وینم چه زمونږ ټول سړکونه کهنډر شول بالکل او تارکول په نامه نشته نو چه څو مره------

جناب سپیکر: اوشوه جی، دا خبره اوشوه۔ بله پکښې شته؟

ملک قاسم خان خٹک: سرا! دا یوه خبره کوم، دا ضرور کوم-------

جناب سپیکر: نوے خبره به کوئ نوے، Repetition به نه کوئ۔

ملک قاسم خان خٹک: سرا! نوے خبره کوم نوے، چه د دے د پاره به مخکښې پولیس Appoint کیدل، اوس هغه سهولیات Fully واپس کیږی، هغه پوستونه ختمیږی۔ هغه د دوباره خامخا شامل شی او په دے باندے د منسټر صاحب نوټس واخلی

چه دا خلق چه زمونږ سرک څنګه قائم دائم بوتلے شی، د دے سره ډیر سهولیات وو جی نو په دے باندے به سپیشل رولنګ ورکړئ چه د پولیس هغه پوستونه ختمیږی نه او نور پوستونه د د دے د پاره Create کړی۔

جناب سپیکر: Withdraw کوئ که نه؟

ملک قاسم خان خٹک: withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: .Withdrawn بشیر بلور صاحب، ستاسو په دے زۀ هم لګیا یمه، دا ټولے لیکئ جی۔ سید مرید کاظم شاه صاحب۔

مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ: شکریہ، سر۔ سر! میں صرف ایک پوائنٹ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے اپنی بجٹ تقریر میں بھی عرض کیا ہے کہ یہ تراسی کلومیٹر میرے حلقے میں روڈ بنی ہے اور چھ کلومیٹر نہ بننے سے پوری روڈ کی افادیت ختم ہو گئی ہے۔ اگر یہ چھ کلومیٹر نہ بنی تو اس تراسی کلومیٹر کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ میں صرف یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ مجھے سمجھ نہیں آئی اس محکمے کی کارکردگی کی کہ انہوں نے کیوں اس کو ڈراپ کیا ہے جبکہ پہلے مثال موجود ہے کہ پنجاب کا اگر کوئی حصہ ہمارے ساتھ آتا ہو اور اس میں پنجاب کا کوئی مفاد نہ ہو اور صرف سرحد کا مفاد ہو تو وہ بنا دیا جاتا ہے۔ اسلئے میں یہ ریکویسٹ کرونگا کہ یہ چھ کلومیٹر روڈ بنائی جائے چونکہ اس میں پنجاب کا کوئی علاقہ نہیں آتا، صرف لکی ڈسٹرکٹ اور ڈی آئی خان ڈسٹرکٹ جو میرا حلقہ ہے، اس کو فائدہ پہنچتا ہے۔ یہ مہربانی کی جائے۔ مہربانی جی۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ ملک حیات خان صاحب، دو منٹ کا خیال رکھیں۔

ملک حیات خان: چونکه ټولو په دے یوه خبره باندے زور ورکړو چه دا Repair fund د ډسټرکټ ګورنمنټ تحت خرچ کیږی او هغوی په ځائے د دے چه په هغه زوړ روډ باندے ئے اولګوی، نوی روډونه پرے جوړوی------

جناب سپیکر: دا اوشو جی، دا پوائنټ اوشو، اولیکلے شو۔

ملک حیات خان: دغه خبره وه خو د هغے سره سره زۀ دا وایم چه ډسټرکټ ګورنمنټ چه کوم د دے تقسیم کار کوی، که په دے کښ د صوبائی اسمبلئ د ممبر نه هم تجویز اغستے کیږی او د هغے د پاره څه خبره وی نو هغه د شامل کړی۔

جناب سپیکر: .Thank you very much بل څوک پاتے خو نشته؟ قلندر خان لودهی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، میں بات تو نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن میں بڑا پریشان ہوں اس بات پر کہ یہ Roads, highways building, bridges building اور Structure کی Repair کیلئے ساٹھ کروڑ روپے محکمے نے مانگے تھے جن میں سے چھپن کروڑ روپے خرچ ہوئے اور چار کروڑ روپے بچ گئے اور ابھی انہوں نے 09-2008 میں جو ڈیمانڈ کی ہے، وہ بیاسی کروڑ، پچاس لاکھ روپے کی ہے، پہلے سے چار کروڑ روپے بچ گئے اور آج بائیس کروڑ، پچاس لاکھ زیادہ مانگ رہے ہیں اور اس میں ظلم میرے ساتھ یہ ہوا ہے، زیادتی یہ ہوئی ہے کہ میرے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں Ex-Chief Minister، غازی کے مقام پر انہوں نے محکمے کے ہیڈ کو قیصر کے ذریعے بتایا کہ دو کلومیٹر Repair میں اس کی روڈ دے دو۔ وہ Directive بھی ہو گیا، پھر اس کے بعد Care-Taker Chief Minister آئے، انہوں نے بھی اس کو Endorse کیا کہ اس کو دو کلومیٹر دے دو۔ پھر اب یہ Sitting Chief Minister آئے، انہوں نے بھی اس Repair کیلئے Directives دے دیئے کہ اس کو دو کلومیٹر دے دو۔ اب محکمے کے پاس چار کروڑ روپے بھی موجود ہیں اور میری روڈ، بیچارے غریب ایم۔پی۔اے کی روڈ پر صرف 8.9 ملین لگتے ہیں، نواسی لاکھ روپیہ تو وہ کیوں نہیں ریلیز کیا گیا؟ اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ میرے ساتھ کیوں یہ زیادتی ہو رہی ہے۔ اگر یہ پیسے چار کروڑ نہ بچتے تو میں یہاں بالکل بات نہ کرتا لیکن بلور صاحب، میں کیا کروں؟ یہ پچھلی دفعہ بھی آپ مجھے سنتے رہے ہیں پانچ سال میں اور اس دفعہ بھی اسی طرح سے جب بجٹ پیسہ بھی ہے اور آیا ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد اس صوبے کا حصہ نہیں ہے یا پی۔ایف۔46 اس صوبے کا حصہ نہیں ہے، اس پر کیوں خرچ نہیں کئے گئے؟ میں نے یہ اپنے تاثرات دینے تھے۔ میں Withdraw کرتا ہوں جی۔

جناب سپیکر: Thank you very much. کوئی اور رہتا ہے اس کٹ موشن پہ؟ سب نے Withdraw کئے؟

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، اگر منسٹر صاحب ایک اور چیز کی وضاحت دیں کہ اس مد کے پیسے جو ہیں، وہ سی اینڈ ڈبلیو کے Disposal پر چھوڑیں اور اسکی ڈسٹرکٹ لیول پر تقسیم نہ ہو۔ دوسری۔۔۔۔

جناب سپیکر: بلور صاحب، جواب دے دیں جی۔ بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور[سینیئر وزیر(بلدیات)]: یہ خود بھی ناظم رہے ہیں اور یہ آرڈیننس میں جو ان کے اختیارات ہیں، میں انشاللہ آپ کو تسلی دیتا ہوں کہ اس پر ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اس نظام کو کچھ Organizeکریں تاکہ یہ صیح طریقے سے ایم پی ایز کے ساتھ Coordinationکے ساتھ کیا جائے۔

Mr. Speaker: Thank you, withdrawn. Since all the Honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 15, therefore, the question is that Demand No. 15 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. Demand is granted. Thank you. Demand No. 16. The Honourable Minister for Law, to please move Demand No. 16 on behalf of Honorable Chief Minister, N.W.F.P. Honorable Minister for Law, please.

بیرسٹر ارشد عبداللہ(وزیر قانون): تھینک یو سر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ چالیس ملین، دو سو اٹھارہ ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2009 کو ختم ہونے والے سال کے دوران پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔

Mr. Speaker: Thank you, Motion moved "that a sum not exceeding rupees forty million, two hundred & eighteen thousand only, be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2009 in respect of Public Health Engineering".کٹ موشنز جو آئے ہیں، Syed Muhammad Sabir Shah Sahib, withdrawn. Al-Haj Sanaullah Khan Miankhel.

الحاج ثناءاللہ خان میانخیل: جناب سپیکر، میں ڈیمانڈ نمبر 16 جو کہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے Relatedہے، میں تیس ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees thirty thousand only. Mr. Munawar Khan Advocate Sahib. Not present, it lapses. Malik Qasim Khan Sahib.

ملک قاسم خان خٹک: سر، زۂ د بیس هزار روپو د کټوتی تحریک پیش کومه۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees twenty thousand only. Israrullah Khan Gandapur Sahib.

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: سر! میں اس میں دس ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees ten thousand only. Mr. Akram Khan Durrani Sahib.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): محترم سپیکر صاحب، زۀ د ایک هزار روپو د کټوتئ تحریک پیش کومه۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Javed Abbasi Sahib.

جناب محمد جاوید عباسی: سر! میں ایک سو ساٹھ روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees one hundred & sixty only. Syed Mureed Kazim Shah Sahib

مخدوم سید مرید کاظم شاہ: جناب! میں ساٹھ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees sixty only. Mr. Ziad Akram Durrani Sahib. Not present, it lapses. Haji Qalander Khan Lodhi Sahib.

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! میں دس روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees ten only. Malik Hayat Khan.

ملک حیات خان: میں دس روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees ten only. Alhaj Sanaullah Khan Miankhel Sahib. لیکن ٹائم کا خیال رکھیں، دو دو منٹ خالی دے رہے ہیں۔

الحاج ثناءاللہ خان میانخیل: سر! یہ Cautions بھی آرہے ہیں اور جناب، پچھلی دو تین کٹ موشنز میں میں نے اپنے ٹائم سے Save اسلئے کیا ہے کہ یہ بڑا اہم محکمہ ہے اور اس پر تھوڑی سی میں جسارت کرونگا کہ جناب سے وقت لوں اور اس پہ بات کروں۔

جناب سپیکر: ابھی ہم ڈیمانڈ نمبر 16 پہ جارہے ہیں اور 55 ٹوٹل ہیں، تو آپ اندازہ کریں، چار چھ گھنٹے کل کے رہتے ہیں۔

الحاج ثناءاللہ خان میانخیل: سر! میں۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بسم اللہ، بسم اللہ کریں۔

الحاج ثناء اللہ خان میانخیل: سر! میں جسارت کرونگا اپنے بھائیوں سے کہ ہم جو اہم محکمہ ہے، اس کو ڈسکس کرتے جائیں اور یہاں پر یہ رک جائیں گے انشاء اللہ یہ ہاؤس تمام آپ کے ساتھ ہے اور باقیماندہ پلک جھپک میں انشااللہ ہم اکھٹے کردیں گے لیکن ہمیں موقع دیں کہ جو اہم ایشوز ہیں، ان پہ ضرور اسمبلی اور آپ کی وساطت سے حکومت تک اپنی گزارشات اور اپنی سفارشات پہنچا سکیں۔ جناب سپیکر، یہ محکمہ جو کہ نہایت انسانی صحت اور زندگی، چونکہ پانی زندگی بھی ہے اور صحت کے لحاظ آئے دن ٹی وی پر، اخبارات میں پبلک ہیلتھ کی کارکردگی کو بنیاد بناکر خبریں آتی ہیں کہ گیسٹرو کی بیماری ہے، پتہ نہیں ہیپٹائٹس سی پھیل گیا ہے، کیا کیا اس میں آرہا ہے؟ کبھی علماء فتوے دیتے ہیں کہ اس سے وضو نہ کریں، میں سمجھتا ہوں سر، کہ ڈی آئی خان ایک ایسا ضلع ہے جہاں پر پینے کے پانی کے مسائل ہمیشہ زیادہ رہے ہیں کیونکہ وہاں پر Underground water source available نہیں ہے اور جہاں پر Available ہے تو اس کیلئے دور دراز سے سکیمیں بناکر آٹھ آٹھ، دس دس، بیس بیس گاؤں کو ایک ایک Water source سے Connect کیا جاتا تھا اور ظاہر ہے کہ Cost کے لحاظ سے بھی اگر ہم جائیں تو آج کے زمانے میں یہ جو تقریباً چار کروڑ روپے اس کیلئے ڈیمانڈ کئے گئے ہیں، میرے خیال میں اگر اس قسم کی سکیم کے متعلق جو ہم جائیں تو یہ چار کروڑ روپے ایک سکیم کیلئے بھی ناکافی ہونگے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جہاں اس محکمے کیلئے یہ فنڈز ناکافی ہیں، وہاں پر اس محکمے کی کارکردگی نہایت ناقص رہی ہے اور اس کو مختصر کرنے کیلئے چونکہ پورے صوبے کو ہی میں لے لونگا، تو میرے خیال میں پھر یہ بہت لمبی بحث ہو جائیگی، اسلئے چند ایک اہم نکات آپ کی وساطت سے حکومت کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ ڈیرہ اسماعیل خان میں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ایک ایسا ڈیپارٹمنٹ رہا ہے جس کی وہاں پر بہت زیادہ ضرورت بھی تھی اور جس نے نہایت نااہلی کا ثبوت بھی دیا ہے اور وہاں پر جو کرتوت کئے گئے ہیں، وہ آپ کی وساطت سے حکومت کے گوش گزار کرنا نہایت ہی میں موزوں سمجھتا ہوں۔ وہاں پر افغان رفیوجیز یا کسی اور پراجیکٹ میں پانی پینے کی سکیمیں آئی ہیں، آج بھی اگر جاکر دیکھیں تو وہ پرائیویٹ لوگوں کی زمینوں پر ٹیوب ویلز دے دیئے گئے ہیں اور وہ بند پڑے ہوئے ہیں۔ نہ تو شہروں کو Connect کیا گیا ہے اور نہ شہروں کیلئے، نام ان کا استعمال کیا گیا ہے لیکن لوگوں کو As a private ٹیوب ویلز عنایت کردیئے گئے ہیں اور پھر مزے کی بات یہ ہے کہ ان ٹیوب ویلوں کو Take over کر کے حکومت کے خزانے پر بوجھ بناکر اس میں اس کی زمین کیلئے نوکروں کا بندوبست بھی ساتھ کردیا گیا ہے اور وہاں پر وہ لوگ قابض ہیں، اپنی زمینوں کی سیرابی کررہے ہیں اور

وہاں کی آبادی اس کے پینے سے محروم ہے۔ جناب والا، میں آج بھی دعوے سے کہتا ہوں کہ ہم نے اس وقت سے جب سے اسمبلی میں قدم رکھا، اسی ایشو کو لیکر جو کہ ہمارا سب سے زیادہ، سب سے زیادہ ایشو ڈی آئی خان کا پینے کا پانی تھا، وہاں پر ایک وہ ناروا Disease تھی جو کہ پھیلی ہوئی تھی، اس کیلئے بھی کام ہوا اور یہی پبلک ہیلتھ کی سکیم کے ذریعے اسکو کنٹرول کیا گیا۔ چونکہ لوگ ان جوہڑوں سے پانی پیتے تھے اور وہاں پر کئی لوگ آج بھی اس بیماری ناروا جس کو کہتے ہیں، سے اپاہج ہو چکے ہیں اور اپاہج پھر رہے ہیں۔ جناب عالی، میں آپ کے توسط سے ڈی آئی خان پبلک ہیلتھ انجینئرنگ میں جو پچھلے عرصوں میں ان کی کارکردگی غیر تسلی بخش رہی ہے، اس میں بدعنوانیاں ہوئی ہیں، اس میں ایک خصوصی حکومتی ٹیم کی تشکیل اور ساتھ آپ کی وساطت سے ایک کمیٹی قائم کی جائے تاکہ اس کو بھی شامل کیا جائے اور ڈی آئی خان جو کہ پانی پینے کے مسئلے میں نہایت Scattered area ہے، بہت بڑی آبادی ہے تو اس کیلئے۔۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ثناءاللہ خان صاحب! بس مختصر کړئ۔

<u>الحاج ثناء اللہ خان میانخیل:</u> اس یقین دہانی کے ساتھ کہ حکومت نے میری بات سن لی ہوگی اور اس پر فوری کوئی ایکشن لے گی اور ہمارے مسائل کو ایڈریس کرے گی، جناب سپیکر، آپ کی یقین دہانی سے چونکہ آپ ہمارے کسٹوڈین ہیں، اسلئے میں واپس لیتا ہوں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you. Malak Qasim Khan Sahib.

<u>ملک قاسم خان خٹک:</u> زۀ خو کہ چرے دوہ منٹہ د خبرے اجازت راکوئ، بالکل ئے کوم ځکہ چہ زمونږ پہ ضلع کښې د پبلک ہیلتھ نہ چہ څومرہ تکلیف دے۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> دا فیصلہ اوشوہ جی، بس دے ټولو مشرانو پہ خپلو کښې فیصلہ کړے دہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

<u>ملک قاسم خان خٹک:</u> یرہ سر، بس زۀ پہ دے خبرہ باندے واک آؤټ کومہ ځکہ چہ زمونږ ضلع کښې د پبلک ہیلتھ۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> واک آؤټ مہ کوہ، خبرہ اوکړہ۔ خبرہ شروع کړہ۔

<u>ملک قاسم خان خٹک:</u> جناب والا شان، زمونږ پہ ضلع کښې چہ د پبلک ہیلتھ نہ څومرہ تکلیف دے منتخب نمائندو تہ، هغہ دومرہ تکلیف دے چہ د پبلک ہیلتھ پہ نوم هډو ډیپارټمنټ شتہ دے نہ۔ بے انتظامی دہ، هلتہ چپړاسی ټهیکدار دے، نائب

قاصد ټهیکدار دے، چوکیدار ټهیکدار دے، خپل هیڅ څه شے نه کیږی سر،۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: د پبلک هیلتهـ منسټر صاحب څوک دے؟

ملک قاسم خان خټک: عرض مے جی دغه دے، کروړونه روپۍ هلته کښ په فرضی بلونو باندے اوځی۔ لا را باندے ډیره ده چه څومره پیسے هلته کښ راغلی دی جناب والا شان، د 2007 په الیکشن کښ زاړه ټیوب ویلونه کنستلی شوی دی، خلقو نه ئے پرے ووټونه اغستی دی۔ ما د سیکرټری صاحب سره اولیدل، چیف انجینئر ته لاړم او دا ټول، رحیم داد خان ته بار بار ما وئیلی دی، وزیر اعلیٰ صاحب ته مے اووئیل، میاں نثار گل نن نشته دے، هلته کښ د سره د ایم۔پی اے Writ ختم دے۔ زهٔ نعرے وهم چه ایم پی اے به نشاندهی کوی، زمونږ یو کس چه هغه هلته کښ صحیح ډیوټی کوله، محبوب هلته کښ پلاننگ آفسر وو، نور خو ټول هلته کښ گرهـ دے د کرپشن، هغه محبوب ئے بدل کړو، نن دریمه ورځ ده۔ په دے پسے به د کرپشن بازار نور هم گرم شی۔ جناب والا شان، پبلک هیلتهـ انجینئرنگ چه مخکښ د ووټونو د پاره کوم ټیوب ویلونه اغستی دی، زهٔ غواړم چه د د ے هاؤس یوه کمیټی جوړه شی او لاړ د شی چه زهٔ ئے ورته ثابته کړم۔ زما دا قسم په دے فلور باندے پوره دے۔ جناب والا، زمونږ سره چه کوم ظلم شوے دے او کومے پیسے تباه دی، د تخت نصرتی واټرسپلائی سکیم د دس سال نه جی بند دے تر اوسه پورے، اړتالیس ټیوب ویلونه زمونږ په ضلع کښ بند دی۔ د دے محکمے هډو بالکل فائده نشته۔ زهٔ چه دا بار بار نعرے وهم چه مونږ ته د د انډس نه انتظام اوشی، چه څومره بلونه زهٔ د بجلۍ په مد کښ ورکوم، د دے نه خو مونږ ته د انډس نه اوبه فائده مندے پریوځی۔ جناب والا شان، دومره تکلیف دے مونږ ته د پبلک هیلتهـ انجینئرنگ نه او زهٔ په دے فلور آف دی هاؤس دا یقین دهانی غواړم چه د پبلک هیلتهـ انجینئرنگ چه څه رنگ تاسو مونږ ته، هغه ځائے ته، ما چیئرمین چیف منسټر انسپکشن ټیم ته ریکویسټ کړے دے چه تاسو راشئ، فرض کړه چه کوم ټیوب ویلونه په الیکشن کښ کنستلے شوی دی، هغه قطعاً یوه بدعنوانی ده او په هغے باندے Payment کول ډیر زیاتے دے۔ جناب والا شان، چه هغه اوس دوئ اوخری، دا څه خبره ده؟ رحیم داد خان سینئر وزیر دے، چیف

منسٹر د صوبے چیف ایگزیکٹیو دے چہ دوئ تہ دومرہ اختیار نشتہ دے چہ یو عام سړے لگیا دے، اتھارہ گریډ آفسر زمونږ په ضلع کښ کروړونه روپئ لګوی، جناب والا شان، دا ناقابل برداشت دہ۔ میاں نثار ګل نن په یو۔کے کښ دے، هغه ما ته ټیلیفون کړے دے چه د اسمبلئ په فلور باندے، دا د هغوی ښه احتجاج دے، سره د وزارت هغوی ما ته دا وئیلی دی او زهٔ دا وایم چه جناب والا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> بشیر بلور صاحب! ډیره اهم خبره دہ۔ ټھیک شوه جی۔

<u>ملک قاسم خان خٹک:</u> زمونږ علاقه، سر، زهٔ دلته کښ کښینمه، زهٔ In writing اوس دا یقین دهانی غواړم چه زما سره چه کوم دے، د ایم پی اے Writ به قائمیږی، د ایم پی اے ترجیحات به شاملیږی۔ چه د ایم پی اے ترجیحات نه وی نو زما په ایم پی اے کیدو باندے د هغوی څه چه زهٔ ایم پی اے جوړ شوے یم؟ نو سر، دا ټول د معزز ممبران اسمبلی توهین دے، په دے باندے به زهٔ تحریک استحقاق راوړم چه که چرے زمونږ په ضلع کښ د پبلک هیلتھ انجینئرنګ یو اورسیئر لګی، ځان ئے ایس ډی او جوړ کړے دے، DSC میټنګ کښ کښینی۔ جناب والا، په هغه باندے ما Complaint اوکړ و، هغه ئے Transfer کړو۔ تر نن ورځے پورے هغه نشته دے، دا کومه محکمه دہ؟

<u>جناب سپیکر:</u> ماشاءاللہ، Very good. Thank you.

<u>ملک قاسم خان خٹک:</u> نو DERA-II چه کوم دے، د هغے باره کښ جی مونږ دغه خبره کوله۔۔۔۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you.

<u>ملک قاسم خان خٹک:</u> دومره زیاتے دے زمونږ سره چه په هغے باندے دا څومره چه څه شوی دی، چه کوم فنډونه، زاړه سکیمونه زمونږ پاتے دی، هغے ته فنډونه د ورکړی۔ مونږ ته اوس فنډ، چیف ایگزیکٹیو، چیف منسٹر باقاعده مونږ ته ډائریکٹیوز جاری کړی دی چهNERP نه دهٔ ته سکیمونه ورکړه، DERA نه دهٔ ته سکیمونه ورکړه په ټولو حلقو کښ، مونږ ته ئے ولے نه راکوی؟ چه براه راست د دغه ځائے نه، زمونږ د حلقے مونږ ته پته دہ، که یو اتھاره ګریډ آفسر ته پته دہ چه د هغه ځائے نه براه راست قاسم خان کورونه، کرامت اللہ خان کورونه او

ارشد عبداللہ کورونہ، سکیمونہ ورلیږی، دا یو سرکاری آفسر تہ اختیار شتہ؟ د دغے ظلم، دغے سړی تہ، د دغہ ځائے سر، تاسو باقاعدہ پہ دے باندے رولنگ ورکړئ چہ داسے بہ بیا نہ کیږی او ایم پی اے سرہ جی،---------

جناب سپیکر: ٹھیک شوہ جی، ٹھیک شوہ جی۔ دا خصوصی نوټ کړہ جی، دا خصوصی نوټ کړہ۔

ملک قاسم خان خٹک: ٹھیک شوہ جی۔ سر، دومرہ چہ مونږ تہ دا یقین دھانی راکوی چہ د محبوب آرډر کینسل کړی۔ دا محبوب مونږ صرف د دے د پارہ چہ ھغوی د حق نشاندھی کولہ، ھغہ ئے بدل کړے دے، کیدے شی چہ دلتہ بدعنوانی عام شی-------

جناب سپیکر: ٹھیک شوہ جی۔ ٹھیک شوہ، ما اولیکلو جی۔

ملک قاسم خان خٹک: نو سر، پہ دے کښ زۀ دا تسلی غواړم، یقین دھانی غواړم چہ دا بہ زمونږ د پارہ خامخا ٹھیک کوئ۔ د میاں نثار گل دغہ، مونږ دوہ کسان پہ دے ضلع کښ منتخب ممبران یو، سرہ د ایم۔این۔اے، زمونږ د ټولو دا احتجاج دے چہ دا متحدہ ممبران چہ کوم دی، ھغوی پہ ھر شی باندے د Onboard کیږی۔

جناب سپیکر: ٹھیک شوہ جی، ٹھیک شوہ۔

ملک قاسم خان خٹک: د وزیر اعلیٰ صاحب زۀ شکرگزار یم چہ ھغوی باقاعدہ پہ دے کښ ډائریکٹیوز جاری کړی دی۔

جناب سپیکر: چہ دا نور ھم اوکړی نو بیا بہ جواب ورکوئ۔ اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: شکریہ، سر۔ سر! اس میں میری Submission یہ ہے کہ یہ ہیڈ بھی اگر آپ دیکھیں تو اس میں تو صرف چیف انجینئر اور سرپلس سٹاف کی کچھ تنخواہیں ہیں، باقی یہ جو ہیڈ ہے، ڈسٹرکٹ تو Devolve ہو چکا ہے تو اس میں جو ہم باتیں کر رہے ہیں، ٹھیک ہے، منسٹر صاحب جواب دے دیں گے لیکن میرے خیال میں اس پہ بھی ہماری اتھارٹی ویسے نہیں رہی جیسے سکولز کے ساتھ معاملہ تھا تو اس میں صرف چار کروڑ کی کچھ تنخواہیں ہیں پینسٹھ افسران کی اور اسی پہ ہم ڈسکشن کر رہے ہیں۔ ڈسٹرکٹس کے متعلق تو ایک تو میرے خیال میں فنانس ڈیپارٹمنٹ کو اگلے سال کیلئے، کیونکہ ابھی تو یہ بجٹ تیار ہو چکا

ہے، ہماری جتنی بھی مشکلات ہیں، جیسے وہ کہہ رہے ہیں، وہ تو ڈسٹرکٹس کے متعلق ہیں اور یہاں پر صرف ہم چند تنخواہوں کے متعلق بجٹ پاس کر رہے ہیں تو ہمارا اس پہ چیک تو ویسے بھی نہیں ہے لیکن سر، میری اس میں گزارش ہوگی کہ چونکہ اس میں ایڈمنسٹریشن بھی آتا ہے، اس میں ان کو کچھ مشکلات ہوتی ہیں، جیسے Repair کے حوالے سے یہاں پہ بات کی گئی کہ Repair کے پیسے ہوتے ہیں، ڈسٹرکٹ ناظمین لے لیتے ہیں، ڈیویلپمنٹ فنڈ میں اسکو Divert کر دیتے ہیں اور پھر اس سے نیا کام ہوتا ہے، پبلک ہیلتھ کا جو تیل ہوتا ہے سر، اس میں بھی کافی مشکلات ہوتے ہیں۔ جب ہم ان کے پاس جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ڈسٹرکٹ ناظم نے ہمیں فنڈ ریلیز نہیں کیا۔ میرا اس میں گزارش ہے، بشیر بلور صاحب بیٹھے ہیں، سینیئر بندے ہیں کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا جو بجٹ ہو اور جب تک اس کی Authentication لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ نہ کرے، ڈی سی او کو اس چیز کا پابند بنایا جائے کہ ڈسٹرکٹ ناظم جو بھی کہے، اس کی بات پہ عملدرآمد نہ کرے۔ یہ ایک طریقہ ہے کیونکہ اپنے ہاتھ سے ہم اپنے پاؤں پہ کلہاڑی مار رہے ہیں۔ فنڈ ہم نے سارا اکھٹا Lump sum چھبیس بلین ان کو دے دیا ایک ہی ہیڈ میں، ہمارا ان پہ کنٹرول تو ویسے ختم ہوگیا ہے تو اس میں یہ ہے کہ یہ ایک تجویز ہے، اگر ہاؤس Agree کرے تو میرے خیال میں جب تک Authentication لوکل گورنمنٹ کی طرف سے نہ ہو، اس میں Spending نہ کریں۔ شکریہ، سر۔

جناب سپیکر: اکرم خان درانی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: شکریہ۔ چونکہ یہ ایک بہت اہم محکمہ ہے جی، صحت کے حوالے سے باقی صوبہ بھی ہے لیکن خصوصاً سدرن ڈسٹرکٹس جو ہیں، انہیں انتہائی تکلیف ہے۔ کوہاٹ، ہنگو، کرک، ڈی آئی خان، بنوں، ٹانک، یہ ایریا جو ہے، وہاں پر آج بھی بہت تکلیف ہے۔ ہم نے تو کوشش کی تھی اور اس کے فنڈز میں اضافہ بھی کیا تھا۔ میں نے اپنی بجٹ سپیچ میں بھی اس کا اظہار کیا تھا کہ یہ ایک ہی محکمہ ہے جس میں پہلے خود گورنمنٹ نے کمی کی ہے اور میں نے یہ گزارش کی تھی کہ اس میں اضافہ کریں کیونکہ اس کی اہمیت یا کرک کا آدمی جانتا ہے یا لکی مروت کا آدمی جانتا ہے یا بنوں کا آدمی جانتا ہے یا ٹانک کا، ڈی آئی خان کا یا ہنگو کا یا کوہاٹ کا آدمی جانتا ہے کہ صاف پانی کی کتنی ضرورت ہے اور وہاں پہ جو ہماری مائیں، بہنیں رات کو اٹھ کر پانی لاتی ہیں تو ایک تو میری گزارش ہے کہ اس میں جو کمی کی گئی ہے، اس میں اضافہ کیا جائے کیونکہ یہ اس میں ضروری ہے۔ دوسری ایک اہم بات، یہاں پر پرانے ممبران بھی ہیں جو کہ ہماری گورنمنٹ میں تھے، ایک کمیٹی ہم نے بنائی تھی کیونٹی کی جو ٹیوب ویلز تھے اور وہاں پر گورنمنٹ اس کو اپنی تحویل میں نہیں لے

رہی تھی اور وہ سارے بند تھے، خراب تھے تو ہم نے ایک فیصلہ کیا کہ پورے صوبے کی جتنے بھی ٹیوب ویلز ہیں، ان کو ہم گورنمنٹ کی تحویل میں لیں گے، ان کو ٹھیک کریں گے اور کافی حد تک اس پہ ابھی عمل ہوا ہے لیکن آج بھی ہر ایک ضلع میں کمیونٹی کی بہت سے ٹیوب ویلز ہیں کہ وہ ابھی گورنمنٹ نے چالو نہیں کئے اور بند پڑے ہیں، ان پہ خرچہ ہوا ہے تو میں یہی گزارش کروں گا کہ کمیونٹی کے جتنے بقایا ٹیوب ویلز ہیں، ان کو بھی چالو کریں اور ان کیلئے پھر ایک طریقہ کار بھی تھا کہ یہ دوبارہ ٹی ایم اے کے حوالے کریں گے ہم، تو اس پہ میری گزارش ہو گی کہ جتنے بھی پورے صوبے میں جو باقی کمیونٹی کے ٹیوب ویلز ہیں، ایک دو مہینے کے اندر ان پہ کام بھی شروع کریں اور گورنمنٹ ان کو ایک کلاس فور ملازم بھی دے چلانے کیلئے کیونکہ جب تک وہ گورنمنٹ نہیں چلائے گی تو وہ لوگوں کے بس کی بات نہیں ہے۔ تو باقی صوبے میں کافی، مجھے جو ابھی رپورٹ آئی ہے، اس میں کئی اضلاع ہیں پورے صوبے میں کہ وہ کمیونٹی ٹیوب ویلز ابھی گورنمنٹ کے پاس نہیں ہیں اور نہ ان پہ کوئی کام ہو رہا ہے، تو میری گزارش ہو گی کہ پورے صوبے کے کمیونٹی ٹیوب ویلز گورنمنٹ چلائے اور ان کی بجلی کے اخراجات بھی گورنمنٹ ادا کرے اور جب یہ چالو کرے تو اس کے بعد ان کو ٹی ایم اے کے حوالے کرے اور ٹی ایم اے پھر ان کا انتظام خود چلائے گا۔ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ تجویز ضرور نوٹ کریں جی، ضروری ہے۔ مسٹر جاوید عباسی صاحب۔ جاوید عباسی صاحب نشتہ؟ سید مرید کاظم شاہ صاحب۔

<u>مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ:</u> شکریہ، جناب سپیکر۔ سر، میں اکرم خان درانی کی جو تجویز ہے، اس کی تائید کرتا ہوں کیونکہ یہ جو VDO,s Schemes ہیں، یہ گورنمنٹ سنبھالے۔ یہ VDO,s سے نہیں چل رہی اور کمیونٹی ان کو نہیں چلا رہی ہے اور یہ بالکل بے کار پڑی ہوئی ہیں اور لوگوں کو بہت بڑی تکلیف ہے جی۔ دوسرا سر، یہ کہ بیس پچیس سال سے جو سکیمیں پرانی ہو چکی ہیں اور اپنی لائف ختم کر چکی ہیں، مہربانی کر کے ان پر بھی توجہ دی جائے کیونکہ ان سے بیماریاں پھیل رہی ہیں، پائپ پھٹ چکے ہیں اور ان کی حالت بہت خراب ہے۔ یہ میری چند گزارشات ہیں، منسٹر صاحب ان کو نوٹ کر لیں کیونکہ یہ ایک بہت اہم محکمہ ہے جی، اس کیلئے ضروری ہے اور یہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سے بھی ضروری ہے کہ اس کی Maintenance واپس لے لی جائے۔ شکریہ جی۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you. Qaladar Khan Lodhi Sahib.

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> جناب سپیکر، میں منسٹر صاحب کو اپنا یہ پوائنٹ نوٹ کروانا چاہتا ہوں اور گورنمنٹ کی توجہ بھی چاہتا ہوں کہ یہ جو سرپلس ملازمین ہیں، ان کو اٹھتر ملین، چوہتر ہزار کی تنخواہیں 2001ء سے

دی جارہی ہیں، میں یہ چاہوں گا کہ یہ خزانے پر ایک بوجھ ہے تو پبلک ہیلتھ انجینئرنگ میں اگر ان کی جگہ نہیں ہے تو انہیں کسی دوسرے ڈیپارٹمنٹ میں تبدیل کیا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ جیسے درانی صاحب نے جو کہا ہے تو یہ پچھلے دور میں بھی ہماری کوشش تھی، انہیں بھی ہم نے کہا، اس وقت ان کی گورنمنٹ تھی، کہ ہماری کروڑوں روپے کی گورنمنٹ سکیمیں ہیں، وہ لگا کر ہم نے کمیونٹی کے حوالے کر دیں، جب تک وہ چلیں، پائپ ٹھیک تھے، سب کچھ ٹھیک تھا، مشینری ٹھیک تھی، مہینہ دو مہینے چھ مہینے تو انہوں نے مزے کئے، انہوں نے کوئی اپنی Collection، کوئی اپنا فنڈ نہیں رکھا، کمیونٹی نے اس کو چھوڑ دیا۔ اب لوگوں نے اس کے پائپ بھی نکال لیے اور اس سے سیڑھیاں بنالیں اور چارپائیاں بنالیں، کوئی کسی کی حفاظت نہیں کرتا جب تک اس پر کوئی چوکیدار نہ ہو، اس پر واچ مین جو رکھے جاتے ہیں یا آپریٹر وغیرہ جو رکھے جاتے ہیں، بہت کم تنخواہ کے لوگ ہیں، اگر یہ رکھ لئے جائیں یا گورنمنٹ اس کو اپنی تحویل میں لے لے تو یہ لوگوں کے ساتھ گورنمنٹ کا بڑا احسان ہوگا کیونکہ پینے کا پانی ہر ایک کیلئے ضروری ہے جی، ہوا کے بعد دوسرے نمبر پر آتا ہے تو یہ اس کی Facility اگر ہم لوگوں کو نہیں دے سکتے تو پھر اس میں یہ ہماری کمزوری ہوگی اور اس کے ساتھ ساتھ میں اپنے پبلک ہیلتھ یونٹ ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد سے انتہائی مطمئن ہوں جی، انہوں نے زلزلے کے دوران میرے حلقہ کے In time PC-1 بنالیے، Estimates بنا لیے۔ ہم تنقید برائے تنقید نہیں کرتے جی، جو ڈیپارٹمنٹ اچھا کام کرے گا، اس کی تعریف کریں گے اس فلور پر اور ان میں کروڑوں روپے کی میری سکیمیں آگئیں جن سے میرے لوگوں کو فائدہ ہوا۔ اسلئے جی میں اپنی یہ تحریک واپس لیتا ہوں۔

Mr. Speaker: Thank you. Malak Hayat Khan Sahib.

ملک حیات خان: جناب سپیکر صاحب، زمونږ معزز ممبرانو په دے باندے خبرے اوکړے۔ د VDO,s تحت چه کوم سکیمونه پبلک هیلتھ کښې چلیږي، هغوی پسے چونکه پیسے وی پانچ لاکھ، چھ لاکھ او په دغه کښې هغه سکیمونه چه په کروړونو روپئ په هغے باندے خرچ شوے دی، هغه بند پراته دی۔ زما په حلقه نیابت اپر دیر واړئ کښې او لوئر دیر خال کښې تقریباً سات آٹھ سکیمونه دی چه هغه د VDO,s تحت دی او هغه بند دی۔ څنګه چه زمونږ سابقه وزیر اعلیٰ، اکرم خان درانی صاحب تجویز پیش کړو، زهٔ د هغوی تائید کومه چه دا د ټی ایم ایز ته یعنی ګورنمنټ د په خپل تحویل کښې واخلی او ټی ایم ایز ته د حواله شی۔ دوئمه

اهم خبره چه هغه زهٔ د منسټر صاحب په نوټس کښې راوستل غواړم چه د DERA پروګرام لاندے د اخګرام په مقام باندے په 2001ء کښې د یو کروړ روپو په مدد سره یو سکیم شروع شوے دے چه 2001 او نن 2008 کښې مونږ ناست یو، هغه د نن پورے فائنل شوے نه دے، خلق د نن ورځ پورے د هغے نه مستفید نه دی۔ زما په دے باندے به دا سخت اصرار وی چه ما ته به دوئ یقین دهانی راکړی چه مونږ به میاشت نیمه کښې د غه سکیم چالو کوؤ۔ مهربانی۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔ منسٹر جو بھی جواب دینا چاہیں، کچھ ضروری باتیں سامنے آئی ہیں، صحیح تسلی کرا لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: تھینک یو جی۔ میں سب سے پہلے اپوزیشن لیڈر صاحب کو یقین دہانی کراتا ہوں کہ انشاء اللہ فنڈز ہم Next year، ابھی تو ہو نہیں سکتا، Possibility نہیں ہے، Next year میں فنڈز بڑھائیں گے اس کے اور کمیو نٹی ٹیوب ویلز کے حوالے سے جو تجاویز آئی ہیں، ان کو بھی انشاء اللہ Operational بنائیں گے، کچھ ضلعوں میں ہو چکا ہے اور بعض میں انشاء اللہ ہو جائے گا۔ باقی ملک قاسم خان صاحب کو خصوصاً یہ کہنا پسند کروں گا کہ یہ محکمہ وزیر اعلیٰ کا خصوصی محکمہ ہے تو یہ چونکہ پانچ سال درانی صاحب کا محکمہ رہا ہے، ان کی اپنی پارٹی تھی، ان کی اپنی حکومت تھی تو اگر یہ اتنے نالاں ہیں، کارکردگی پچھلی اگر ٹھیک نہ ہو تو مطلب ہے کہ یہ Attributions پچھلی گورنمنٹ پہ جا سکتے ہیں، ہم پہ نہیں آسکتے، ہمیں تو دو مہینے ہوئے ہیں، انشاء اللہ ہم اپنی کارکردگی بہتر بنائیں گے بالکل۔ پائپ لائنز کی Maintenance اور سرپلس سٹاف کے متعلق جتنی بھی Suggestions آئی ہیں تو بالکل We will take them, انشاء اللہ ان کے اوپر جو بھی مناسب ہوگا، ایکشن لیں گے اور میں یہ ریکویسٹ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ذرا کھل کر کہیں وہ۔۔۔۔۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: وہ مائیک بند ہو گیا۔ میں ریکویسٹ کرتا ہوں تمام دوستوں سے کہ Kindly واپس لے لیں یہ کٹ موشنز۔ تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: یہ آپ لوگ واپس لے لیں۔ یہ کمیو نٹی والے ٹیوب ویلز پہ آپ کی Clear بات سامنے نہیں آئی، صحیح یقین دہانی کرائیں۔ کمیو نٹی جو ہے، یہ میں ہر جگہ خود Feel کرتا ہوں کہ اربوں روپے اس پہ ضائع ہو چکے ہیں تو اس سلسلے میں کوئی Clear بات سامنے آجائے۔

قائد حزب اختلاف: ہاں، بہت۔۔۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: بالکل جی، On the floor of the House, I assure you, on behalf of the Chief Minister, کہ جو Possible ہے، وہ انشاء اللہ ہم کریں گے کیونکہ ابھی Staff better knows، وہ Exact figures کا مجھے پتہ نہیں کہ کتنی اس پر لاگت آئے گی، کیا ہوگا، لیکن جو Possible ہے، I commit کہ انشاء اللہ کریں گے جی بالکل۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر، یہ جو بات ہوئی ہے، یہ جو ٹیوب ویلز ہیں۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کا کوئی حل نکالیں کہ اس کا کیا حل ہوگا جی؟

قائد حزب اختلاف: جی ہاں، ابھی یہ ہے کہ اس ہاؤس کی کمیٹی نے جو فیصلہ کیا تھا، ہماری حکومت بھی اس کی Bound تھی کہ اگر ایک کمیٹی آپ بنادیں ہاؤس کی اور وہ فیصلہ کرے کہ پورے صوبے کے جتنے بھی کمیونٹی ٹیوب ویلز ہیں، وہ گورنمنٹ چلائے گی۔ ابھی بہت سے جو ہیں، وہ گورنمنٹ کے ہیں، ابھی یہی حکومت بھی اس کی میرے خیال میں پابند ہے۔ آپ ہمیں یہ کہیں کہ اس ہاؤس کی کمیٹی نے جو فیصلہ کیا تھا اور پچھلی گورنمنٹ نے اس پر جتنا عمل کیا ہے، باقی پہ ہم عمل کریں گے اور یہ پورے صوبے کے لوگوں کے مفاد میں ہے۔

Mr. Speaker: Thank you.

وزیر قانون: بالکل جی، میں Assurance دیتا ہوں ابھی سے۔

جناب سپیکر: ابھی آپ Withdraw کر رہے ہیں سارے؟ ارباب صاحب، مائیک کھول لیں۔

ارباب محمد ایوب جان (وزیر زراعت): جی جی۔ جناب سپیکر صاحب، چه څنګه درانی صاحب اووئیل چه هغوی کمیټی جوړه کړے وه نو زهٔ به تاسو ته ریکویسټ اوکړمه چه یو د اسمبلئ کمیټی تاسو جوړه کړئ چه دا کمیونټی ټیوب ویلز چه دی، هغه خپل تحویل کښې واخلی۔

جناب سپیکر: ٹھیک شوه جی۔ لیاقت شباب صاحب کا مائیک آن کریں۔

جناب لیاقت شباب (وزیر آبکاری و محصولات): ځنے ډسټرکټس کښې دا کمیونټی نه دی اغستے شوی او باقی چه کوم اضلاع کښې نه دی شوی، هغے کښې چالو کیږی، هغے کښې زمونږ نوښار ډسټرکټ هم دے۔ هم د دوئ په دور کښې چه کوم هغه شوی وو، هغه اوس د کمیونټی نه Hand over کیږی او پبلک هیلتھ ته روان دی،

په هغے کار شروع دے چه نورو کومو ضلعو کښې نه دے شروع، انشاء الله په هغے به Implement کوؤ جی دا شے۔ تهینک یو، جی۔

جناب سپیکر: تهیک شوه جی۔ میانخیل ثناءالله خان، تاسو واپس واغستو خپل تحریک که لا تاسو۔۔۔۔۔۔۔

الحاج ثناء اللہ خان میانخیل: دے کښې شک نشته۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لا مو تسلی نه ده شوے ؟

الحاج ثناء للہ خان میانخیل: سر، میں منسٹر صاحب، نہیں نہیں، ہماری۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ستاسو سره، د دے تولے صوبے مسئله ده۔۔۔۔۔۔۔

الحاج ثناء اللہ خان میانخیل: جو مناسب ہو گا، میں یہی کہنا چاہتا ہوں کہ Where is well, there is way. انشاء اللہ یہ عوام الناس کا مسئلہ ہے اور یہ ایسا مسئلہ ہے جس کی نشاندہی عوامی نمائندگان کر رہے ہیں کیونکہ ہماری کمیونٹی ابھی تک اس شعور کو نہیں پہنچی ہے کہ وہ اس کو Take over کر کے چلا سکے اور میں نے عرض کیا ہے کہ جہاں پر، خصوصاً ڈی۔آئی۔خان کے جو مسائل ہیں، وہ ایک دیہات نہیں ہے، اس کے ساتھ کئی کئی دیہات منسلک ہیں۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ٹھیک۔۔۔۔۔۔۔

الحاج ثناء اللہ خان میانخیل: تو وہ نہایت گھمبیر مسئلہ ہے، اس کو حکومت خود Take over کرے، اس کی Maintenance اور Repairs اور اس کے جو چارجز ہیں، وہ خود Own کرے اور ان کو چلائے۔ بہت مہربانی۔

ملک قاسم خان خٹک: دا ډیره اهمه مسئله ده او په دے کښې مونږ ته د حکومت د طرف نه څه خاص یقین دهانی پکار ده ځکه چه دا یوه عوامی مسئله ده او د ټولے صوبے مسئله ده۔

جناب سپیکر: رحیم داد خان صاحب! میرے خیال میں آپ کے علاوہ نہیں ہو سکتا، آپ کچھ بولیں تو شاید یہ لوگ مان جائیں۔ چونکہ رحیم داد خان کھڑے ہو گئے ہیں، اسلئے آپ (ملک قاسم خان خٹک) بیٹھ جائیں۔ وہ کھڑے ہو گئے ہیں، آپ بیٹھ جائیں۔

جناب رحیم داد خان [سینئر وزیر(منصوبہ بندی وترقیات)]: ډیره مهربانی جی۔ زهٔ خو د دوئ ډیر عزت کوم او دوئ دا سے علاقے سره تعلق ساتی چه زما برادری پکښ ده، خټک دی۔ څه نمونه چه څه وی، زما متعلق څه وی، مونږ به کښینو، ډیپارټمنټ سره څه خبره وی، د ډیپارټمنټ خلق به تاسو سره زهٔ کښینوم او هغے مسئله باندے چه کومه نمونه څه حل ئے ستاسو مخکښ وی، ملک صاحب، تاسو هم خبره اوکړه د یو سکیم متعلق، ډیپارټمنټ سره به کښینو چه هغے کښ څه دی، څه پراګرس پکښ اوتے دے، څه پرابلم دے، څه وجه ده؟ نو یو ځائے به کښینو، دا یو هاؤس دے، شریک ناست یو نو هغوی سره به هم شریک شو۔

جناب سپیکر: شکریه جی، شکریه۔ تاسو وزیران به خوک کښینئ؟ وایه جی۔ پرویز خټک صاحب څه وائی؟

جناب پرویز خټک(وزیر آبپاشی): د ټیوب ویلز باره کښ زهٔ وضاحت کومه چه دا Already د درانی صاحب کیبنټ فیصله کړے وه چه دا ټیوب ویلز چه کوم دی، دا به پبلک هیلتھ چلوی۔ یو سړے به پرے Appoint کیږی، د بجلئ بلونه به ئے ورکوی، Maintenance به کوی او د Maintenance funds هم هر ضلع ته لاړ دی، هغه پبلک هیلتھ خوړلے دی، بل پله ئے لګولی دی، په دے نه دی لګیدلی او دا کیس مونږ دائر کړے دے چه کومه ضلع کښ دا ټیوب ویلز بند دی، دا د پبلک هیلتھ ذمه داری ده چه هغوی به دا چلوی۔

جناب سپیکر: دا ستاسو Assurance راغے؟

وزیر آبپاشی: Already دا Decision شته دے۔

جناب سپیکر: ټهیک شوه جی، تهینک یو جی۔

وزیر آبپاشی: او په دے کښ څه مسئله نشته دے۔

Mr. Speaker: Thank you. Since all the Honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 16, therefore, the question before the House is that Demand No. 16 may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 16 is granted. Thank you. Demand No. 17. یہ پچپن کافی رہتے ہیں، بہت کم ٹائم رہ گیا ہے اور ڈیمانڈز بہت رہتے ہیں۔ The Honourable Minister for Local Government, NWFP, to please move his Demand No. 17. The Honourable Minister for Local Government, please.

جناب بشیر احمد بلور[سینئر وزیر(بلدیات)]: ډیره مهربانی، سپیکر صاحب۔ "میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ تین کروڑ، چھیاسٹھ لاکھ، بہتر ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2009ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے" اور ساتھ ہی درخواست کرتا ہوں کہ جنہوں نے بھی کٹ موشنز دی ہیں، مہربانی کرکے واپس لے لیں۔

جناب سپیکر: (قہقہہ) ډیر په آسانه خان خلاصوے۔

Motion moved "that a sum not exceeding rupees thirty-six million, six hundred & seventy-two thousand only, be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2009, in respect of Local Government, Elections and Rural Development".

Cut motions. Mr. Abdus Sattar Khan, to please move his cut motion. Not present, it lapses. Mr. Munawar Khan Advocate Sahib. Not present, it lapses. Malik Qasim Khan Khattak Sahib.

ملک قاسم خان خٹک: زۀ واپس اخلم۔

Mr. Speaker: Thank you, withdrawn. Syed Muhammad Sabir Shah Sahib. Not present, it lapses. Al-Haj Sanaullah Khan Miankhel Sahib.

الحاج ثناء اللہ خان میانخیل: جناب سپیکر! میں اس مد میں پندرہ ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees fifteen thousand only. Mr. Israrullah Khan Gandapur Sahib.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: میں سر، دس روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees ten thousand only. Mr. Akram Khan Durrani Sahib.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): سپیکر صاحب! سینیئر منسټر هم دے زمونږ او حقیقت دا دے که په ټیلیفون باندے هم دوئ ته تجاویز ورکړو نو زمونږ یقین دے چه په هغے باندے به عمل کوی، نو زهٔ خپل کټ موشن واپس کوم او زمونږ په دوئ باندے ډیر غټ اعتماد دے۔

Mr. Speaker: Thank you, withdrawn. Sardar Auragzeb Nalotha Sahib. Not present, it lapses. Mr. Javed Abbasi Sahib. Not present, it lapses. Haji Qalandar Khan Lodhi Sahib.

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، ہال کا کچھ موڈ بھی ایسا ہی نظر آتا ہے اور کچھ چار بج گئے ہیں اور عصر کی نماز کا ٹائم بھی جا رہا ہے تو سینیئر منسٹر نے کہا بھی ہے اور یہ ہمارے ساتھ اپوزیشن میں بھی بیٹھے ہیں، ہم ان کی Respect کرتے ہیں، اسلئے میں اپنی کٹ موشن واپس کرتا ہوں اور آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ ہال سے پوچھ لیں، میرا خیال ہے، ہال کا موڈ ہے، جتنے بھی آپ کرانا چاہتے ہیں، ہو جائیں گے تو ہمیں بھی آپ اگر لینا چاہتے ہیں تو انشاء اللہ ہم کچھ آپ کیلئے آسانی پیدا کریں گے۔ پھر نماز کیلئے بھی ہمیں چھوڑ دیں کیونکہ نماز فوت ہو رہی ہے۔

Mr. Speaker: Thank you. Sikandar Hayat Khan Sherpao Sahib. Not present, it lapses. Syed Murid Kazim Shah Sahib.

مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ: سپیکر صاحب، میں موشن واپس لیتا ہوں جی۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Ziad Akram Durrani Sahib. Not present, it lapses. Dr. Iqbal Din Sahib.

ڈاکٹر اقبال دین: موشن واپس اخلمه خو دے بشیر بلور صاحب ته یو خواست کومه چه ټی ایم اے کوهاټ تیرو څلورو کالو راسے زمونږ د کلی د ټیوب ویل بلونه نه دی جمع کړی او اوس په دے ټائم کښ زمونږ د کلی د ټیوب ویلونو بجلی کټ ده او 28 تاریخ ئے آخری مونږ له نوټس راکړے دے چه دے پورے تاسو دا پیسے جمع کړئ-------

جناب سپیکر: دا نوټ کړئ پلیز۔ ملک حیات خان۔

ڈاکٹر اقبال دین: زهٔ دغه یو خواست دوئ ته کومه، باقی کټ موشن مے واپس واغستو۔

Mr. Speaker: Thank you.

ڈاکٹر اقبال دین: په مونږ باندے د کربلا سماں ده نو دغے باره کښ خصوصی----

Mr. Speaker: Thank you. Malak Hayat Khan.

ملک حیات خان: منسٹر صاحب زمونږ قدردان دے ، مشر دے ، زوړ پارلیمنٹیرین دے ، د هغوی په درخواست باندے زۀ دا خپل کٹ موشن واپس اخلم۔

جناب سپیکر: .Withdrawn, thank you الحاج ثناءاللہ خان میانخیل صاحب، هم هغه دوه منټه دی ګورے جی۔

الحاج ثناءاللہ خان میانخیل: جناب سپیکر! جناب بشیر بلور صاحب کا حکم سر آنکھوں پر تھا اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارا ایسا تعلق ہے، شاید سگے بھائیوں سے بھی زیادہ ہو لیکن حقیقت یہ ہے سر، کہ ہم ڈیرہ اسماعیل خان کے حوالے سے آفت زدہ ہیں اور آفت زدہ علاقہ اگر اپنی محرومیاں اور وہ نکتے جناب کی وساطت سے گوش گزار نہ کرا سکیں، ہمیں کوئی کیمرے کا شوق نہیں ہے سر، کہ میں کیمرے میں نظر آ رہا ہوں یا لوگ مجھے دیکھیں گے، یہ وہ باتیں ہیں جو کہ ہلا دینے والی ہیں اور سننے والی ہیں۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں اپنے ضلع کے ناظم پہ آ جاؤں گا کہ وہاں پر جس طریقے سے ایک Elected ناظم کے خلاف تحریک عدم اعتماد Move ہوئی، وہ بھی اپنی جگہ پہ ایک کہانی ہے لیکن تین مہینے وہ Caretaker تھا جبکہ لوکل آرڈیننس میں بھی 90 days سے زیادہ کوئی Care taker نہیں رہ سکتا ہے۔ یہاں پر جب ہم نے کورٹ سے استدعا کی اور کورٹ نے الیکشن کے آرڈرز کئے تو جناب والا، یہاں سے لیٹر گیا کہ لاء اینڈ آرڈر کا خطرہ ہے، اسلئے ناظم کے الیکشن نہیں ہو سکتے جو کہ ایک ہی جگہ پہ، ایک ہی بلڈنگ کے اندر ہونے تھے، وہ تو نہیں ہو سکتے تھے لیکن جنرل الیکشن بخیر و خوبی انجام پا گئے۔ جناب والا، اس پر، جناب منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، لوکل گورنمنٹ آرڈیننس میں ڈیویلپمنٹل جو فنڈز ہیں، جس کو جس بیدردی سے استعمال کیا جا رہا ہے یا وہاں پر جو اس میں خرابیاں ہوئی ہیں اور ہو رہی ہیں اور خاصکر جو میں نے آفت زدہ کہا ہے سر، ہمارے اوپر جو الیکشن کا زلزلہ گزرا ہے وہ سر عام تھا اور حقیقت یہ ہے کہ معجزات اور کرامات آئے، ہم میں تو کوئی بس نہیں ہے لیکن یہ اللہ تعالیٰ کا ایک خاص کرشمہ تھا کہ ہم یہاں اس ایوان میں ہیں۔ جناب والا، میں جناب کے توسط سے حکومت کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو Irregularity اور Illegality وہاں پر ہو رہی ہے، اس کا فوری طور پہ نوٹس لیتے ہوئے وہاں پر یہ جو غیر قانونی چارج ہے، جو ایک غیر منتخب ناظم کے پاس ہے، دو سال سے چل رہا ہے، اس کو فوری طور پہ ختم کر کے اپنا نمائندہ ڈی سی او یا کسی کو مقرر کیا جائے تاکہ جو غیر قانونی کام ہوئے ہیں وہ مزید جاری نہ رہ سکیں کیونکہ اسکے بعد کا الزام پھر آپ پر ہو گا۔ جناب والا! اس کے ساتھ ساتھ خاصکر نہ میانخیل بڑا خوفناک تھا کسی کیلئے، حالانکہ بڑے Polite لوگ

ہیں سر۔ جناب والا، ڈی آئی خان ٹی ایم اے کو باٹنا گیا اسلئے کہ سابقہ دور میں میرا بھائی تحصیل ناظم تھا تو ہمارے اس میں دو حلقے آتے ہیں، وہاں پر ٹی ایم ایز Create کی گئیں، ماشاء اللہ ہو گئیں، تحصیل Create کی گئی، اچھی بات ہے، جو اچھی بات ہے، ہم اس کو اچھی بھی کہیں گے لیکن میں نہیں سمجھتا کہ وہاں پر درابن ٹی ایم اے آج بھی میرے پاس ہے، بروہاٹی ایم اے کا میرا بھائی ناظم ہے، میری جو تحصیل ہے، درابن تحصیل کا میرا چھوٹا بھائی ناظم ہے اور ڈی آئی خان تحصیل کا بھی تحصیل ناظم میرا بھائی ہی ہے لیکن۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> مختصر کریں جی، مختصر کریں، مختصر کریں۔

<u>الحاج ثناء اللہ خان میانخیل:</u> میں سمجھتا ہوں سر، کہ درابن ٹی ایم اے جو آج تک یہاں پر کسی صوبائی گرانٹ سے بھی محروم ہے اور اس کے پاس وسائل ایک روپیہ بھی نہیں ہے۔ میں ان یونین کونسلز کا جن میں وہ ٹی ایم اے Create کی گئی ہے، جہاں پر ایک روپیہ ڈویلپمنٹل فنڈ نہیں ہے اور وہاں ان کی تنخواہوں کے پیسے بھی برابر نہیں ہو رہے ہیں، میں۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> بشیر بلور صاحب! خصوصی نوٹ کریں اور۔۔۔۔۔۔

<u>الحاج ثناء اللہ خان میانخیل:</u> میں بشیر بلور صاحب سے آپ کی وساطت سے ریکویسٹ کروں گا کہ کم از کم میں نہیں چاہتا کہ ٹی ایم ایز ختم ہوں، جہاں پر میں خود ناظم بیٹھا ہوں لیکن لوگوں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے۔۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speakere:</u> Thank you, thank you Miankhel Sahib………

<u>الحاج ثناء اللہ خان میانخیل:</u> درابن ٹی ایم اے کو ڈی آئی خان ٹی ایم اے کے ساتھ یا بروہا کے ساتھ Merge کریں تاکہ ان لوگوں کو انصاف مل سکے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ میرے بھائی نے یہ جو باتیں ہیں، سنی ہوں گی اور جو جائز باتیں ہیں، ان پہ انشاء اللہ عمل کی توقع بھی رکھتا ہوں اور اسی کے جواب کے انتظار میں، انشاء اللہ ہم اسکے حکم ماننے کیلئے تو ویسے بھی تیار ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> تو واپس لیتے ہیں؟ جی جی، اسرار اللہ خان گنڈاپور۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> سر! پہلے تو میں ریکارڈ کی درستگی کیلئے یہ کہوں گا کہ درابن جو ہے، وہ میرے حلقے کا حصہ ہے اور وہاں پہ جو Creation ہوئی ہے، میرے خیال میں فاضل ایم پی اے کو یہ اختیار نہیں ہے کہ اس کیلئے کوئی ایسی موشن لائیں، تو وہ ٹی ایم اے ہے، Fragile ہے جیسا بھی ہے، یہاں پر بانڈہ داؤد شاہ بھی ہے، یہاں پر تخت نصرتی بھی ہے، ایسے اور بھی ٹی ایم ایز ہیں تو میرے خیال میں اس کیلئے جو فنڈ

ہے، یہ تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ Octroi share اگر اس کا بڑھایا جائے، اس کیلئے Matching grant دی جائے تو یہ زیادہ بہتر ہو گا، میرے حلقے کا حصہ ہے اور وہ ویسے ہی رہے۔ جہاں تک سر، ڈسٹرکٹ ناظم کی بات ہے تو یقیناً اس سے مشکلات ہیں ڈسٹرکٹ لیول پہ کیونکہ وہ Care taker تھے، تین ماہ کیلئے آئے تھے، ابھی تقریباً دو سال ہو گئے ہیں اور یہ نظام بھی اگلے سال ختم ہونے کو ہی ہے، الیکشن ان کا ختم ہو جائے گا تو میری آپ سے یہی گزارش ہو گی کہ ڈی سی او کو اگر اختیار دے دیں کیونکہ جس طریقے سے سر، میں نے ابھی ان کو دیا ہے، وہ سیاسی بندہ ہوتا ہے، حاجی صاحب، آپ ہم سے اچھی طرح سے جانتے ہیں، وہ سیاسی بندہ ہوتا ہے، اس قسم کے غلط آرڈرز نکال دیتا ہے کہ جو غلط آرڈرز ہیں، اکاؤنٹ والوں کے پاس بھیجے جاتے ہیں اور چونکہ ایک سیاسی شخصیت سے ان کی وابستگی ہے تو اس وجہ سے وہ اس چیز کو Implement بھی کروا لیتے ہیں۔ تو اگر رولز ریگولیشنز کی اس طریقے سے دھجیاں بکھیری جائیں تو اس سے یقیناً ہمارے لئے مشکلات بھی ہیں اور میری بھی یہی گزارش ہو گی کہ ڈسٹرکٹ ناظم وہ تھے نہیں اور اپنے ساتھ لکھتے ہیں، ایک تو یہ غلط کرتے ہیں، Care taker تھے، یونین ناظم ہیں اور ان کی جگہ پہ ڈی سی او کو اختیار دیا جائے تاکہ یہ معاملہ چل پڑے۔ شکریہ سر۔ اس کے ساتھ میں Withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب، میں باقی بھائیوں کا شکر گزار ہوں جنہوں واپس لے لیں اپنی کٹ موشنز اور انہوں نے بھی مہربانی کی ہے، واپس لی ہے۔ سردار صاحب سے تو میں نے میٹنگ میرے خیال میں کوئی دو دن پہلے کی بھی تھی اور ان کی میں نے تسلی بھی کرائی تھی کہ انشاء اللہ جو کام یہ کہیں گے، بیٹھ کر حل کر لیں گے اور جو ناظم کی بات ہے، ڈسٹرکٹ ناظم کی بات ہے، اس کے بارے میں انہوں نے جیسے فرمایا، اگر ایسی بات ہو گی تو انشاء اللہ اس کے خلاف بھی ایکشن لیں گے اور میرے بھائی نے یہ بھی فرمایا کہ ٹی ایم ایز کے پاس کوئی فنڈز نہیں ہیں تو اس کیلئے بھی دیکھ کر کوئی بندوبست کریں گے۔ اصل میں میں نے جیسے پہلے بھی آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ نظام ہی ایسا ہے کہ جس کو بالکل اسی طریقے سے چلایا گیا ہے جیسے ہر ڈکٹیٹر آتا ہے اور اپنی مرضی سے نظام بناتا ہے۔ ایوب خان آئے تو انہوں نے Basic democracy بنائی، ضیاء الحق صاحب آئے تو انہوں نے نظام صلواۃ کی کوئی ممبری بنائی، یہ صاحب آئے تو انہوں نے یہ نظام بنا دی اور ناظمین اور ڈسٹرکٹ اور تحصیل، اب افسوس کی بات یہ ہے کہ ہمارے جب ایک ہی جگہ پہ یعنی ایک حکومت کے چھ ٹائرز بنے ہوئے ہیں، یونین کونسل میں علیحدہ اسمبلی بیٹھی ہوئی

ہے، تحصیل کونسل میں علیحدہ اسمبلی بیٹھی ہوئی ہے، ڈسٹرکٹ کونسل میں علیحدہ اسمبلی بیٹھی ہوئی ہے، یہاں علیحدہ اسمبلی بیٹھی ہوئی ہے، یعنی چھ چھ اسمبلیاں بیٹھتی ہیں اور کروڑوں روپے حکومت کے ضائع ہو رہے ہیں۔ میں آپ کو یہ بھی بتاتا چلوں کہ ہر تحصیل کونسل اور تحصیل ناظم اور ڈپٹی ناظم، تحصیل نہیں یونین کونسل کے جو ناظمین ہیں، ہر یونین کونسل کا ناظم اور ہر نائب ناظم جو ہے، ناظم کو ٹیلیفون دفتر اور گھر دونوں میں Allow ہے اور نائب ناظم کو جو ہے، وہ دفتر میں Allow ہے، تقریباً تین ہزار ٹیلیفونز یہ استعمال کر رہے ہیں اور اس پہ کوئی لاکھوں روپے کا خرچہ حکومت کا ہو رہا ہے، اس کا کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ دراصل جس وقت ہم نے Take over کیا، اسی وقت ہم نے اس پر کمیٹی بنائی ہے جو میری چیئرمینی میں ہے اور اس کیلئے ہم نے تجاویز بھی بنائی ہیں، چیف منسٹر صاحب نے وہ Approve بھی کی ہیں، انشاء اللہ ہم کیبنٹ کے سامنے لائیں گے اور ان کو Approve کروائیں گے۔ ہم نے این آر بی کو لکھ کر بھیج دیا ہے، انہوں نے ہم سے تجاویز مانگی تھیں کہ 2009ء کے بعد آیا یہ سسٹم Continue رہے کہ نہیں رہے؟ ہم نے ان کو تجاویز بھیجی ہیں کہ یہ سسٹم جو ہے، نہیں چل سکتا۔ (تالیاں) جیسا کہ میرے بھائیوں نے بات کی ہے، اس سسٹم کو آپ دیکھیں، مہنگائی آسمان پہ پہنچ گئی ہے اور کوئی مجسٹریٹ نہیں ہے کہ وہ جا کر اس کو کنٹرول کرے، کوئی مجسٹریٹ نہیں ہے جو دفعہ 44 لگا سکے، جو لاء اینڈ آرڈر سیچویشن کنٹرول کر سکے۔ ہم نے تو پرپوزل دی ہے کہ جو پرانا نظام ہے 1979ء کا، اس کو بحال کیا جائے اور جو مجسٹریسی سسٹم ہے، اس کو دوبارہ بحال کیا جائے اور میں یہ بھی ایوان کو بتاتا چلوں کہ اس حکومت نے اپنے چار آر سی اوز بھی Appoint کئے ہیں مختلف، جن کو کمشنر کے اختیارات حاصل ہیں تو اس بات کو اچھی طرح سے تفصیلاً ہم ڈسکشن بھی کر رہے ہیں اور اس پہ ہمارے فیصلے بھی ہو چکے ہیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کے جو پرابلمز ہیں، یہ انشاء اللہ ہم حل ضرور کریں گے اور میں اس کے ساتھ ہی آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اصل میں یہ جو ڈیمانڈ تھی، یہ صرف سیکرٹریٹ کے اخراجات کیلئے تھی، ان تین کروڑ روپے سے تو کچھ ہوتا بھی نہیں ہے، یہ تو وہ تھی، انہوں نے ساری ڈسکشن کر لی ہے۔ میرے خیال میں آئندہ جو آئیں گی تو اس پہ یہ پھر بعد کی باتیں نہ کریں گے، بڑی مہربانی۔ میں شکرگزار ہوں سارے ممبران صاحبان کا کہ انہوں نے واپس لیں اپنی کٹ موشنز، آپ سے درخواست ہے کہ پاس کروالیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی میانخیل صاحب۔

الحاج ثناء اللہ خان میانخیل: میں کہوں گا کہ میں نے جو کہا ہے، میرا بھائی وہاں کا ناظم ہے لیکن چونکہ وہ یونین کونسلز Creation کے بعد ڈویلپمنٹ سے محروم ہیں تو اسلئے کہنے کا مقصد اس کا خاتمہ نہیں تھا بلکہ اس کیلئے خصوصی فنڈ کا اجراء تھا کہ ان کی کم از کم Help کی جائے تاکہ ان لوگوں کو بھی اس دھارے میں، جو ترقیاتی دھارا ہے، اس میں شامل کیا جاسکے۔ شاید اسرار خان صاحب نے نہیں سمجھایا میں نے ایسے کہہ دیا ہو لیکن Basic ان کا مطالبہ یہی تھا کہ اس کیلئے کوئی سپیشل گرانٹ عنایت کی جائے۔

جناب سپیکر: ابھی کیا؟

الحاج ثناء اللہ خان میانخیل: اسی کے ساتھ ہی میں اپنی تحریک کو واپس لینا چاہتا ہوں۔

Mr. Speaker: Thank you. Israrullah Khan.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: میں واپس لیتا ہوں۔

Mr. Speaker: Since all the Honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 17, therefore, the question before the House is that Demand No. 17 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 17 is granted.

اب میں آپ کی ایک رائے چاہتا ہوں کہ ابھی گھنٹہ بعد دوسرا سیشن کریں کہ نہیں؟ آپ کی رائے چاہتا ہوں کہ گھنٹہ بعد دوسرا سیشن کریں یا کل صبح نو بجے آئیں گے؟

سینئیر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر، زما دا ریکویسټ دے چه د دے نه پس ځوک نه شی راتلے، مهربانی اوکړئ چه بس سبا پورے Postpone کړئ، سبا به بیا باقی کارروائی اوکړو۔

جناب سپیکر: تاسو څه وایئ؟

سینئیر وزیر (بلدیات): بس جی دا ټول Close کړئ سبا پورے۔

جناب سپیکر: نه ممبران؟

آوازیں: سبا جی۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: دا صحافیان ټول لاړل جی، ټول لاړل جی، یو هم نشته۔ سبا جی، سبا که خیر وی نو، اوس بیا نه راځی، مازیګر ته نه راځی۔

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 9.30 a.m. of tomorrow morning. Thank you very much.

(اسمبلی کا اجلاس مورخہ 26 جون 2008ء بروز جمعرات صبح ساڑھے نو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)